www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

پیارے رسول ﷺ کے پیارے اذکار

مع پنجسورہ

WWW.IRCPK.COM

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

فہرست مضامین

❀ تقریظ ---------- 17

❀ مقدمہ ---------- 21

❀ اذان، مسجد، وضو اور نماز سے متعلقہ اذکار ---------- 28

❀ اذان کے کلمات ---------- 28

❀ فجر کی اذان میں ---------- 29

❀ اقامت کے طاق کلمات ---------- 29

❀ دوہری اذان ---------- 30

❀ دوہری اقامت ---------- 30

❀ اذان کا جواب دینا ---------- 31

❀ اذان کے بعد کی دعا ---------- 32

❀ مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا ---------- 34

❀ مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا ---------- 35

❀ وضو کی فضیلت ---------- 35

❀ وضو سے پہلے ---------- 35

❀ وضو کے بعد ---------- 36

❀ نماز شروع کرنے کے اذکار ---------- 37

❀ نمازِ تہجد کی دُعائے استفتاح ---------- 39

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ قنوت وتر کی دُعا ---------- 39

❀ وتر کے بعد کی دُعا ---------- 40

❀ رکوع کی دُعائیں ---------- 41

❀ رکوع سے سر اُٹھانے کی دُعا ---------- 43

❀ رکوع کے بعد قیام کے اذکار ---------- 43

❀ سجدہ کی فضیلت ---------- 45

❀ سجدہ کے اذکار ---------- 46

❀ جلسۂ استراحت کے اذکار ---------- 52

❀ سجدۂ تلاوت کی دعا ---------- 53

❀ تشہد ---------- 53

❀ تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درُود ---------- 54

❀ درُود شریف پڑھنے کی فضیلت ---------- 54

❀ سلام پھیرنے سے پہلے کے اذکار ---------- 54

❀ صفوں کو درست کرانے کا وظیفہ ---------- 57

❀ نماز کے بعد کے اذکار ---------- 58

❀ نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دُعائیں ---------- 64

❀ صبح اور شام کے اذکار ---------- 65

❀ صبح کے اذکار ---------- 65

❀ شام کے اذکار ---------- 74

❀ سوتے وقت کے اذکار ---------- 79

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ رات کو آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھے ---------- 88

❀ نیند سے گھبراہٹ محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے ---------- 89

❀ جی میں بے قراری کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو یہ دعا پڑھے ---------- 90

❀ نیند سے بیدار ہوتے وقت کے اذکار ---------- 91

❀ بیت الخلاء میں جانے کی دُعا ---------- 92

❀ بیت الخلاء سے نکلتے وقت ---------- 92

❀ مصائب و مشکلات سے نجات پانے کے اذکار ---------- 93

❀ دُعائے استخارہ ---------- 93

❀ بے قراری، اضطرابی اور ڈپریشن کے وقت کے اذکار ---------- 94

❀ کثرتِ درُود کی برکت و تاثیر ---------- 102

❀ ابتلا اور آزمائش سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھے ---------- 103

❀ شیطانی یلغار سے بچنے کے اذکار ---------- 104

❀ دشمن کے شر سے بچاؤ اور دوران جنگ کے اذکار ---------- 105

❀ آگ میں ڈالے جانے پر نا ابراہیم علیہ السلام اور جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی دعا ---------- 106

❀ دشمن کے لیے بدعا ---------- 108

❀ دشمن پر غلبہ پانے اور بغض و کینہ سے بچنے کی دُعا ---------- 108

❀ ظالم اور جابر حکمران کے قہر و غضب سے بچنے کی دعا ---------- 109

❀ مقروض کی دعا ---------- 109

❀ ادائیگی قرض کی دعا ---------- 110

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ جس سے قرض لیا جائے اس کے لیے دعا---110

❀ مختلف مواقع پر دم کرنا---111

❀ پھوڑہ ختم کرنے کی دُعا---114

❀ آیاتِ شفا---117

❀ احادیث شفا---117

❀ اشیائے شفا---120

❀ کلونجی---120

❀ شہد---120

❀ زم زم---120

❀ انجیر---121

❀ زیتون---121

❀ عجوۃ کھجور---121

❀ پچھنے لگوانا---122

❀ مناسبات پر مسنون دعائیں---123

❀ بارش طلب کرنے کی دُعائیں---123

❀ بارش برستے وقت کی دعا---123

❀ مطلع صاف کرنے کے لیے دُعا---124

❀ آندھی کے وقت کی دعائیں---124

❀ بادل گرجتے وقت کی دعا---125

❀ سفر کی دعائیں---127

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ سواری پر سوار ہونے کی دعا ---------- 127
❀ سفر کے وقت کی دُعا ---------- 128
❀ سفر سے واپسی کی دعا ---------- 129
❀ مطلوبہ شہر یا بستی پہنچنے کی دُعا ---------- 130
❀ مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا ---------- 131
❀ مسافر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی وصیت ---------- 131
❀ دورانِ سفر تسبیح و تکبیر ---------- 132
❀ دوران سفر صبح کے وقت کی دُعا ---------- 132
❀ پڑاؤ ڈالنے کی دعا ---------- 132
❀ بازار میں داخل ہونے کی دُعا ---------- 133
❀ کھانے پینے کے وقت کی دعائیں ---------- 135
❀ کھانا شروع کرنے سے پہلے کی دُعا ---------- 135
❀ دودھ پینے کی دُعا ---------- 135
❀ کھانے کے بعد کی دُعائیں ---------- 136
❀ دستر خوان اُٹھانے کے بعد کی دُعا ---------- 136
❀ مہمان کھانے کے بعد میزبان کے حق میں یہ دُعا کرے ---------- 137
❀ روزوں اور عیدین کے متعلق دعائیں واذکار ---------- 138
❀ روزہ کھولتے وقت کی دُعا ---------- 138
❀ جس کے پاس روزہ افطار کرے اُسے یہ دُعا دے ---------- 138
❀ لیلۃ القدر کی دُعا ---------- 139

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کا چاند دیکھ کر دُعا ---------------- 139

❀ تکبیرات عیدین کے الفاظ ---------------------------------- 140

❀ حج وعمرہ سے متعلق دعائیں واذکار ---------------------------------- 141

❀ احرام کا تلبیہ -- 141

❀ تلبیہ کے الفاظ -- 141

❀ طواف شروع کرنے کی دُعا ---------------------------------- 142

❀ طواف میں ذکر ودُعا -- 142

❀ آبِ زم زم پینے کی دعا -- 143

❀ صفا کے قریب یہ کلمات پڑھنے چاہئیں ---------------------------- 143

❀ صفا پر پہنچنے کے بعد -- 143

❀ سعی کے دوران میں ذکر ---------------------------------- 144

❀ منیٰ سے عرفات جاتے وقت کا ذکر ---------------------------- 144

❀ میدان عرفات میں ---------------------------------- 144

❀ کنکری مارتے وقت -- 145

❀ قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت ---------------------------- 145

❀ متفرق دُعائیں -- 146

❀ چھینک کی دعا -- 146

❀ دولہا ودلہن کو شادی کی مبارک دیتے وقت یہ دُعا کرے ---------------- 146

❀ شب زفاف کی دعا -- 147

❀ دلہن سے مقاربت کی دعا -- 147

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک سن کر یہ دعا کرے ---------- 148

❀ مرغ کی آواز سن کر یہ دعا کرے ---------- 148

❀ کفارۂ مجلس کی دعا ---------- 148

❀ غصہ دُور کرنے کی دعا ---------- 148

❀ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا کرے ---------- 149

❀ تحفہ دینے اور اسے قبول کرنے والے کی دعا ---------- 149

❀ نیا پھل دیکھ کر یہ دعا کرے ---------- 149

❀ گھر سے نکلتے وقت کی دعا ---------- 150

❀ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا ---------- 150

❀ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کریں ---------- 151

❀ گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا ---------- 151

❀ کشائش رزق کی دعا ---------- 152

❀ شرک سے بچنے کے دعا ---------- 152

❀ نیا لباس پہننے کی دعا ---------- 153

❀ نیا لباس پہننے والے کو یہ دعا دی جائے ---------- 154

❀ لباس اُتارتے وقت کی دعا ---------- 154

❀ حصول علم کی دُعا ---------- 154

❀ انشراح صدر کے لیے دعا ---------- 155

❀ سمجھ دار بچے کو دیکھ کر یہ دعا کرے ---------- 155

❀ اللہ کی پناہ میں آنے کی دعائیں ---------- 157

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ بُرے اخلاق سے بچنے کی دعا---------------------------------158

❀ دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے دعائیں ---------------------------158

❀ صحت، عافیت، امانت، اچھا اخلاق ------------------------------159

❀ اور رضاء بالقضاء طلب کرنے کی دُعا------------------------------159

❀ اچھے اخلاق سے پیش آنا باعث مغفرت ہے -----------------------159

❀ ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی طلب کرنے کی دُعا ------------159

❀ مسلمان کو دعا دینا کہ تو مسکراتا رہے---------------------------------160

❀ صبر، شکر اور تواضع کے حصول کی دُعا -----------------------------160

❀ مصائب و آلام میں دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا ---------------------160

❀ محبت الٰہی کے حصول کے لیے دعا---------------------------------160

❀ ''مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے'' کہنے والے کو دعا ------------------161

❀ محبت رسول ﷺ کے حصول کے لیے دُعا ---------------------------162

❀ حصولِ عزت کے لیے دعا ----------------------------------162

❀ محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا---------------------------164

❀ نومسلم کو تعلیم کے موقع پر دعا -------------------------------------164

❀ دُعائے اسم اعظم ---------------------------------------164

❀ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت ------------------------------------165

❀ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت ------------------------------166

❀ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ترین کلمات ----------------------------167

❀ اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات -------------------------------------167

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ توبہ واستغفار کی فضیلت ---------- 168

❀ اسمائے حسنیٰ اوران کی فضیلت ---------- 170

❀ مرض اور موت سے متعلق دُعائیں ---------- 174

❀ مریض کی عیادت کے وقت ---------- 174

❀ مریض زندگی کے آخری لمحات میں یہ دعا مانگے ---------- 174

❀ مرض الموت میں کثرت سے پڑھی جانے والی دعا ---------- 175

❀ کسی فوتگی والی مصیبت پر درج ذیل دعا مانگے ---------- 175

❀ تعزیت کرنے کی مسنون دُعا ---------- 175

❀ میّت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں ---------- 176

❀ زیارت قبور کی دُعا ---------- 177

❀ روضہ مبارک پر درود وسلام پڑھنے کے مسنون الفاظ ---------- 177

❀ نماز جنازہ کی دُعائیں ---------- 179

❀ بچے کی نماز جنازہ میں دُعا ---------- 181

❀ قرآنی دعائیں ---------- 182

❀ سیّدنا آدم کی دعا ---------- 182

❀ سیّدنا نوح علیہ السلام کی دعا ---------- 183

❀ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں ---------- 183

❀ سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا اظہارِ تشکر ---------- 184

❀ سیّدنا یونس علیہ السلام کی دعا ---------- 185

❀ سیّدنا ایوب علیہ السلام کی دعا ---------- 185

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ سیّدنا لوط عَلَیہِ السَّلام کی دعا ---------- 186

❀ سیّدنا زکریا عَلَیہِ السَّلام کی دعا ---------- 186

❀ سیّدنا یعقوب عَلَیہِ السَّلام کی دعا ---------- 187

❀ سیّدنا یوسف عَلَیہِ السَّلام کی دعا ---------- 187

❀ سیّدنا موسیٰ عَلَیہِ السَّلام کی دعائیں ---------- 188

❀ اصحابِ کہف کی دعا ---------- 189

❀ شیاطین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لیے آپ ﷺ کی دعا ---------- 189

❀ نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس پر کثرت سے جاری رہنے والی دعا ---------- 189

❀ سورۃ البقرہ کی آخری آیات کی دُعائیں ---------- 191

❀ راسخین فی العلم کی دعا ---------- 192

❀ اصحاب عقل ودانش کی پانچ رَبَّنَا پر مشتمل دعا ---------- 192

❀ ''عبادالرحمٰن'' کی ایک دعا ---------- 194

❀ ''عبادالرحمٰن'' کی دوسری دعا ---------- 194

❀ گذشتہ مسلمانوں کے لیے مومنین کی دعا ---------- 194

❀ والدین کے لیے مومنین کی دُعا ---------- 195

❀ اہل تقویٰ کی دعا ---------- 196

❀ اہل ایمان کی دعا ---------- 196

❀ عرش الٰہی کو تھامنے والے فرشتوں کی اہل ایمان کے حق میں دعا ---------- 197

❀ بے کسوں کا سہارا ---------- 197

❀ شریروں کے شر سے بچاؤ کا ذریعہ ---------- 199

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

پنجسورہ

- ❀ سورۃ الفاتحہ کی فضیلت ---------- 203
- ❀ سورۃ الفاتحہ ---------- 204
- ❀ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت ---------- 205
- ❀ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات ---------- 206
- ❀ آیت الکرسی کی فضیلت ---------- 207
- ❀ آیۃ الکرسی ---------- 208
- ❀ سورۂ آل عمران کا آخری رکوع کی فضیلت ---------- 209
- ❀ سورۂ آل عمران کا آخری رکوع ---------- 210
- ❀ سورۃ الکہف کی فضیلت ---------- 212
- ❀ سورۃ الکہف ---------- 213
- ❀ سورۂ یٰس کی فضیلت ---------- 222
- ❀ سورہ یٰس ---------- 222
- ❀ سورہ فتح کی فضیلت ---------- 227
- ❀ سورۃ الفتح ---------- 228
- ❀ سورۃ الوقعہ کی فضیلت ---------- 232
- ❀ سورۃ الواقعہ ---------- 232
- ❀ سورۃ الملک کی فضیلت ---------- 236
- ❀ سورۃ الملک ---------- 237

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❀ سورۃ الکافرون کی فضیلت --- 239

❀ سورۃ الکافرون --- 239

❀ سورہ اخلاص کی فضیلت --- 240

❀ سورۃ الاخلاص --- 241

❀ معوذتین کی فضیلت --- 242

❀ سورۃ الفلق --- 243

❀ سورۃ الناس --- 243

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اسماء وصفات کے متعلق

چند اہم قواعد اور بنیادی اصول

پہلا قاعدہ:

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے متعلق کتاب وسنت میں واردنصوص کو ان کی ظاہری دلالت پر باقی رکھنا ہوگا، اور کسی قسم کے تغیر یا تبدیلی کی جسارت نہ کی جائے، اور معنی ظاہر کو تبدیل کرنا، اللہ تعالیٰ پر بلاعلم بات کرنے کے مترادف ہوگا، جو کہ شرعی طور پر حرام ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ٥﴾ (الأعراف : ۳۳)

”آپ کہئے کہ میرے رب نے تمام ظاہر و پوشیدہ بدکاریوں کو، اور گناہ اور ناحق سرکشی کو حرام کردیا ہے، اور یہ (بھی حرام کردیا ہے) کہ تم لوگ اللہ کا شریک ایسی چیزوں کو ٹھہراؤ جن کی عبادت کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی ہے، اور یہ بھی کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرو جن کا تمہیں علم نہیں۔“

مثلاً اللہ ربّ العزت کے لئے دو ہاتھ ثابت ہیں۔ (المائدہ:۶۴) لہٰذا انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا واجب ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں ہاتھوں سے مراد قوت ہے، تو اس نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو اس کے ظاہر معنی سے پھیر دیا ہے، اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ پر قولِ بلاعلم کی جسارت کرنا ہے، جو کہ حرام ہے۔

دوسرا قاعدہ:

اس قاعدہ کے تحت چند فروعات ہیں جن کے بیان سے پورا قاعدہ سمجھ آجائے گا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

(۱) اللہ تعالیٰ کے تمام نام ''حسنیٰ'' غایت درجہ اچھے اور پیارے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سارے کے سارے نام اپنے اندر کوئی نہ کوئی صفت کاملہ لئے ہوئے ہیں، اور ان تمام صفات میں سے کسی بھی صفت میں کسی بھی قسم کا کوئی نقص اور عیب نہیں ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

''آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ اللہ کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے پکارو، جس نام سے چاہو اسے پکارو، تمام بہترین اور اچھے نام اسی کے لئے ہیں۔''

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ عزوجل کے پیارے اسماء میں سے ''الرحمٰن'' وارد ہوا ہے، جو ایک انتہائی پیاری صفت ''وسیع رحمت'' پر مشتمل ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o﴾ (الاعراف : ۱۸۰)

''اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو اور ان لوگوں سے برطرف ہوجاؤ جو اس کے ناموں کو بگاڑتے ہیں (اس کے غلط معنی بیان کرتے ہیں) اور انہیں عنقریب ان کے کیے کی سزا دی جائے گی۔''

چنانچہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اسی طرح فرماتے ہیں:

((ان اسماء الرب تبارك وتعالٰی دالة علی صفات کماله فهی مشتقة من الصفات فهی اسماء وهی اوصاف وبذلك کانت حسنی اذ لو کانت الفاظا لا معانی فیها لم تکن حسنٰی ولا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کانت دلالة علی مدح ولا کمال .))❶

❶ مدارج السالکین : ۱/ ۲۸.

”بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء اس کی کمال صفات پر دلالت کرتے ہیں، تو یہ مشتق ہیں صفات سے، پس یہ اسماء ہیں اور وہ (صفات) اوصاف ہیں، لہٰذا یہ حسنیٰ ہیں، اگر یہ محض بلا معانی الفاظ ہوتے تو حسنیٰ نہ ہوتے اور نہ ہی ان میں مدح اور کمال پر دلالت ہوتی۔“

نیز علامہ ابن قیم رحمہ اللہ قصیدۂ نونیہ میں فرماتے ہیں:

اسماء أوصاف مدح کلها
مشتقة قد حملن لمعان
إیاك والإلحاد فیها إنه
کفر معاذ اللّٰه من کفران ❶

❶ القصیدة النونیة، ص : ۱۵٤.

”اس (اللہ تعالیٰ) کے تمام اسماء مدح کے اوصاف ہیں، مشتق ہیں اور کئی معانی پر محمول ہیں ان ناموں میں الحاد سے اپنے آپ کو بچاؤ، یہ کفر ہے اور کفر سے اللہ کی پناہ۔“

(۲) اور اللہ تعالیٰ کے اسماء کسی معین عدد میں محصور نہیں ہیں، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ فرمان ہے، جس میں آپ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

((أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ .))❶

❶ مسند أحمد (۱/ ۳۹٤، ٤۵۲) صحیح ابن حبان، رقم (۲۳۷۲) مستدرك حاکم (۱/ ۵۱۹) شیخ البانی نے اسے سلسلة الصحیحة میں برقم : (۱۹۹) ذکر کیا ہے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ہر نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، جو بھی نام

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تو نے اپنی ذات کے رکھے، یا جو نام تو نے اپنی کتاب میں اتارے، یا جو نام تو نے اپنی کسی مخلوق کو تعلیم فرمادیئے، یا جو نام تو نے اپنے خزانۂ غیب میں محفوظ فرمادیئے ہیں۔“

اور یاد رہے کہ جو اسماء اللہ اس کے خزانہ غیب میں ہیں، ان کا ہمارے لئے حصر و احاطہ ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الکهف : ۱۰۹)

”آپ کہیے کہ اگر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی بن جائے، تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر خشک ہو جائے گا۔ چاہے مدد کے لیے ہم اس جیسا اور سمندر لے آئیں۔“

اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ایک اور فرمان ملاحظہ فرمایئے گا، چنانچہ سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا ، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا ، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❶

❶ صحيح بخاری، کتاب الشروط، رقم: (۲۷۳٦) کتاب الدعوات (رقم: ٦٤١٠) ومسلم، کتاب الذكر والدعاء، رقم: (٢٦٧٦/٦).

” یقیناً اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، یعنی ایک کم سو (۱۰۰) جس نے ان کا احصاء کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

فائدہ :......(۱) حدیث میں وارد کلمہ ” إحصاء “ کا معنی پڑھنا سمجھنا، یاد کرنا اور ان کے مطابق عقیدہ بنانا ہے۔

فائدہ :......(۲) یہ روایت مذکورہ روایت کے متعارض نہیں ہے جیسا کہ ظاہر سے معلوم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ہے، کیونکہ اس حدیث کا معنی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے جملہ ناموں میں سے صرف ننانوے (۹۹) نام یاد کرنے والا اوران کا احصاء کرنے والا جنتی ہے۔''

یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کل نام ننانوے (۹۹) ہی ہیں، اوران کے علاوہ اس کا کوئی نام نہیں۔

چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

((وقد اختلف فی هذا العدد هل المراد به حصر الأسماء الحسنٰی فی هذه العدة او أنها أكثر من ذلك ولكن اختصت هذه بأن من أحصاها دخل الجنة؟ فذهب الجمهور إلى الثانی.)) [1]

[1] فتح الباری : ۲۲۳/۱۱.

''اس عدد کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس عدد سے مقصود اسماء حسنیٰ کو اس (ننانونے) کی تعداد میں منحصر کرنا ہے یا اسماء الحسنٰی ویسے تو بہت زیادہ ہیں لیکن اس تعداد کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کہ جو ننانوے کا احصاء کرے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا؟ جمہور دوسرے قول کی طرف گئے ہیں۔''

امام نووی رحمہ اللہ نے اس بات پر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے کہ اسماء حسنیٰ ننانوے کی تعداد میں منحصر نہیں ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں پ

((واتفق العلماء على ان هذا الحديث ليس فيه حصر لأسمائه سبحانه و تعالٰی فليس معناه انه ليس له اسماء غير هذه التسعة والتسعين وانما مقصود الحديث ان هذه التسعة والتسعين من احصاها دخل الجنة فالمراد الأخبار عن دخول الجنة باحصائها لا الاخبار بحصر الأسماء.)) [1]

[1] شرح مسلم للنووی : ۵/۷.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء کے لیے اس حدیث میں کوئی حصر نہیں، اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ ان ننانوے ناموں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور نام نہیں ہیں، بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ جو شخص ان ننانوے اسماء کا احصاء کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، لہٰذا اس حدیث سے ان اسماء کے احصاء سے جنت میں داخلے کی خبر دینا مراد ہے نہ کہ اسماء حسنیٰ کے حصر کی خبر دینا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ حدیث ترمذی پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((ثـم لیـعـلـم ان الأسـمـاء الـحسنیٰ غیر منحصرة فی تسعة وتسعین غیر منحصرة فی تسعة وتسعین .)) ❶

❶ تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۲٦۹.

''یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اسماء حسنیٰ ننانوے کی تعداد میں منحصر نہیں۔''

فائدہ :......(۳) اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ننانوے (۹۹) نام ذکر کر دیتے ہیں جو ہمیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ملے ہیں۔

سبب اختلاف:

اس اختلاف کی ویسے تو کئی وجوہات ہیں مگر ہم صرف دو اہم وجوہات پر اکتفا کرتے ہیں:

۱۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ جن احادیث میں اسماء حسنیٰ کا تعین آیا ہے وہ سنداً ضعیف ہیں۔!

۲۔ تعیین اسماء حسنیٰ والی احادیث بالخصوص بحوالہ ترمذی روایت (جو کہ ضعف کے باوجود دیگر روایات کے بالمقابل سب سے زیادہ بہتر ہے) قرآن کریم میں وارد شدہ اسماء کا عدم استیعاب ہے، مقصد یہ ہے کہ جامع ترمذی کی روایت کے علاوہ تعیین اسماء حسنیٰ کی دیگر تمام احادیث جامع ترمذی کی روایت کے مقابلہ میں کئی گنا ضعیف ومعلوم ہیں، جب کہ جامع ترمذی کی روایت میں بعض ایسے اسماء حسنیٰ کا ذکر نہیں جن کا ذکر قرآن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

میں آیا ہے، مثلاً:

رب ، احد ، مليك ، حفي ، غالب ، قاهر ، فاطر ، كفيل ، خلاق ، محيط ، قدير ، كافي ، شاكر اور غافر وغیرہ جن کی تفصیل ان شاء اللہ بعد میں آئے گی۔

مذکورہ اسماء حسنیٰ میں سے اگرچہ بعض دوسری کتب حدیث مثلاً: سنن ابن ماجہ، مستدرک حاکم وغیرہ میں مروی ہیں، مگر یہ روایات سنداً ضعیف اور غیر ثابت ہیں، ان کی تفصیل آپ کو ان شاء اللہ آئندہ صفحات میں محدثین کے اقوال کی روشنی میں معلوم ہو جائے گی۔

باقی رہا تعیین اسماء حسنیٰ کی احادیث کی اسانید اور طرق کی تفصیل تو وہ درج ذیل ہے۔

تعیین اسماء حسنیٰ کی حدیث جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس کے تین طرق ہیں:

۱۔ ایک سنن ترمذی کی روایت ہے جو وليد بن مسلم حدثنا شعيب بن ابى حمزة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة مروی ہے۔ ملاحظہ ہو سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۳۵۰۷۔

۲۔ دوسری روایت سنن ابن ماجہ کی ہے، جو عبدالملك بن محمد صنعانی حدثنا ابو المنذر زهير بن محمد تميمى حدثنا موسىٰ بن عقبة حدثنى عبدالرحمن الاعرج عن ابى هريرة مروی ہے ملاحظہ ہو: سنن ابن ماجه ، رقم الحديث: ٣٨٦١۔

۳۔ تیسری روایت مستدرک حاکم کی ہے جو عبدالعزيز بن حصين بن ترجمان ، ثنا ايوب السختيانى و هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة مروی ہے، ملاحظہ ہو: المستدرك ، ج: ١ ، ص: ٦٣ .

سنن ترمذی کی روایت میں اسماء حسنیٰ کی تفصیل یہ ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الملك	القدوس	السلام	المؤمن	المهيمن
العزيز	الجبار	المتكبر	الخالق	البارى

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

المصور	الغفار	القهار	الوهاب	الرزاق
الفتاح	العليم	القابض	الباسط	الخافض
الرافع	المعز	المذل	السميع	البصير
الحكم	العدل	اللطيف	الخبير	الحليم
العظيم	الغفور	الشكور	العلىٰ	الكبير
الحفيظ	المقيت	الحسيب	الجليل	الكريم
الرقيب	المجيب	الواسع	الحكيم	الودود
المجيد	الباعث	الشهيد	الحق	الوكيل
القوى	المتين	الولى	الحميد	المحصى
المبدى	المعيد	المحيي	المميت	الحى
القيوم	الواجد	الماجد	الواحد	الاحد
الصمد	القادر	المقتدر	المقدم	المؤخر
الاوّل	الأخر	الظاهر	الباطن	الوالى
المتعال	البر	التواب	المنتقم	العفو
الرؤف	مالك الملك	ذوالجلال والاكرام		المقسط
الجامع	الغنى	المغنى	المانع	الضّار
النافع	النور	الهادى	البديع	الباقى
الوارث	الرشيد	الصبور[1]		

[1] رواه الترمذی، كتاب الدعوات، باب : ۸۳/ الرقم: ۳۵۰۷ واللفظ له. السنن الكبرىٰ للبيهقى، كتاب الايمان، باب أسماء اللّٰه عزوجل ثناؤه ـ صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأذكار، الرقم: ۸۰۵ـ الجامع لشعب الايمان: ۱/۱۰۱ـ فصل فى معرفة اللّٰه عزوجل و معرفة صفاته و أسمائه.

سنن ابن ماجہ میں اسماء حسنیٰ کی ترتیب دوسری ہے، اس میں چند اسماء حسنیٰ کا اضافہ ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

جو کہ یہ ہیں:

البار	الجمیل	القاھر	القریب	الراشد
الرب	المبین	البرھان	الشدید	الواقی
ذوالقوۃ	القائم	الدائم	الفاطر	السامع
المعطی	الکافی	الآبد	العالم	الصادق
المنیر	التام	القدیم	الوتر	

مستدرک حاکم کی روایت میں بھی ترتیب مختلف ہے، اس میں درج ذیل اسماء حسنیٰ کا مزید اضافہ ہے:

الالٰہ	الحنان	المنان	المغیث	المولٰی
النصیر	الملیك	الاکرم	المدبر	القدیر
الشاکر	الرفیع	ذوالطول	ذوالمعارج	ذوالفضل
الخلاق	الکفیل			

ان مذکورہ روایات میں سے سنن ابن ماجہ کی حدیث کی سند میں عبدالملک بن محمد صنعانی متکلم فیہ ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے " المغنی فی الضعفاء" ❶ میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لین الحدیث" ❷ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لیس بقوی"❸

❶ المغنی فی الضعفاء، ج: ۲، ص: ۱٤.

❷ تقریب التهذیب، ج: ۱، ص: ۵۲۲.

❸ میزان الاعتدال، ج: ۲، ص: ۵۱۲، الرقم: ۵٦۷۰.

مستدرک حاکم کی روایت میں عبدالعزیز حصین بن ترجمان سخت مجروح راوی ہے۔ اگرچہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی توثیق کی ہے مگر دیگر فن رجال کے محدثین کے عدم متابعت کی بنا پر امام حاکم رحمہ اللہ کی توثیق غیر معتبر ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

چنانچہ اس عبدالعزیز بن حصین کے متعلق علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ محدثین کے اقوال یوں نقل کرتے ہیں:

((قال الحاکم: عبدالعزیز ثقة ، قال الحافظ: بل متفق علی ضعفه و وهّاه البخاری و مسلم و ابن معین و قال البیهقی: هو ضعیف عند أهل النقل .)) ❶

❶ تحفة الأحوذی: ۹/ ٤٩٠.

''امام حاکم نے فرمایا: عبدالعزیز ثقہ راوی ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: بلکہ اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔ امام بخاری، مسلم اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس (عبدالعزیز) کو واہی راوی قرار دیا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ محدثین کے ہاں وہ ضعیف راوی ہے۔''

سنن ترمذی کی روایت کو خود امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا چنانچہ وہ مندرجہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد اس پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((وقد روی آدم ابن أبی ایاس هذا الحدیث باسناد غیر هذا عن أبی هریرة عن النبی ﷺ و ذکر فیه الأسماء و لیس أسناد صحیح .)) ❶

❶ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب : ۸۳.

''اور ابن آدم بن ابی ایاس نے اس حدیث کو کسی دوسری سند سے ابو ہریرہ کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں اسماء کو ذکر کیا مگر وہ سند بھی صحیح نہیں ہے۔''

اسماء حسنیٰ کی تعیین کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں ان میں ترمذی کی روایت ضعف کے باوجود قدرے بہتر طریق سے مروی ہے۔ چنانچہ علامہ نجدی اس روایت پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((وهذه الطريق هى أحسن الطرق على ضعف فيها .)) ❶

❶ النهج الاسمى، ج: ١، ص: ٥٨.

''یعنی تمام سندوں میں یہ سند ضعیف کے باوجود سب سے بہتر ہے۔''

تحقیقِ مزید:

چنانچہ امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ترمذی کی (سابق) حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((والـذى عول عليه جماعة من الحفاظ ان سرد الأسماء فى هـذا الحديث مدرج فيه وإنما ذلك كما رواه الوليد بن مسلم وعبد الملك بن محمد الصنعانى عن زهير بن محمد أنه بلغه عـن غيـر واحـد مـن أهـل الـعـلم أنهم قـالوا ذلك أى أنهم جـمـعـوها من القرآن كما روى عن جعفر بن محمد وسفيان بن عيينة وأبوزيد اللغوى . والله اعلم))

''حفاظ محدثین کی ایک جماعت کے ہاں معتبر بات یہ ہے کہ اس حدیث میں اسماء حسنیٰ کی تعیین مدرج ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ولید بن مسلم اور عبدالملک بن محمد صنعانی زھیر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ انہیں متعدد اہل علم سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ اسماء حسنیٰ قرآن سے جمع کیے ہیں جیسا کہ جعفر بن محمد اور سفیان بن عیینہ اور ابوزید لغوی سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔''

ترمذی کی روایت میں ستائیس (۲۷) اسماء ایسے ہیں جو قرآن مجید میں نہیں، البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان ستائیس (۲۷) کے بدلے میں ستائیس (۲۷) نام اور قرآن سے ثابت کیے ہیں اسی طرح انہوں نے پورے ننانوے نام قرآن سے ثابت کئے ہیں۔ ترمذی کی حدیث میں جو ستائیس (۲۷) نام بعینہٖ قرآن میں موجود نہیں وہ درج ذیل ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

القابض	الباسط	الخافض	الرافع	المعز
المذل	العدل	الجليل	الباعث	المحصى
المبدئ	المعيد	الواجد	الماجد	المقدم
المؤخر	الوالى	ذوالجلال[1] والاكرام	المقسط	المغنى
المانع	الضار	النافع	الباقى	الرشيد
الصبور	المميت[2]			

[1] یہ نام قرآن مجید میں آیا ہے جیسے سورۃ الرحمٰن (ذی الجلال والاکرام) میں۔ ممکن ہے امام ابن حجر رحمہ اللہ نے وہاں پر بجائے اسم کے صرف صفت شمار کیا ہے۔ واللہ اعلم

[2] فتح البارى ج ١١، ص ٢٦٢.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کے بدلے بدلے میں قرآن سے جو ستائیس نام ذکر کئے ہیں، وہ یہ ہیں:

الرب	الإله	المحيط	القدير	الكافى
الشاكر	الشديد	القائم	الحاكم	الفاطر
الغافر	القاهر	المولٰى	النصير	الغالب
الخالق	الرفيع	المليك	الكفيل	الخلاق
الاكرم	الاعلٰى	المبين	الحفى	القريب
الاحد	الحافظ[1]			

[1] فتح البارى، ج ١١، ص : ٢٦١.

اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق پورے ننانوے اسماءِ حسنٰی قرآن مجید میں موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

اللّٰه	الرحمن	الرحيم	الملك	القدوس
السلام	المؤمن	المهيمن	العزيز	الجبار
المتكبر	الخالق	البارى	المصور	الغفار

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

القهار	التواب	الوهاب	الرزاق	الفتاح
العليم	الحليم	العظيم	الواسع	الحكيم
الحى	القيوم	السميع	البصير	اللطيف
الخبير	العلى	الكبير	المحيط	القدير
المولىٰ	النصير	الكريم	الرقيب	القريب
المجيب	الوكيل	الحسيب	الحفيظ	المقيت
الودود	المجيد	الوارث	الشهيد	الولى
الحميد	الحق	المبين	القوى	المتين
الغنى	المالك	الشديد	القادر	المقتدر
القاهر	الكافى	الشاكر	المستعان	الفاطر
البديع	الغافر	الاول	الآخر	الظاهر
الباطن	الكفيل	الغالب	الحكم	العالم
الحافظ	المنتقم	القائم	المحى	الجامع
المليك	المتعالى	النور	الهادى	الغفور
الشكور	العفو	الرؤف	الأكرم	الاعلى
البر	الحفى	الرب	الاله	الواحد
الاحد	الصمد	لم يلد ولم يولد ولم يكن كفوا احد[1]		

[1] فتح الباری، ج ۱۱، ص : ۲۶۲، ۲۶۳.

تنبیه: ...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق کے بموجب ”الخالق“ حدیث ترمذی میں نہیں، (حالانکہ ترمذی کی روایت میں اسم موجود ہے) شاید موصوف سے سہو ہوا ہے یا طباعت کی غلطی ہے، اسی طرح موصوف نے ”الحاکم“ کو ان ستائیس اسماء میں لائے ہیں جو قرآن میں موجود ہیں مگر تفصیلی ننانوے اسماء حسنیٰ میں ”الحاکم“ کے بجائے ”المستعان“ ذکر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کیا ہے۔

علامہ محمد حمود نجدی نے درج ذیل آٹھ اسماء کو شامل کر کے ننانوے کی تکمیل کی ہے۔

المالك الخلاق العلام الحاسب الناصر

ذوالمعارج ذوالفضل ذوالطول ❶

❶ النهج الاسمى، ج١، ص ٢.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور علامہ حمود نجدی حفظہ اللہ کے علاوہ بھی متعدد اہل علم نے اپنے علم وفہم اور تحقیق وتتبع سے اسماء حسنیٰ کو قرآن سے نکالا ہے، ہم نے صرف انہی اہل علم حضرات کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق اسماء حسنیٰ کو نقل کر دیا ہے۔

آمدم برسرِ مطلب:

اور یہ بات بھی یاد رہے کہ اللہ کے بعض نام مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، جیسا کہ "مالك الملك" ، "أحكم الحاكمين "اور"ارحم الراحمين " وغیرہ۔ ❶

❶ تفصیل دیکھئے: القواعد المثلىٰ في صفات الله وأسمائه الحسنىٰ، ص: ١٦-١٨.

(٣) اللہ تعالیٰ کے تمام اُسماء حسنیٰ توقیفی ہیں، جن کا اثبات قرآن وحدیث کی دلیل پر موقوف ہے، اس لئے اپنی عقل سے کسی نام کا اضافہ اور کمی نہیں کی جاسکتی، اور عقل اس کا ادراک بھی نہیں کر سکتی، لہٰذا اس سلسلہ میں نص شرعی پر ہی اکتفاء کیا جائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (بنیٓ اسرآئیل: ٣٦)

''اور جس بات کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ لگئے۔''

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مذهب أصحابنا انها توقيفية .)) ❶

❶ شرح اسماء اللّٰه، ص : ٣٦، بحواله النهج الأسمىٰ : ٤٦/١.

''ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ اسماء حسنیٰ توفیقی ہیں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ابوالحسن قابسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أسماء اللّه وصفاته لا تعلم إلا بالتوفيق من الكتاب أو السنة أو الإجماع ولا يدخل فيها القياس .))[1]

[1] فتح الباری : ۱۱/۲۲۰.

''اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کی صفات کتاب وسنت یا اجماع سے توقیفاً معلوم ہیں ان میں قیاس کا کوئی دخل نہیں۔''

(۴) اللہ تعالیٰ کے بعض نام غیر متعدی ہوتے ہیں، ان پر ایمان لانے کا معنی تب مکمل ہوتا ہے جب آپ درج ذیل دو چیزوں کا اثبات کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ہر نام اس کی ذات پر دلالت کرتا ہے۔

☆ اور اللہ تعالیٰ کا ہر نام اس صفت پر دلالت کرتا ہے جو اس کے نام کے ضمن میں موجود ہے۔

اور اگر وہ نام متعدی ہے تو اس پر ایمان لانے کا مفہوم تب مکمل ہوگا جب آپ مذکورہ دو چیزوں کے ساتھ تیسری یہ چیز ثابت کریں کہ؛

☆ اللہ تعالیٰ کا یہ نام متعدی ہونے کی وجہ سے اس کے اثر پر دلالت کرتا ہے، مثلاً صفت ''الرحمٰن'' ہے یہ تسلیم کیا جائے کہ وہ اپنے جس بندے پر چاہے رحمت فرماتا ہے۔

تیسرا قاعدہ:

اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق ہے، اس کا مکمل فہم حاصل کرنے کے لئے چند فروعات کا سمجھنا ضروری ہے۔

پہلی فرع:

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کمال اور مدح پر مشتمل ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی عیب اور نقص نہیں ہے، جیسے صفت " الحياة " ، " العلم "، " القدرة " ، " السمع " ، "

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

البصر " ، " الرحمة "، "العزة"، " الحكمة " ، " العلو " اور " العظمة " وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى﴾ (النحل : ٦٠)

" اور اللہ کے لئے سب سے عمدہ اور اعلیٰ صفت ہے۔"

اور اللہ کے اسماء و صفات میں نقص بیان کرنے والوں کی کلام پاک میں خود اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے۔

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ﴾ (المآئدہ : ٦٤)

" اور یہود نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیئے گئے ہیں، اور اُن کے اس قول کی وجہ سے اُن پر لعنت بھیج دی گئی ہے، بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔"

چونکہ اللہ رب العزت کی ذات کامل و اکمل ہے، اسی لئے اس کی ہر صفت کا کامل و اکمل ہونا لازمی ہے۔ لہٰذا ہر وہ صفت جو کسی بھی اعتبار سے نقص و عیب پر دلالت کرتی ہو، وہ اللہ کے حق میں ممتنع ہے، جیسے صفت " الموت " ، " الجهل "، " النسيان " ، " العجز "، "العمى " اور " الصم " وغیرہ۔

بلکہ اس کا کسی صفتِ نقص سے متصف ہونا اس کی کمالِ ربوبیت کے منافی ہے۔

فائدہ :...... اور اگر کوئی صفت ایک لحاظ سے تو صفتِ کمال ہے لیکن ایک لحاظ سے صفتِ نقص ہے، تو اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تو وہ مطلقاً ثابت ہوگی، اور نہ مطلقاً منتفی ہوگی، بلکہ اس صورت میں تفصیل کا پہلو مدنظر رکھا جائے گا، چنانچہ ایسی صفات کی حالتِ کمال اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہوگی، اور حالتِ نقص ممتنع ہوگی۔ جیسے صفت " المكر " ، " الكيد " ، " الخدع " اور " الخيانه " وغیرہ ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

یہ اور اس قسم کی تمام صفات اس صورت میں تو صفاتِ کمال قرار پائیں گی جب مقابلۂ مثل کے سیاق میں ہوں، کیونکہ اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس صفت کو انجام دینے والا اپنے دشمن سے اس کے فعل کے مثل مقابلہ کرنے سے عاجز نہیں ہے۔ اور جب سیاق میں مقابلہ نہ ہوتو پھر یہ تمام صفات، صفات نقص ہیں۔ لہٰذا پہلی صورت میں یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں، اور دوسری صورت میں نہیں ہیں۔

درج ذیل اُمثلہ سے بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے:

☆ ﴿وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ٥﴾ (الأنفال: ۳۰)

''اور ادھر وہ اپنی سازش کر رہے تھے، اور ادھر اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا، اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔''

☆ ﴿اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ٥﴾ (الطارق: ۱۵، ۱۶)

''بے شک وہ (کفار) داؤ میں ہیں، اور میں بھی چال چل رہا ہوں۔''

☆ ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ﴾ (النسآء: ۱۴۲)

''یقیناً منافق اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور وہ انہیں دھوکے کی سزا دے گا۔''

☆ ﴿قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ٥ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ط﴾

(البقرہ: ۱۴، ۱۵)

''(منافقین) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے رہتے ہیں، اللہ ان کو مذاق کی سزا دیتا ہے۔''

چنانچہ اگر آپ سے کوئی کہے کہ کیا اللہ تعالیٰ صفت ''**المکر**''، ''**الخدع**'' اور ''**الکید**'' سے متصف ہے، تو آپ جواباً نہ ''ہاں'' کہو، اور نہ ہی ''نا'' کہو۔ بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ''جیسے اس کی ذات کے لائق ہے'' معاملہ مکر، خداع اور کید فرماتا ہے جو اس کا مستحق ہو۔ واللہ اعلم۔

اور اللہ نے ''صفت خیانت'' کو مقابلہ میں بھی اپنے لئے استعمال نہیں کیا، کیونکہ خیانت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اعتماد والی جگہ پر دھوکے کا نام ہے، جو کہ مطلقاً مذمت والی صفت ہے۔

☆ ﴿وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡا خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝﴾ (الأنفال : ٧١)

'' اور اگر وہ آپ سے خیانت کرنا چاہیں گے، تو وہ اس سے پہلے اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں، جس کی وجہ سے اس نے مومنوں کو ان پر مسلط کر دیا تھا، اور اللہ بڑا علم والا، اور بڑی حکمتوں والا ہے۔''

غور فرمایئے گا '' انہوں نے اللہ سے خیانت کی ہے'' لیکن اس کے مقابلہ میں اللہ رب العزت نے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں؛ ﴿ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ ﴾ پس اس نے مومنوں کو ان پر تسلط عطا فرمایا۔

دوسری فرع:

اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسموں پر ہیں: (۱) ثبوتیہ۔ (۲) سلبیہ۔

(۱) صفاتِ ثبوتیہ:

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے ثابت فرمایا ہے جیسے صفتِ " الحیاۃ " ، " العلم " ، " القدرۃ "، "استواء علی العرش " ، " نزول " ، "الوجه " اور " الیدین " وغیرہ۔ پس ان صفات کو اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے شایان شان ثابت کرنا، انتہائی ضروری ہے، اور اس پر دلائل موجود ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلٰۤئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝﴾

(النسآء : ١٣٦)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

”اے ایمان والو! تم لوگ اللہ اوراس کے رسول پر اوراس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے، اور ان کتابوں پر جو اس نے پہلے اتاری تھیں اپنے ایمان میں قوت وثبات پیدا کرو، اور جو شخص اللہ، اوراس کے فرشتوں، اوراس کی کتابوں، اوراس کے رسولوں، اور یومِ آخرت کا انکار کردے گا، وہ گمراہی میں بہت دور چلا جائے گا۔“

یادرہے کہ ایمان باللہ، ایمان بالصفات کو بھی شامل ہے اوراسی طرح ایمان بالکتاب پر ہراس صفت پر ایمان کو بھی شامل ہے جو صفت کتاب اللہ میں آئی ہے۔

(۲) صفاتِ سلبیہ:

وہ صفات ہیں، جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے نفی کردی ہے۔

ان صفات کی اللہ تعالیٰ سے نفی کرنا اوران کی ضد بدرجہ اکمل اس ذاتِ باری تعالیٰ کے لیے ثابت تسلیم کرنا انتہائی ضروری ہے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ط﴾ (الفرقان: ۵۸)

”اور آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے پر بھروسہ کیجیے۔“

اب ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے موت کی نفی کی جائے، اوراس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ موت کی ضد یعنی ” حیـــاۃ “ کی صفت کو اللہ کے لئے بوجہ اکمل ثابت وتسلیم کیا جائے۔

تیسری فرع:

صفاتِ ثبوتیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ذاتیہ۔ (۲) فعلیہ۔

(۱) صفاتِ ذاتیہ:

اللہ تعالیٰ کی وہ صفات ہیں، جن سے وہ ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لئے متصف ہے، جیسے صفتِ ” سمع “ اور ” بصر “ وغیرہ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

(۲) صفاتِ فعلیہ:

صفاتِ فعلیہ سے مراد وہ صفات ہیں، جن کا صدور اس کے ارادے پر موقوف ہے، چاہے تو وہ فعل انجام دے اور چاہے تو نہ دے۔ مثلاً صفت " استواء علی العرش " اور " المجئ " آنا وغیرہ ہیں۔

فائدہ :...... لیکن بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت ذاتی اور فعلی دونوں طرح سے ہوتی ہے، جیسے " کلام " اگر اس صفت کو باعتبار اصل دیکھا جائے تو یہ صفت ذاتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے صفت کلام سے متصف ہے۔ اور ہمیشہ متصف رہے گا۔ لیکن کوئی کلام کرنے کے اعتبار سے یہ صفت فعلی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کلام فرمانا اس کی مشیئت اور ارادے پر موقوف ہے، چنانچہ وہ جب چاہے اور جو ارادہ فرمائے کلام فرماتا ہے۔

چوتھی فرع:

ان صفات کے متعلق تین بنیادی قواعد کا خیال رکھنا ضروری امر ہے۔

☆ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات حقیقی ہیں، کیونکہ قاعدہ ہے: ((اَلْأَصْلُ فِي الْكَلَامِ الْحَقِيقَةُ وَلَا يُعْدَلُ عَنْهُ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَقْتَضِيْ ذَلِكَ .)) کلام کو اصل حقیقت پر محمول کیا جائے گا، اور اس حقیقت سے عدول کی متقاضی دلیل کے بغیر حقیقت سے عدول جائز نہیں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کی تکییف (کیفیت بیان کرنا) جائز نہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝﴾ (طٰہٰ: ۱۱۰)

" اور لوگوں کا علم اُس کا اِحاطہ نہیں کرسکتا۔

نیز فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

﴿فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل : ٧٤)

''پس تم لوگ اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کرو، یقیناً اللہ جانتا ہے اور تم لوگ (کچھ بھی) نہیں جانتے ہو۔''

☆ اللہ کی صفات، مخلوقات کی صفات کے مشابہ اور مماثل نہیں ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ط﴾ (الشوریٰ : ١١)

''کوئی چیز اس کی مانند نہیں ہے۔''

اور سورۃ مریم میں ارشاد فرمایا:

﴿هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا﴾ (مریم : ٦٥)

''کیا آپ اس کا کوئی ہم نام جانتے ہیں؟''

چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں:

((عن ابن عباس هل تعلم للرب مثلاً أو شبيهًا .)) [1]

[1] تفسیر ابن کثیر : ١٣٨/٣۔ تفسیر طبری : ٣٦١/٨، ٣٦٣.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی مروی ہے، کیا آپ اپنے رب کے مثل اور مشابہ کسی کو جانتے ہیں۔''

تمثیل اور تکییف میں فرق:

تمثیل :...... سے مراد یہ ہے کہ کسی صفت کی اس کے مماثل کے ساتھ مقید کر کے کیفیت بیان کی جائے، مثلاً کوئی یوں کہے کہ اللہ کا ہاتھ انسان کے ہاتھ جیسا ہے۔

تکییف :...... سے مراد یہ ہے کہ کسی صفت کی اس کے مماثل سے مقید کئے بغیر کیفیت بیان کی جائے، مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے لئے بغیر تشبیہ و تمثیل کے، کسی معین کیفیت کا تخیل کرے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تمثیل اور تکییف کا حکم:

تمثیل اور تکییف باطل و ناجائز ہے۔

چوتھا قاعدہ:

(فِرَق ضَالَّه) معطله وغیرہ پر رد کا طریقہ۔

معطلہ اللہ تعالیٰ کے کچھ اسماء وصفات کا انکار کرتے ہیں، اور نصوصِ صفات کے ظاہری معنی میں تحریف اور تبدل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انہیں مؤولہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان پر ردّ کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان سے کہیں گے:

☆ تمہارا یہ قول ظاہر نصوص کے خلاف ہے۔

☆ طریقۂ سلف کے خلاف ہے۔

☆ تمہارے مذہب کی کسی صحیح دلیل سے تائید بھی نہیں ہوتی۔

بعض صفات میں ان کے ردّ کے لئے چوتھی وجہ یا اس سے زائد وجوہات بھی ممکن ہیں۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یوں منقول ہے:

((ولا يقال ان يده قدرته أو نعمته لأنه فيه ابطال الصفة وهو قول أهل القدر والإعتزال ولكن يده صفته بلا كيف.)) [1]

[1] الفقه الأكبر، ص: ١.

''یوں نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ''ید'' سے مراد قدرت یا نعمت ہے، کیونکہ اس سے صفت کا بطلان لازم آتا ہے اور یہ قدر یوں (تقدیر کے منکر لوگوں) اور معتزلہ کا عقیدہ ہے، بلکہ ''ید، سے اس کی بلا کیف صفت مراد ہے۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کلمہ توحید ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر (۷۰) سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سے افضل ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنا ہے۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا ارادہ کیا اور اسی پر مرا، وہ جنت میں داخل ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: خواہ زنا کیا ہو، خواہ چوری کی ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! خواہ زنا کیا ہو، خواہ چوری کی ہو۔'' ❸

سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ثابت ہے کہ سیّدنا نوح علیہ السلام نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی: میں تمہیں ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ'' پڑھنے کا حکم دیتا ہوں، اس لیے کہ یہ ساتوں آسمان اور زمینیں اگر ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' دوسرے پلڑے میں ہو تو ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا پلڑا بھاری ہوگا اور اگر ساتوں آسمان اور زمینیں ایک حلقہ کی شکل میں ہوں تو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' انھیں توڑ کر ریزہ ریزہ کر دے۔ ❹

---

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم : ۵۸٤.

❸ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم : ۲۷۳.

❹ مسند احمد، رقم : ٦۵۹٤۔ الادب المفرد للبخاری، رقم : ۵٤۸۔ مستدرک حاکم: ٤۸/۱۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی گواہی نہ دے دیں۔ اور مجھ پر اور جو شریعت میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان نہ لے آئیں جب وہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ایسا کرلیں گے تو اپنا خون اور مال مجھ سے بچالیں گے الا یہ کہ اس گواہی کے کسی حق کو پامال کردیں اور اللہ تعالیٰ ان سے حساب لے لے گا۔ ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ سچے دل سے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہتا ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازہ کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ گناہوں سے بچتا رہے۔'' ❷

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم : ١٢٥.

❷ صحیح سنن ترمذی، رقم: ٢٨٣٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کلمہ توحید ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی شروط

''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی چند شروط ہیں، جن کی موجودگی میں کلمہ کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ چنانچہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' جنت کی چابی نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں، اگر تو دندانوں والی چابی لے کر آئے گا تو دروازہ تیرے لیے کھل جائے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔ ❷

بعض سلف نے ان شروط کو ایک شعر میں پرو دیا ہے:

عِلْمٌ يَقِيْنٌ وَإِخْلَاصٌ وَصِدْقُكَ مَعَ
مَحَبَّةٍ وَإِنْقِيَادٍ وَالْقُبُوْلُ لَهَا

(1) علم:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ (محمد: ۱۹)

''پس تم جان لو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔''

اس آیت مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اکیلے معبود ہونے کا علم رکھنا انتہائی ضروری ہے، تبھی انسان معرفت الٰہی حاصل کر کے اس اکیلے کی عبادت کرسکتا ہے اور شرک سے بھی بچ سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❶

''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ

❷ صحیح بخاری، تعلیقاً قبل حدیث: ۱۲۳۷.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

برحق نہیں، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

توحید کا علم حاصل کرنا بڑی فضیلت کا حامل ہے۔ حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یقیناً اللہ کے مقربین فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لیے اپنے پر (ادب) کے رکھ دیتے ہیں، اس جہان فانی میں ہر چیز اس طالب علم کے لیے دعا گو رہتی ہے، حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اس کی مغفرت کے لیے دعا کرتی رہتی ہیں۔'' ❷

(2) یقین:

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے یہ گواہی دی کہ:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ لا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❸

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں (محمد) اللہ کا

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٤٣ـ مسند احمد: ١/٦٥، ٦٩.
❷ سنن ابوداؤد، کتاب العلم، رقم: ٣٦٤١ـ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔
❸ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم : ١٣٨.

رسول ہوں، اور پھر جس نے ان دونوں گواہیوں میں شک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اور سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا .)) ❶

''جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ یقین کے ساتھ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔''

(3) اخلاص:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝۲ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳﴾

(الزمر : ۲ تا ۳)

''اے میرے نبی! بے شک ہم نے یہ کتاب آپ پر دین حق کے ساتھ نازل کی ہے، پس آپ اللہ کی بندگی، اس کے لیے دین کو خالص کر کے کرتے رہیے، آگاہ رہیے کہ خالص بندگی صرف اللہ کے لیے ہے، اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا غیروں کو دوست بنایا (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں، بے شک وہ لوگ جس حق بات میں آج

❶ مسند احمد: ۵/۲۲۹۔ سلسله احادیث الصحیحه، رقم : ۲۲۷۸.

جھگڑتے ہیں اس بارے میں اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کردے گا، بے شک اللہ جھوٹے اور حق کے منکر کو راہِ حق کی ہدایت نہیں دیتا۔''

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) ❶

''جس شخص نے اخلاص قلب کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(4) صدق:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٣٣﴾﴾

(الزمر: ۳۳)

''اور جو سچی بات لے کر آیا، اور جن لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی وہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔''

تشریح:......اس آیت کریمہ کی روشنی میں پتا چلا کہ انسان کے اندر ایسا صدق ضروری ہے جو کذب کے سراسر منافی ہو۔

چنانچہ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کی قوم کے ساتھ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:

((أَنَّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [2]

''یقیناً جس شخص نے صدق دل سے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اور سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

[1] سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم الحدیث: ۲۳۵۵.

[2] مسند احمد: ۴۰۲/۴، رقم الحدیث: ۱۹۵۹۷.

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) [1]

''جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے گا۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

(5) محبت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱ ﴾ (آل عمران : ۳۱)

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف کردے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

تشریح: ...... حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ''یہ آیت کریمہ اُن تمام لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور طریقہ محمدی پر گامزن نہیں ہوتے جب تک آدمی اپنے تمام اقوال و افعال میں شرع محمدی کا اتباع نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے دعوے میں کاذب ہوتا ہے۔'' [2]

بعض سلف کا کہنا ہے ؏

تَعْصِی الإِلٰهَ وَأَنْتَ تَزْعُمُ حُبَّهُ
هٰذَا الْعَمْرِی فِی الْقِيَاسِ شَنِيْعُ

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۱۲۸.

[2] تفسیر ابن کثیر: ۱/۴۷۲، طبع مکتبہ قدوسیہ.

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعُ [1]

''تو اللہ کی نافرمانی کرکے اس سے اظہار محبت کرتا ہے، اللہ کی قسم! یہ تو بہت بُری بات ہے۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی فرمانبرداری کرتا، کیونکہ محبّ، محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔''

امام مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((اَلْمَحَبَّةُ فِی اللّٰہِ مِنْ وَاجِبَاتِ الْاِسْلَامِ وَفِی الْکِتَابِ الْعَزِیْزِ ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱٦٥) .))❷

''اللہ کی محبت واجبات اسلام سے ہے کیونکہ کتاب عزیز میں فرمان باری تعالیٰ ہے: اور مومنین اللہ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((وَأَصْلُ الْعِبَادَةِ وَتَمَامُهَا وَكَمَالُهَا هُوَ الْمَحَبَّةُ، وَإِفْرَادُ الرَّبِّ سُبْحَانَهُ بِهَا فَلَا يُشْرِكِ الْعَبْدُ بِهِ فِيْهَا غَيْرَهُ .))❸

''اصل عبادت، اور عبادت کو تمام اور کمال بنانے والی چیز محبت ہے، پس اکیلے اللہ سے محبت کی جائے، اس کی محبت میں کسی غیر کو شریک نہ کیا جائے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((فَالْاِلٰهُ هُوَ الَّذِیْ یَأْلَهُهُ الْقَلْبُ بِکَمَالِ الْحُبِّ وَالتَّعْظِیْمِ وَالْاِجْلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ .))❹

---

❶ جامع العلوم والحكم، ص : ٣٩٧.
❷ بحوالہ: شرک کے چور دروازے، ص:١٠٦۔
❸ إغاثة اللهفان : ١٨٣/٢.
❹ رسالة العبودية، ص : ١٢ فی مجموعة التوحيد، طبع دمشق سنه ١٩٦٢۔ شرک کے چور دروازے، صفحہ:٤٠۔

''پس الٰہ وہ ذات ہے کہ جس کے ساتھ دل انتہا درجے کی محبت رکھتے ہوں انتہا درجے کی تعظیم اور اجلال و اکرام کرتے ہوں، اور انتہا درجے کا خوف و رجاء بھی اسی سے رکھتے ہوں، اور ایسے ہی تمام اُمور اسی سے متعلق رکھتے ہوں۔''

اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((تَأْلَهُهُ الْخَلَائِقُ مَحَبَّةً وَتَعْظِیْمًا وَخُضُوْعًا وَفَزْعًا إِلَیْهِ فِیْ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

الْحَوَائِجِ وَالنَّوَائِبِ .)) ❶

''الٰہ سے مراد وہ ذات ہے کہ دل جس کی محبت میں بے قرار ہوتے ہوں، اسی کی جلالت شان سے مرعوب ہوں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہوں، اسی کے سامنے ذلت، خضوع اور خوف سے پیش آتے ہوں، اسی سے امیدیں باندھتے ہوں اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہوں۔''

(6) تابعداری اور اطاعت شعاری:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴾ (الزمر : ٥٤)

''اور تم سب اپنے ربّ کی طرف رجوع کرو، اور اُسی کی اطاعت و بندگی میں لگے رہو، اس سے قبل کہ تم پر عذاب نازل ہوجائے، پھر کسی کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ''قرآن وسنت اور اجماع کے ذریعے یہ بات ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اللہ نے بندوں پر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کو فرض کیا ہے، اوامر ونواہی میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس اُمت پر کسی کی اطاعت کو فرض نہیں کیا ہے، اسی لیے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں جب تک اللہ کی اطاعت کروں تم لوگ میری اطاعت کرو اور اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو تم لوگ میری اطاعت نہ کرو۔ تمام علمائے اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی معصوم نہیں، اسی لیے بہت سے ائمہ کرام نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی کوئی بات لی جائے گی اور کوئی چھوڑ دی جائے گی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی وجہ تھی کہ فقہی مذاہب کے چاروں مشہور اماموں نے لوگوں کو ہر بات میں اپنی تقلید کرنے سے منع فرمایا تھا۔'' ❶

❶ التفسير القيم، ص: ٣٣، طبع سنه ١٩٤٩ ـ شرک کے چور دروازے، ص: ۴۰۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

(7) قبول کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾﴾

(الصافات: ۳۵تا۳٦)

''اُن سے جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو کبر وغرور کا اظہار کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک مجنون شاعر کی باتوں میں آ کر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((مَنْ قَبِلَ مِنِّيْ الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُهَا عَلَى عَمِّيْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ.)) ❷

''جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا اور اس نے انکار کردیا، تو وہ اس کی نجات کا باعث ہوگا۔''

❶ شرک کے چور دروازے، ص: ۱۱۲۔

❷ مسند احمد: ۱/٦۔ تاریخ بغداد: ۱/۲۷۲۔ شیخ شعیب نے اسے شواہد کی بنا پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

باب دوم:

اسماء حسنٰی کا بیان

قارئین کرام گزشتہ سطور میں توحید کی اہمیت وفضیلت کا مختصر مگر جامع بیان ہوا۔ اب ہم اپنے ناقص علم اور کم فہمی کے اعتراف کے ساتھ تحقیق وتتبع کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء حسنٰی کو حروف تہجی کے اعتبار سے قرآن مجید سے نکال کر ان کے دلائل بھی قرآن مجید سے ثابت کریں گے۔

حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب:

	وہ اسماء جو بصورت مفرد وارد ہوئے ہیں	وہ اسماء جو بصورت اضافت وارد ہوئے ہیں
الف	اللّٰه ، الأحد ، الآخر ، الأعلٰى ، الاكرم ، الإلٰه ، الأول .	
ب	البارئ ، البر ، الباطن ، البصير	البديع
ت	التواب .	
ج	الجبار	الجامع
ح	الحافظ ، الحسيب ، الحفيظ ، الحفى ، الحق ، الحكم ، الحكيم ، الحليم ، الحميد ، الحى	
خ	الخالق ، الخبير ، الخلاق	

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ذ		ذوالجلال والاکرام، ذوالطول
ر	الـــرب، الـــرحــمن، الـرحيم، الـرزاق، الرقيب، الرؤف	الرفيع
س	السّلام، السميع	
ش	الشاكر، الشكور، الشهيد	ص
ص	الصمد	
ظ	الظاهر	
ع	العزيز، العظيم، العفو، العليم، العلى	العالم، العلام
غ	الغالب، الغفار، الغفور، الغنى	الغافر
ف	الفتاح، الفعال	الفاطر، الفالق
ق	الـقـادر، الـقـاهـر، الـقـدوس، القدير، القريب، القهار، القوى، القيوم	القابل
ك	الكافى، الكبير، الكريم، الكفيل	
ل	اللطيف	
م	الـمـؤمـن، الـمبيـن، المتعال، المتكبر، الـــمـجيـب، الـمـحيـط، الـمستـعـان، الـمـصـور، الـمقتدر، المقيت، الملك، المليك، المولٰى، المهيمن	المالك
ن	النصير	النور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

و	الواحد، الواسع، الودود، الوکیل، الولی، الوھاب	
ھـ	الھادی	

اب ہم مذکورہ بالا جدول کے مطابق ان اسماء حسنٰی کے دلائل قرآن مجید سے پیش کرتے ہیں۔ پہلے اسماء مفردہ اور ان کے بعد اضافت والے اسماء ذکر کئے جائیں گے۔

()

()

()

()

()

()

()

()

()

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تقریظ

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا ، وَمِنْ سَيِّاتِ أعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾﴾ (آل عمران : ١٠٢)

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾﴾ (النساء:١)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾﴾ (الاحزاب : ٧٠ ـ ٧١)

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، أَلضَّلَالَةُ فِي النَّارِ . "

قارئین کرام! یہ کتاب جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے، ہمارے دو انتہائی عزیز بھائیوں اور دوستوں ان میں سے ایک محترم ابوحمزہ عبد الخالق

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

صدیقی حفظہ اللہ ہیں اور دوسرے ہمارے انتہائی قابل احترام ساتھی فضیلۃ الشیخ حافظ حامد محمود حفظہ اللہ ہیں۔ کی مخلصانہ مساعی کا نتیجہ ہے، ہم ان کی اس کاوش کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اوران کے اضافۂ علم وعمل کے لیے ہمیشہ دعاگو رہتے ہیں۔

زیرنظر کتاب ''پیارے رسول ﷺ کے پیارے اذکار مع پنجسورہ'' اپنے موضوع میں ایک مکمل رسالہ ہے جس میں انہوں نے اذکار مسنونہ کو جمع فرمایا ہے۔ ذکر الٰہی تمام نیکیوں سے بڑی نیکی ہے، کیونکہ درحقیقت ذکر الٰہی ہی بندوں کو برائیوں اور معاصی سے روکتا ہے۔

﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ﴾ (العنکبوت: ٤٥)

''اور یقیناً اللہ کا ذکر تمام نیکیوں سے بڑا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا: اے صحابہ!

((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْهَا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ.)) ❶

''کہ جب تم جنت کے باغات سے گزرو، تو کچھ کھالیا کرو، آپ سے کہا گیا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر کی مجالس ومحافل۔''

یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی کو رسول اللہ ﷺ نے نصیحت فرمائی:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.)) ❷

''تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر اور یاد سے تر رہنی چاہیے۔''

اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ:

---

❶ أخرجه الترمذی في السنن، برقم: ٣٥١٠ وحسّنه، وانظر: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٢٥٦٢.

❷ صحيح بخاری: ١/٨٣، ١٦٣۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم: ٨٢٦.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((کَانَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ أَحْیَانِہٖ.)) ❶

''آپ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔''

مزید برآں یہ کہ جو اللہ کی یاد سے اپنی زبان کو تر رکھتا ہے، اس کی مثال آپ ﷺ نے زندہ سے دی اور ذکر نہ کرنے والے کو مردہ گردانا:

((مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ.)) ❷

بہر حال ذکر ایک عظیم عبادت ہے، کیونکہ اذکار میں عقیدہ کی روح یعنی توحید بہت زیادہ پائی جاتی ہے، بلکہ اس طرح کہنا زیادہ مناسب ہے کہ کوئی بھی ذکر اور دعا توحید سے خالی نہیں، جبکہ اس حقیقت کو اکثر لوگوں نے فراموش کر رکھا ہے یا اس سے واقفیت نہیں رکھتے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے، ادعیہ شرعیہ اور اذکار مسنونہ کو چھوڑ کر اپنی طرف سے اذکار وضع کر رکھے ہیں، اور ایسی دعائیں گھڑی ہوئی ہیں کہ جن میں سوائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب وعقاب کے اور کچھ نہیں ہے، ''درود ماہی'' ''درود تاج'' ''درودِ لکھی'' اور ''درود ہزارہ'' اس کی بین دلیل ہے۔ اور سچ ہے کہ جب بھی کوئی قوم بدعت کا ارتکاب کرتی ہے تو اس کی جگہ سے پہلے ایک سنت مٹ جاتی ہے، عظیم محدث حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

((مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَۃً فِیْ دِیْنِہِمْ اِلَّا نُزِعَ مِنْ سُنَّتِہِمْ مِثْلُھَا.)) ❸

''کسی بھی قوم، جماعت نے اپنے دین میں جب بھی کسی نئی بدعت کا اضافہ کیا تو اُن سے اِس بدعت کے مدمقابل ایک سنت اٹھالی گئی۔''

---

❶ أخرجه الترمذی، فی سننه، برقم: ۳۳۷۵، وحسنه، وانظر، السنن لابن ماجه، رقم: ۳۳۷۵.

❷ أخرجه البخاری فی الصحیح، برقم: ٦٤٠٧.

❸ رواه اللالكائی فی شرح اعتقاد اهل السنه والجماعة

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

لوگوں کو صحیح اسلامی اذکار سے واقفیت کروانے کے لیے ہمارے ان بھائیوں نے اس رسالہ کو مرتب کیا، اور اسے مطبوع صورت میں لوگوں تک پہنچا کر ایک فریضہ انجام دیا۔"بلغوا عنّی ولو آية ."

کتاب کو مرتب کرتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

① ادعیہ واذکار کا لفظی ترجمہ۔

② احادیث کی تخریج اور علماء محدثین کے اقوال کی روشنی میں صحت کا حکم۔

③ صحیح بخاری ومسلم کی احادیث کے ساتھ ''صحیح'' لکھنے کا تکلف نہیں کیا گیا کیونکہ وہ بالاتفاق صحیح ہیں۔

④ ادعیہ کی فضیلت، پس منظر اور سبب ورود بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

⑤ مشکل الفاظ کے معانی بیان کر دیے گئے ہیں۔

⑥ آخر کتاب میں قرآنی چند سور اور ان کے فضائل کا بیان ہے، جسے پنجسورہ کا نام دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلفین و جملہ معاونین ومساعدین کو اجر جزیل سے نوازے، اور اس کتاب کو ان کی میزان حسنات کا ذخیرہ بنادے اور اس کا نفع عام فرمادے۔ وما ذلك على الله بعزيز ."

و أصلي وأسلم على نبيه وخليله محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

۲۷-۰۱-۲۰۱۱م

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ وَبَعْدُ!

دُعا ضرورت بشر ہے۔ دُعا ربط خالق ومخلوق کا بہترین وسیلہ ہے۔ دُعا دکھی دلوں کا سہارا ہے۔ دُعا بقائے کائنات کا سبب ہے۔ دُعا مومن کی سپر ہے۔ دُعا انبیاء کا اسلحہ ہے۔ دُعا نیزوں سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ دُعا شیوۂ انبیاء ہے۔ دُعا زادِ اولیاء ہے۔ دُعا تمنائے عابد ہی نہیں خواہش معبود بھی ہے۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝۶۰﴾ (المؤمن: ٦٠)

''اور تمہارے رب نے کہا ہے تم مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بلاشبہ جولوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

دُعا بے سہاروں کا سہارا ہے۔ دُعا درِ خالق پر دستک کا نام ہے۔ دُعا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ''پکارنا'' ہے۔ یاد رہے کہ دُعا کے لیے طہارت شرط نہیں۔ تاہم طہارت ہو تو دُعا قبولیت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

دُعا قضا ٹالتی ہے۔ دُعا سے تقدیریں بدل جاتی ہیں اور زنجیریں کٹ جاتی ہیں۔

((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ.)) [1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب القدر، رقم: ٢١٣٩ ۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٥٤ .

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔''

دُعا اللہ کے نزدیک بڑی مکرم عبادت ہے۔

((لَيْسَ شَيْئٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ.)) ❶

''اللہ کے نزدیک دُعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔''

دُعا بلا ٹالتی ہے۔

((إِنَّ الدُّعَا يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ تَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ.)) ❷

''دُعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے لہٰذا اے اللہ کے بندو! دُعا ضرور کیا کرو۔''

دُعا سے اللہ تعالیٰ انسان کی شرم رکھتا ہے۔

((إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِيِيْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ فَيَرُدَّهَا صِفْرًا.)) ❸

''بے شک تمہارا پروردگار بڑا حیا والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔''

دُعا ہی عبادت ہے۔ امام احمد نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ.))

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۷۰۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۸۲۹۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح: سنن ترمذی، جلد ۳، رقم الحدیث: ۲۸۱۳۔ المشکوٰۃ، کتاب الدعوات، رقم: ۲۲۳٤.

❸ سنن ابن ماجه، باب الدعاء، رقم: ۳۸٦۵۔ صحیح ابو داؤد للألبانی، رقم: ۱۳۳۷.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''یقیناً دُعا ہی تو عبادت ہے۔''[1]

اور ذکر الٰہی کی اہمیت، فضیلت اور فوائد وثمرات حاصل کرنے کے لیے چند قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ملاحظہ فرمائیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴾ (۱۵۲)

(البقرہ:۱۵۲)

''پس تم لوگ مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ رب العالمین ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴾ (۴۱)

(الاحزاب : ٤١)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرو۔''

انسان کے دل کو صرف اللہ کی یاد سے ہی سکون مل سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴾ (۲۸) (الرعد : ۲۸)

''آ گاہ رہیے کہ اللہ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

وہ لوگ بڑے خوش نصیب اور سعادت مند ہیں کہ جن کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر ہوتا ہے، اور ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام واکرام کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] سنن ابن ماجة، باب الدعاء، رقم: ۳۸۲۸۔ مسند أحمد: ٤/ ۲۷۰۔ محدث البانی اور احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵﴾ (الاحزاب:۳۵)

''اور اللہ کو خوب یاد کرنے والے مردوں، اور اللہ کو خوب یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

اور جو لوگ اللہ کی یاد سے غافل ہیں، ایسے لوگوں کی مثال مردہ کی سی ہے، چنانچہ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور اس کے ذکر سے غافل رہنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

جو لوگ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، وہ بہت اونچے درجات کے حامل ہیں جس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث قدسی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ ، وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ ، وَإِنْ تَقَرَّبَ شِبْرًا إِلَيَّ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.)) ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٠٧.

❷ صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم: ٧٤٠٥.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرا بندہ میرے متعلق جو گمان رکھتا ہے میں اُس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں، اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے (پس) اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اُس کی مجلس سے بہتر ہوتی ہے، اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اُس کی طرف بھاگتا ہوا آتا ہوں۔''

ظفر اُس کو نہ آدمی جانئے گا
خواہ کتنا ہو وہ فہم و ذکاء
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی
جسے تیش میں خوفِ خدا نہ رہا

بہر حال مجالس و محافل، دوست واحباب کی ہوں یا کاروبار کی، سیاسی ہوں یا معاشرتی اُن میں اکثر و بیشتر دنیاوی اُمور پر تو گفتگو ہوتی ہے، لیکن ایسی مجالس و محافل میں دین کی بات بہت کم ہوتی ہے۔ ایسی مجالس جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درُود بھیجا جاتا ہے، ان کے بارے میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَىٰ نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)) [1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۸۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اگر کوئی جماعت کسی مجلس کا انعقاد کرے اور اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کرے اور نہ ہی نبی کریم پر درُود پڑھے تو ایسی مجلس اُس جماعت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگی (ہاں!) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُن کو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو بخش دے۔''

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ)) [1]

''جو کوئی ایسی جگہ بیٹھا کہ جس میں اُس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے نقصان کا باعث ہوگی۔ اور جو کوئی کسی ایسی جگہ لیٹا کہ جس میں اُس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقصان کا باعث ہوگی۔''

لہٰذا ہر مسلمان کا سونا جاگنا، اُٹھنا بیٹھنا الغرض کوئی بھی لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں گزرنا چاہیے۔

مگر یادِ الٰہی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوا اللهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾﴾

(البقرہ: ۲۳۹)

''پس تم اللہ کو یاد کرو، جس طرح اس نے تمہیں وہ کچھ سکھلایا، جو تم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔''

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٨٥٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

قارئین! ''پیارے رسول ﷺ کے پیارے اذکار'' ایک مختصر اور جامع مجموعہ ہے جس میں ہم نے تمام ضروری اذکار اور دُعائیں جمع کرنے کی سعی کی ہے، ہر دعا باحوالہ نقل کی ہے اور احادیث کی صحت کا خاص خیال رکھا ہے۔

یاد رہے کہ یہ کتاب ہم نے ذکر و اذکار اور مختلف اوقات کی دعاؤں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی ہے۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ (سرپرست ادارہ ہذا) نے کتاب پر تقریظ لکھ کر کتاب کی قیمت اور حسن کو دوچند کر دیا ہے۔ جزاہ اللّٰہُ خیراً فی الدنیا والآخرۃ.

آخر میں اللہ عظیم و برتر کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کو راقمین، ناشر اور معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، خصوصاً نیویارک میں تعلیم کتاب وسنت کلاس کے ساتھی جناب حاجی نوید آصف، محمد اکرم سلفی، ابوطلحہ صدیقی، عصمت احمد، شاہد محمود سندھو، شاہد اقبال، اختر محمود، غلام غوث، شہزاد جاوید، جاوید علی، محمد ناظر سدھو، میاں سجاد، حافظ عزیز الرحمٰن، واجد صدیق، حاجی صغیر افضل، حافظ محمد نواز ڈوگہ، شوکت حیات اور بابا محمد شاہد انصاری حفظہم اللہ تعالیٰ جن کی خواہش پر یہ کتاب ترتیب دی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمانے والا ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر.

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

حافظ حامد محمود الخضری

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اذان، مسجد، وضو اور نماز سے متعلقہ اذکار

اذان کے کلمات

اذان کے کلمات درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.[1]

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ کامیابی کی

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الصلاة، رقم: ٤٩٩۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأذان، رقم: ٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔"

فجر کی اذان میں

فجر کی اذان میں ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کے بعد دوبار یہ کلمات بھی کہیں:

((اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.))

"نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔" ❶

اقامت کے طاق کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہِ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. ❷

نوٹ :......سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار تھے، سوائے اس

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۵۰۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۴۹۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۰۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "حسن صحیح" کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کے کہ اقامت کہنے والا ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ)) دو بار کہتا تھا۔ ❶

دوہری اذان

دوہری ''ترجیع والی'' اذان میں شہادتین والے کلمات پہلے دھیمی آواز میں کہے جائیں اور پھر دوبارہ بلند آواز سے کہے جائیں گے، یعنی مؤذن پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ (دو مرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو مرتبہ)

اور پھر دوسری دفعہ بآواز بلند کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ (دو مرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو مرتبہ)

باقی الفاظ عام اذان والے ہیں۔ ❷

دوہری اقامت

دوہری اقامت میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ ، رقم: ۵۱۰۔ سنن دارمی : ۱/ ۲۷۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۱۹۷۔ ذہبی اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۵۰۲۔ سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ۱۹۲۔ سنن نسائی، رقم: ۶۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۳۷۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ ❶

اذان کا جواب دینا

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مؤذن کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پس تم بھی کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

پھر جب مؤذن کہے: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

پھر جب مؤذن کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۵۰۲۔ سنن نسائی، رقم: ۶۳۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تو تم کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر جب مؤذن کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

تو تم کہو: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

جو شخص اپنے صدق دل سے مؤذن کے کلمات کا جواب دے گا تو (جواب کی برکت سے) جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مؤذن کے شہادتین یک کلمات ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے، اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے:

((وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا.)) [1]

''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔''

اذان کے بعد کی دعا

اذان سننے کے بعد پہلے درود شریف پڑھا جائے:

((اَللّٰهُمَّ ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

---

[1] صحيح ابن خزيمه: ۱/ ۲۲۰، رقم: ۴۲۲۔ سنن الكبرى، للبيهقى: ۱/ ۴۱۰۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

پھر درج ذیل کلمات پڑھے جائیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَهُ.)) ❶

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور (اس کے نتیجہ میں) قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دے، اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔''

اس کے بعد یوں کہے:

((وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا.))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوگیا۔''

فضیلت:...... آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے اوپر ایک بار درود

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٦١٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

بھیجا، اس کے بدلے میں اللہ ربّ العزت اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ سے ''وسیلہ'' مانگو۔ یہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو دیا جائے گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا...... اور جو کوئی میرے لیے اللہ ذوالجلال سے وسیلہ یعنی مقام محمود طلب کرے گا، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' ❶

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

❶ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ! لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.))

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام نازل ہو۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

فضیلت: ......اگر نمازی مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھ لے تو سارا دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے: ❷

❷ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.))

''میں عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں۔''

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں داخل ہوتے وقت جب بندہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٨٤٩ـ ٨٥١.

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ٤٦٦ـ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

یہ دُعا پڑھتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے سارے دن کے لیے محفوظ ہو گیا۔ ❶

مشکل الفاظ کے معانی: ...... وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ: کریم چہرے۔ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمُ: قدیم (پرانی) سلطنت۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.)) ❷

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام نازل ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا کر رکھ۔''

وضو کی فضیلت

(۱)...... سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں سے بھی نکل کر جھڑ جاتے ہیں۔'' ❸

وضو سے پہلے

(۲)...... وضو کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم: ۷۱۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ٤٦٥.

❷ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۲۳۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۷۲۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: ۵۷۸.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ)) ❶

''ایسے شخص کا وضو نہیں کہ جس نے ابتدا میں ''بسم اللہ'' نہ پڑھی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَا وُضُوْءَ: وضو نہیں۔ اِسْمَ اللّٰهِ: اللہ کا نام یعنی بِسْمِ اللّٰهِ۔

سنن نسائی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ.)) ❷

''تم ''بسم اللہ'' پڑھ کے وضو کرو۔''

وضو کے بعد

(۳)...... وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

((أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھ کو توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا دے۔''

فضیلت:...... امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ مسند احمد: ۴۱۸/۲۔ حافظ ابن حجر نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ نتائج الأفكار: ۲۳۷/۱۔ التلخیص: ۷۵/۱.

❷ سنن نسائي، كتاب الطهارة، رقم: ۷۸۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح کرتا ہے پھر یہ (مذکورہ بالا) کلمات کہتا ہے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو۔'' ❶

مشکل الفاظ کے معانی:...... أَشْهَدُ: میں گواہی دیتا ہوں۔ اِجْعَلْنِيْ: مجھے بنادے۔ اَلتَّوَّابِيْنَ: توبہ کرنے والے۔ اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ: پاکیزگی اختیار کرنے والے۔

نماز شروع کرنے کے اذکار

① ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) ❷

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دُوری ڈال دے، جس طرح تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دُوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھوڈال۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... بَاعِدْ: دوری ڈال دے۔ نَقِّنِيْ: مجھے صاف کردے۔ اَلدَّنَسِ: میل کچیل۔ اَلْمَاءِ: پانی۔ اَلثَّلْجِ: اولے۔ اَلْبَرَدِ: برف۔

② ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الطھارۃ، رقم: ۵۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۴۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳۵۴.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) ❶

”اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے، اور تیرا نام بابرکت ہے، اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔“

مشکل الفاظ کے معانی:...... سُبْحَانَكَ: تو پاک ہے (ہر عیب سے اور ہر قسم کے شرک سے منزہ ہے)۔ تَعَالٰی: بلند ہے۔ جَدُّكَ: تیری شان (بزرگی)

۳ ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ))

”میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر لیا کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، یک طرفہ مسلمان ہو کر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز اور میری ساری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔“

نوٹ:...... محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دُعا رسول اللہ ﷺ نفل نمازوں کے استفتاح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ سنن ترمذی، کتاب مواقیت الصلاۃ، رقم: ۲۴۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها، رقم: ۸۰۴۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن نسائی، کتاب الافتتاح، رقم: ۸۹۸۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مشکل الفاظ کے معانی: ...... وَجَّهْتُ: میں نے متوجہ کیا۔ وَجْهِيْ: اپنا رُخ (چہرہ)۔ حَنِيْفًا: یک طرفہ ہوکر۔ صَلَاتِيْ: میری نماز۔ نُسُكِيْ: میری ساری عبادت۔ مَحْيَايَ: میرا جینا۔ مَمَاتِيْ: میرا مرنا۔

نمازِ تہجد کی دُعائے استفتاح

① ((أَللّٰهُمَّ! رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)) ❶

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غائب اور ظاہر کو جاننے والے! اپنے بندوں کے درمیان تو ہی اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ جھگڑتے تھے۔ (اے اللہ!) حق کی جن باتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے اپنے اذن سے مجھے حق کی ہدایت دے دے، یقیناً تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم: ۱۸۱۱.

قنوت وتر کی دُعا

سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعا قنوت سکھائی:

((أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو نے جن لوگوں کو ہدایت دی ہے مجھے بھی (ان کی طرح) ہدایت دے، اور جن کو تو نے عافیت بخشی ہے مجھے بھی عافیت بخش دے، اور جن کا تو خود والی بنا ہے (ان کی طرح) میرا والی بن جا، اور تو نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اُسے میرے لیے بابرکت بنا دے، اور تو جو فیصلے کرتا ہے اُن کے شر سے مجھے بچالے۔ بے شک تو فیصلے کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ جس کا تو دوست بن جائے، وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ اے پروردگار! تیری ذات بابرکت اور بلند ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اهْدِنيْ: مجھے ہدایت دے۔ عَافِنِيْ: مجھے عافیت بخش دے۔ تَوَلَّنِيْ: میرا والی بن جا۔ قِنِيْ: مجھے بچالے۔ لَا يُقْضٰى: کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ لَا يَذِلُّ: وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا۔ وَالَيْتَ: تو دوست بن جائے۔ لَا يَعِزُّ: وہ کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ عَادَيْتَ: تو دشمنی رکھے۔ تَعَالَيْتَ: تو بلند ہے۔

وتر کے بعد کی دُعا

عبدالرحمٰن بن ابزٰی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نمازِ وتر) سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ (یہ) دُعا پڑھتے:

[1] سنن ترمذی، کتاب الوتر، رقم: ٤٦٤۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصلوٰة، رقم: ١١٧٨۔ ارواء الغلیل: ١٧٢/٢۔ سنن ابوداؤد، باب القنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٥۔ سنن الکبریٰ للبیهقی: ٢٩٠/٢۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))

''پاک ہے بادشاہ انتہائی پاکیزگی والا۔''

نوٹ: ......اور تیسری بار آواز کو بلند فرماتے۔ ❶

رکوع کی دُعائیں

(i) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) [کم از کم تین مرتبہ] ❷

''میرا رب پاک ہے، اور عظمت والا ہے۔''

(ii) سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ ! لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي.)) ❸

''اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا ہوں، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی اطاعت گزار ہوا۔ تیرے ہی لیے ڈر کر میرے کان، آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے عاجز ہو گئے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......خَشَعَ: عاجزی کا اظہار کیا۔ مُخِّيْ: میرا دماغ۔ عَظْمِيْ: میری ہڈیاں۔ عَصْبِيْ: میرے پٹھے۔

(iii) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا! وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ)) ❹

---

❶ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، رقم: ۱۷۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۲٦۱، ۲٦۲۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱۸۱۲.

❹ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹٤، ۸۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ٤۸٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

’’اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔‘‘

(iv) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں فرماتے تھے:

((سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.)) ❶

’’بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔‘‘

(v) سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں کہتے تھے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ❷

’’پاک ہے وہ اللہ جو بڑی طاقت اور بادشاہی والا ہے، وہ بہت بڑائی والا اور صاحب عظمت ہے۔‘‘

(vi) حبیب کبریا ﷺ رکوع میں ارشاد فرماتے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❸

’’اے اللہ! تیرے ہی لیے پاکی اور تعریف ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔‘‘

(vii) رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود میں تین دفعہ پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.)) ❹

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، رقم: ٤٨٧. ❷ صحیح سنن ابو داؤد: ١/ ٢٤٧، رقم: ٨٧٣.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٥٨.

❹ سنن ابوداؤد، باب مقدار الركوع والسجود، رقم: ٨٨٥۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

”اللہ شراکت اور ہر عیب سے پاک ہے، ہم اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔“

رکوع سے سر اُٹھانے کی دُعا

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) [1]

”اللہ تعالیٰ نے اُس (شخص کی) بات سن لی، جس نے اس کی حمد بیان کی۔“

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَمِعَ: اس نے سن لی۔ حَمِدَ: جس نے حمد بیان کی۔ هُ: اس کی۔

رکوع کے بعد قیام کے اذکار

(۱) ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.))

”اے ہمارے پالنہار! تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں۔“

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.))

اور ایک روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) [2]

”اے اللہ! تو ہی ہمارا پالنہار ہے، اور تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں۔“

فضیلت:...... سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.)) کہو، کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۸۹.

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۸۹، ۷۹۵.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

جائیں گے۔'' ❶

﴿۲﴾ ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا، طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ))

''اے ہمارے پالنہار! تیرے لیے ہی پاکیزہ، بابرکت اور بہت (ہی) زیادہ تعریف ہے۔''

فضیلت:...... اس کلمہ کے کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ (اس سے ان کلمات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔) ❷

مشکل الفاظ کے معانی:...... طَيِّبًا: پاکیزہ۔ مُبَارَكًا: بابرکت۔

﴿۳﴾ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ❸

''اے ہمارے پالنہار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے، اتنی کہ اس سے آسمان و زمین بھر جائیں۔ اور ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے، پس تو ہی تعریف اور انتہائی بزرگی کے لائق ہے، سب سے سچی بات جو تیرے بندے نے کہی ہے (وہ یہ ہے کہ) ہم سب کے سب تیرے بندے (غلام) ہیں۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۶.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۹۹.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۱۰۷۱.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اے اللہ! جو کچھ تو عطا کرے اُسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں، اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مِلْءُ: بھر جائیں۔ اَلْمَجْدِ: بزرگی۔ لا مَانِعَ: کوئی روکنے والا نہیں۔ لا مُعْطِيَ: عطا کرنے والا کوئی نہیں۔ لا يَنْفَعُ: کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ ذَا: صاحب۔ اَلْجَدُّ: حیثیت۔

سجدہ کی فضیلت

سجدہ انسان کو رب تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿١٩﴾﴾ (العلق: ١٩)

''اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے، اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

''یقیناً بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے۔ پس سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو۔'' ❶

مزید نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ سجدے میں کوشش وجستجو سے دعا مانگا کرو کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ سجدوں میں کثرت سے دعا مانگنے کا حکم ہر قسم کی حاجت کو کثرت سے طلب کرنے کی ترغیب پر مشتمل ہے۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٨٢.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٧٩.

❸ فتح الباري: ٢/٣٠٠.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''آپ مجھے ایسا حکم دیں کہ میں اسی کا ہوکر رہ جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جان لے کہ تو جب بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے وہ تجھے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس سجدے کی وجہ سے تیرا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہوکر رونا شروع کر دیتا ہے، اور کہتا ہے، مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا، میرے لیے جہنم ہے۔'' ❷

سیّدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات گزارتا تھا، آپ کے لیے وضوء کا پانی اور آپ کی دیگر ضرورت مسواک وغیرہ لاتا تھا۔ ایک رات آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: '' کچھ دین و دنیا کی بھلائی مانگو۔ میں نے کہا: جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز؟ میں نے کہا: اور کچھ نہیں چاہیے! پھر آپ نے فرمایا: ''پس اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔'' ❸

سجدہ کے اذکار

◆ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى.)) [کم از کم تین مرتبہ] ❹

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٨١.

❷ مسند احمد: ٥/ ٢٤٨، ٢٤٩ ـ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٤٨٨ ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: ٢٤٤.

❸ صحيح مسلم ، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، رقم: ٤٨٩.

❹ سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ٢٦١ و ٢٦٢ ـ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''میرا رب پاک ہے، اور سب سے بلند و بالا ہے۔''

◆ ۲ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.)) ❶

''اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

◆ ۳ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرماں بردار بنا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی صورت بنائی۔ اس نے اس کی سماعت اور اس کی نظر کو کھولا ہے۔ وہ اللہ نہایت بابرکت ہے کہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... صَوَّرَهُ: اس کی صورت بنائی۔ شَقَّ: اس نے کھولا۔

◆ ۴ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدے میں یہ دعا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ٧٩٤، ٨١٧۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٨٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: ١٨١٢.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.)) ❶

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ سب کے سب گناہ معاف کردے۔''

نوٹ: ......فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: اگر کوئی شخص صدق دل سے یہ دعا پڑھے، اور اس کی نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے صغیرہ اور کبیرہ گناہ معاف کردے تو اللہ عزوجل اس کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف کردے گا، حدیث مبارکہ کے الفاظ اس پر واضح دال ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی: ......دِقَّهُ: چھوٹے۔ جِلَّهُ: بڑے۔ عَلَانِيَتَهُ: ظاہر۔ سِرَّهُ: پوشیدہ۔

❺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی آخر الزماں، سردارِ دو جہاں ﷺ نمازِ تہجد کے سجدوں میں پڑھتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.)) ❷

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے، اور میں تیری ذاتِ اقدس کے ساتھ تیری ذات کی پناہ چاہتا

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم : ١٠٨٤.

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ١٠٩٠.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ہوں کہ تو کہیں ناراض نہ ہو جائے میں تیری تعریف کو شمار نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف وثناء خود فرمائی ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......مُعَافَاتِكَ: تیری معافی۔ عُقُوْبَتِكَ: تیری سزا۔ لَا أُحْصِيْ: میں شمار نہیں کرسکتا۔ اَثْنَيْتَ: تو نے تعریف وثناء بیان کی۔

❻ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.)) ❶

''اے اللہ! تو پاک ہے، ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

❼ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.)) ❷

''اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، جو میں چھپ چھپ کر یا سرعام کرتا ہوں۔''

❽ ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❸

''اے اللہ! تو ہر عیب اور شراکت سے پاک ہے، اور اپنی حمد وثناء کے ساتھ بہت زیادہ بزرگی اور شان والا ہے، صرف تو ہی معبود برحق ہے۔''

❾ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

---

❶ مسند أحمد، رقم: ٣٦٨٣، ٣٧٤٥۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ٢٠٨٤.

❷ مصنف ابن ابی شیبة: ١٢/ ١١٢۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٢١۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ٤٨٥۔ مسند ابو عوانة: ٢/ ١٦٩۔ مسند احمد: ٦/ ١٥١. صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم للألباني، ص: ١٤٧.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.)) ❶

''اے اللہ! تو پاک ہے، ہر شراکت اور عیب سے، اور ہر قسم کے تعریف تیری ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

◆ ۱۰ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احمد مجتبیٰ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کہتے تھے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.)) ❷

''بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح یعنی جبریل کا رب۔''

◆ ۱۱ رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود میں تین دفعہ یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.)) ❸

''اللہ شراکت اور ہر عیب سے، پاک ہے ہم اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

◆ ۱۲ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمَدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❸

''میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے

---

❶ معجم كبير للطبرانی: ۱/۷۲۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۲۰۴.

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ۸۴۷.

❸ سنن ابوداؤد، باب مقدار الركوع والسجود، رقم: ۸۸۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❹ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ۶۳۹۸، ۶۳۹۹۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ۲۷۱۹۔ زاد المعاد: ۱/۲۲۶۔۲۲۷.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما، اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالا رادہ اور بلا ارادہ کاموں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کران کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور جو کروں گا اور جنھیں میں نے جنھیں ظاہر کیا ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

⑭ ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.)) ❶

''اے اللہ! بڑے جبر، بڑی مملکت اور عظمت و کبریائی والے، تو انتہائی پاک ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْجَبَرُوْتِ: جبر۔ اَلْمَلَكُوْتِ: مملکت۔ اَلْكِبْرِيَاءِ: کبریائی۔ اَلْعَظْمَةِ: عظمت (بڑائی)۔

⑮ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ.)) ❷

''سب سے بلندرب پاک ہے، اور سب تعریف اُس کی ہے۔''

⑯ محسن انسانیت ﷺ سجدے میں کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِي نُوْرًا، وَخَلْفِي نُوْرًا، وَعَظِّمْ لِي نُوْرًا.)) ❸

''اے اللہ! میرے دل، میری بصارت اور سماعت کو منور فرما، میرے دائیں بائیں، اوپر نیچے، سامنے اور پیچھے ہر طرف نور پھیلا دے، اور میری روشنی کو

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۸۷۳۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، ابواب الرکوع والسجود، رقم: ۸۷۰۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۸۴.

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء في صلاۃ اللیل وقیامہ، رقم: ۷۶۳.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

بڑھا دے۔"

مشکل الفاظ کے معانی:......تَحْتِيْ: میرے نیچے۔فَوْقِيْ: میرے اوپر۔یَمِیْنِيْ: میرے دائیں۔یَسَارِيْ: میرے بائیں۔اَمَامِيْ: میرے سامنے۔خَلْفِيْ: میرے پیچھے۔

جلسۂ استراحت کے اذکار

① ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ، وَارْفَعْنِيْ)) ❶

"اے اللہ! میری بخشش فرما، مجھ پر رحم فرما، میری رہنمائی فرما، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، میرے نقصان کو پورا کر اور مجھے بلندی عطا فرما۔"

مشکل الفاظ کے معانی:...... اغْفِرْلِيْ: میری بخشش فرما۔ارْحَمْنِيْ: مجھ پر رحم فرما۔اهْدِنِيْ: میری رہنمائی فرما۔عَافِنِيْ: مجھے عافیت دے۔اُجْبُرْنِيْ: میرا نقصان پورا کر۔اِرْفَعْنِيْ: مجھے بلندی عطا فرما۔

② سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ)) ❷

"اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔"

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٢٦٩٦۔ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوة، رقم: ٨٥٠۔ سنن ترمذی، کتاب الصلوة، رقم: ٢٨٤۔ سنن ابن ماجه کتاب الصلوة، رقم: ٨٩٨۔ صحیح الکلم الطیب، رقم: ٨٢.

❷ مسند احمد: ٦/ ٣١٣٠۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٢٠۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سجدۂ تلاوت کی دعا

((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.)) ❶

''میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا کہ جس نے اسے پیدا کیا، اور اسی طاقت وقوت سے اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، پس اللہ تعالیٰ بابرکت اور سب سے بہتر بنانے والا ہے۔''

تشہد

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.)) ❷

''میری تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......اَلتَّحِيَّاتُ: قولی عبادتیں۔ اَلصَّلَوٰتُ: بدنی عبادتیں۔ اَلطَّيِّبَاتُ: مالی عبادتیں۔ اَيُّهَا: اے۔ عَلَيْنَا: ہم پر۔

❶ سنن نسائی، کتاب التطبیق، رقم: ۱۰۷۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلوٰۃ، رقم: ۱۲۰۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۰۲۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود

((اَللّٰهُمَّ ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) ❶

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور اُن کی آل پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور اُن کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

درود شریف پڑھنے کی فضیلت

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء رقم: ۳۳۷۰.

❷ صحیح سنن نسائی ، رقم: ۱۲۳.

سلام پھیرنے سے پہلے کے اذکار

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

① ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، أَللّٰهُمَّ ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) ❶

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، فتنہ مسیح الدجال سے اور فتنہ موت و حیات سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْمَأْثَمِ: گناہ۔ اَلْمَغْرَمِ: قرض اور چٹی۔

② ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ ، وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، اور تو مجھے اپنی خاص بخشش سے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بڑا بخشنہار، رحم کرنے والا ہے۔''

③ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❸

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب الاذان، رقم: ٨٣٢ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ١٣٢٥ و ١٣٣٣.

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ١٨١٢.

❸ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٨٣٤ـ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا ، رقم: ٦٨٦٩ـ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٢١ـ سنن نسائی، کتاب السهو، رقم: ١٣٠٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا۔ جو میں نے چھپ کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا۔ اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَسْرَرْتُ: جو میں نے چھپ کر کیا۔ اَعْلَنْتُ: جو میں نے علانیہ کیا۔ اَسْرَفْتُ: جو میں نے زیادتی کی۔

۴ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے (بھی) تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمّی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، (نیز) میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْجُبْنِ: بزدلی۔ اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمّی عمر۔

۵ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)) [1]

''اے اللہ! جو کام میں نے کیا اور جو نہیں کیا اُن (دونوں) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۶ ((اَللّٰهُمَّ! حَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا)) [2]

---

[1] سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ۵۵۲۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مستدرك حاکم۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! میرے ساتھ حساب کا معاملہ آسان کرنا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... حَاسِبْنِيْ: میرے ساتھ حساب کا معاملہ کر۔ يَسِيْرًا: آسانی۔

⌘ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ! بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.))

اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ذات ہے، تو کسی کا باپ نہیں اور نہ تو کسی کا جنا ہوا ہے، اور تو وہ ہستی ہے کہ اس کا برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو میرے سب کے سب گناہ معاف کر دے، یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔''

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو تشہد میں یہ دعا مانگتے سنا تو تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''قَدْ غُفِرَ لَهُ'' ''اس کے گناہ بخش دیے گئے۔'' ❶

صفوں کو درست کرانے کا وظیفہ

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.)) ❷

''صفوں کو برابر کرو، کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَوُّوْا: برابر کرو۔ تَمَامِ: تکمیل۔

---

❶ سنن نسائی، کتاب السهو، رقم: ۱۳۰۲۔ سنن أبوداؤد، رقم: ۹۸۵۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۳۳۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۲۳، واللفظ لمسلم.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

نماز کے بعد کے اذکار

1. ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) (باآواز بلند) ❶

2. ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) (تین مرتبہ)

3. ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.)) ❷

"اے اللہ! تو "سلام" ہے اور تجھی سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے! تو بابرکت ذات ہے۔"

4. ((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ)) ❸

"اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے (اپنے) عذاب سے بچانا کہ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور اکٹھا کرے گا۔"

مشکل الفاظ کے معانی:...... قِنِيْ: مجھے بچانا۔ عَذَابَكَ: اپنے عذاب سے۔ تَبْعَثُ: تو اٹھائے گا۔ تَجْمَعُ: تو اکٹھا کرے گا۔

5. ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ❹

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸٤۱، ۸٤۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۵۸۳.

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳۳٤۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، رقم: ۱۵۱۳۔ سنن ترمذی، کتاب الصلوۃ، رقم: ۳۰۰۔ سنن نسائی، کتاب السهو، رقم: ۱۳۳۸.

❸ صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسا فرین، رقم: ۱٦٤۲.

❹ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۸٤٤۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳٤۲.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف بھی، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے، اسے کوئی منع کرنے والا نہیں اور جسے تو روک دے، اُسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اُس کے مال و دولت تیری بارگاہ میں نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔''

❻ ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کی تعریف، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے، نصرت الٰہی کے بغیر، (کسی میں برائی سے) بچنے کی ہمت ہے اور نہ (نیکی کرنے کی) قوت، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اسی اللہ ہی کی طرف سے انعام اور فضل ہے، اور اسی کے لیے بہترین مدح وثنا، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنی بندگی خالص اسی کے لیے کرنیوالے ہیں اگرچہ کفار کو براہی کیوں نہ لگے۔''

نوٹ: ......سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بآواز بلند یہ کلمات ادا فرماتے۔ ❶

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳۴۳ ۔ سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۰۶ ۔ سنن نسائی، کتاب السہو، رقم: ۱۳۴۰.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❼ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (۳۳ مرتبہ)

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) (۳۳ مرتبہ)

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) (۳۳ مرتبہ)

اور ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) [1] (ایک مرتبہ)

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملکیت ہے اور اس کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔''

فضیلت: ......سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کے بعد (یہ) کہا تو اس کے سارے گناہ (خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) معاف کردیے گئے۔

❽ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور تمام کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے، اسے نہ اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳۵۲

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ہے، سب اس کی ملکیت ہے، کون ہے جو اُس کی جناب میں بغیر اُس کی اجازت کے کسی کے لیے شفاعت کرے، وہ تمام وہ کچھ جانتا ہے جو لوگوں کے سامنے اور اُن کے پیچھے ہے، اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی بھی چیز کا احاطہ نہیں کرتے ہیں، سوائے اُتنی مقدار کے جتنی وہ چاہتا ہے، اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں اور زمین کو شامل ہے، اور ان کی حفاظت اُس پر بھاری نہیں، وہی بلندی اور عظمت والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سِنَةٌ: اونگھ۔ نَوْمٌ: نیند۔ يَشْفَعُ: سفارش کرے۔ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ: جواُن کے سامنے ہے۔ مَا خَلْفَهُمْ: جو ان کے پیچھے ہے۔ لَا يُحِيْطُوْنَ: احاطہ نہیں کرتے ہیں۔ لَا يَؤُدُهُ: اُس پر بھاری نہیں۔

فضیلت :...... ①: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اُس کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان صرف موت حائل ہے۔ ❶

②: سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہوتا ہے۔'' ❷

❾ ((اَللّٰهُمَّ ! أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) ❸

---

❶ عمل اليوم والليلة، لابن السنی، رقم: ۱۲۱۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ۹۷۲.

❷ الترغيب والترهيب: ۲/ ۴۵۳۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۱۰۹۔ علامہ منذری اور ہیثمی نے اس کی سند ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۰۲۲۔ عمل اليوم والليلة، رقم: ۱۱۹۔ صحیح ابن حبان (موارد رقم: ۲۳۴۰)۔ صحيح ابن خزيمه: رقم: ۷۰۱۔ ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

”اے میرے پروردگار! اپنے ذکر، شکر اور خوبصورت عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔“

مشکل الفاظ کے معانی:...... أَعِنِّيْ: میری مدد فرما۔ حُسْنِ: خوبصورت۔

⓾ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤﴾

”اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ تمام مخلوقات کے شر سے۔ اور رات کی بُرائی سے جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے۔ اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی ہیں۔ اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے۔“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥﴾ [1]

[1] سنن أبی داؤد، باب في الإستغفار، رقم: ۱۵۲۳۔ سنن نسائی، کتاب السهو، رقم: ۱۳۳۶۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۹۰۳۔ مستدرك حاكم: ۱/۲۵۳۔ امام حاکم اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

’’اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے حقیقی بادشاہ کی پناہ میں۔ انسانوں کے تنہا معبود کی پناہ میں۔ وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔‘‘

١٢ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) [1]

’’اے میرے رب! میری خطاء، میری نادانی، اور میرے تمام معاملات میں حد سے تجاوز کر جانے میں میری مغفرت فرما۔ اور ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے، جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں مجھے معاف فرما دے۔ میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں میں، اور میرے ہنسی مذاح کے کاموں میں، اور یہ سب میری ہی طرف سے ہوجاتے ہیں، مجھے معاف فرمادے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں، اور انہیں بھی جو میں آئندہ کروں گا، اور جن کاموں کو میں نے چھپایا، اور جن کو میں نے ظاہر کیا، ان سب کو معاف فرمادے۔ تو ہی ہر چیز سے مقدم اور تو ہی سب سے بعد میں رہے گا، اور تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٩٩

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

رکھنے والا ہے۔"

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَهْلِيْ: میری نادانی۔ اِسْرَافِيْ: میرا حد سے تجاوز کرنا۔ هَزْلِيْ: میرے ہنسی مزاح۔

نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دُعائیں

◇ ① ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ.)) [سات مرتبہ]

"اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔"

فضیلت...... جناب مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے ان سے فرمایا: جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو، تو سات مرتبہ یہ کلمہ کہو۔ کیونکہ جب تم یہ کہو گے اور پھر اسی رات فوت ہو جاؤ گے، تو تمہارے لیے اس دوزخ کی آگ سے برأت لکھی جائے گی۔ اور جب تم صبح کی نماز پڑھو، تو اسی طرح کہو۔ اگر تم اس دن کے دوران فوت ہو گئے، تو تمہارے لیے جہنم کی آگ سے نجات لکھی جائے گی۔ ❶

◇ ② ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) ❷

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم کا، رزق حلال کا اور ایسے عمل کا جو تیرے ہاں مقبول ہو، سوال کرتا ہوں۔"

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۹۔ الشیخ عبدالقادر الارناؤوط نے "الاذکار للنووی" میں اس کو "حسن" قرار دیا ہے۔

❷ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۱۰۲۔ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

صبح اور شام کے اذکار

صبح کے اذکار

❶ ((أَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلٰی كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلٰی دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلٰی مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.)) ❶

''ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص اور اپنے نبی (سیدنا) محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام جو یکسو مسلمان تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔''

❷ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ)) ❷

''اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ صبح کی، اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی شام کی، اور تیرے لیے ہی جیتے ہیں اور تیرے لیے ہی مرتے ہیں، اور (آخر میں) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... اَصْبَحْنَا: ہم نے صبح کی۔ اَمْسَيْنَا: ہم نے شام کی۔ اَلنُّشُوْرُ: لوٹنا۔

---

❶ مسند احمد: ٣/٤٠٦، ٤٠٧ - ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، رقم: ٣٤ - شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٩١ - علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

۳ ((یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ، اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ إِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ أَبَدًا)) ❶

''اے زندۂ جاوید اور قائم ودائم ہستی! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں، میری ساری حالت کی اصلاح کر دے اور مجھے میرے نفس کی طرف (کبھی) آنکھ جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ کرنا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... شَأْنِیْ: میری حالت۔ لَا تَكِلْنِیْ: مجھے نہ سپرد کرنا۔ طَرْفَةَ: جھپکنے۔ عَیْنٍ: آنکھ۔ اَبَدًا: ہمیشہ۔

۴ ((اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ))

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے وعدے پر قائم ہوں۔ اے اللہ! میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوا ہے، اور تو نے جو مجھ پر انعام وفضل کیا اس کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَا صَنَعْتُ: جو مجھ سے سرزد ہوا۔ اَبُوْءُ: میں

❶ الترغیب والترهیب، رقم: ۲۳۷۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۸۷۰۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اعتراف کرتا ہوں۔ اَلذُّنُوْبَ: گناہ۔

فضیلت:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے (سیّدالاستغفار) یہ کلمات پڑھے، اوراس رات فوت ہوگیا، تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے صبح پڑھے اوراس دن فوت ہوگیا، وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔“ ❶

❺ ((اَللّٰهُمَّ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ)) ❷

”اے اللہ! غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اپنے نفس کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے، اوراس چیز سے بھی کہ میں خود سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھوں یا کسی مسلمان سے برائی کروں۔“

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَقْتَرِفَ: میں ارتکاب کربیٹھوں۔ سُوْءًا: برائی۔ اَجُرَّهٗ: میں برائی کروں۔

❻ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَأَهْلِيْ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٦۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ٥٥٢٢.

❷ سنن ابو داؤ، کتاب الادب، رقم: ٥٠٦٧۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٩٢۔ مستدرك حاکم: ١/٥١٣، رقم: ٢٣٤٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم: ٢٧٠٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وَمَالِيْ. اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت وسلامتی کی بھیک مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا اور اپنے گھر بار اور مال و متاع میں سلامتی اور درگزری کی بھیک مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میری پوشیدہ باتوں کی پردہ پوشی کر، اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! تو میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر (سے آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں) سے میری حفاظت فرما۔ میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اچانک سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَوْرَاتِيْ: میری پوشیدہ باتیں۔ رَوْعَاتِيْ: میری گھبراہٹیں۔ أُغْتَالَ: میں ہلاک کر دیا جاؤں۔

◆ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) (تین مرتبہ)

''شروع اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

فضیلت:...... جناب ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (عثمان بن عفان) سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین بار یہ دُعا کرتا ہے تو اس کو کوئی چیز

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۸۸۔ سنن ترمذی، کتاب الداعوت، رقم: ۳۳۸۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعآ، رقم: ۳۸۲۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اور ابان (راوی) فالج زدہ تھے۔ ایک شخص اُن کی طرف دیکھنے لگا تو ابان رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تو مجھے کیوں دیکھ رہا ہے؟ یقین جانو! حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تجھے بتائی ہے البتہ میں اس دن یہ دعائیہ کلمات نہ کہہ سکا تاکہ اللہ مجھ پر اپنی تقدیر کو جاری رکھے۔ ❶

◆ ۸ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) (تین مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

فضیلت :...... نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں کو بچھو نے ڈنک مارا تو اسے رات بھر نیند نہیں آئی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے، اسے رات کو بچھو اور کسی زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ❷

◆ ۹ ((اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَإِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) ❸ (تین مرتبہ)

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۸۸۔ سنن ترمذی، کتاب الداعوت، رقم: ۳۳۸۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعآ، رقم: ۳۸۲۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۶۸۷۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، رقم: ۳۵۱۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۹۰.

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۰۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۔ علامہ البانی اور شیخ ابن باز رحمہما اللہ نے اسے ''حسن الاسناد'' کہا ہے۔ تحفہ الاخیار، ص: ۲۶.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... عَافِنِیْ: مجھے عافیت دے۔ سَمْعِیْ: میرے کان۔ بَصَرِیْ: میری آنکھیں۔

⓯ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) (تین مرتبہ)

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی تعداد، اپنے نفس کی رضا اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اپنے کلمات کی تعداد کے مطابق۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... زِنَةَ: وزن۔ مِدَادَ: تعداد یا سیاہی۔ كَلِمَاتِهٖ: اس کے کلمات۔

فضیلت: ...... سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو میں جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے تو دیکھا کہ میں اس وقت تک اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جویریہ جب سے میں مسجد گیا تھا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی وظیفہ کر رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفہ سے کیا جائے تو وہ چار کلمے زیادہ وزنی ہو جائیں۔ [1]

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعآء، رقم: ٦٩١٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

۱۱ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ)) ❶ (سو مرتبہ)

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

اھمیت: ......سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

۱۲ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ)) ❷

''میں اللہ عظیم و برتر سے بخشش مانگتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہی زندۂ جاوید ہستی ہے، اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

فضیلت: ...... نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات (صدقِ دل سے) کہتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ میدانِ جنگ سے بھی بھاگا ہو۔

۱۳ ((لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) (سو مرتبہ)

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

فضیلت :...... جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے، اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شام تک وہ شیطان

---

❶ صحیح بخاری، رقم: ٦٣٠٧.

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٥٧٧۔ سنن ابو داؤد، رقم: ١٥١٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص سو سے زیادہ دفعہ پڑھے۔ ❶

⑭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ (سورۂ اخلاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶﴾ (سورۂ الناس)

فضیلت :......ان تینوں سورتوں کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنے والا ہر قسم کی آفت ومصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ❷

⑮ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) ❸ (سو مرتبہ)

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٠٣۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٩٠٨۔ صحیح الترغیب: ١/ ٢٧٢.

❷ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٥٧٥۔ التعلیق الرغیب: ١/ ٢٢٤، الکلم الطیب: ١٩/ ٧۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٣٣۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٦٨.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ذریعہ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس دعا کو صبح وشام (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ ❶

◆ ۱۶ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ)) (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرتا ہوں، اور میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان بیان کرتا ہوں جو کہ ایک بزرگ ہستی ہے۔''

فضیلت :...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات ایک مرتبہ ادا کرنے سے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔ ❷

◆ ۱۷ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

فضیلت :...... جو شخص ہر روز سو مرتبہ یہ کلمات ادا کرتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس سے ایک ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ ❸

◆ ۱۸ ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.))

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۸۴۳.

❷ سنن ترمذی، رقم: ۳۳۶۵۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعآء، رقم: ۶۸۵۲.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

فضیلت :...... **[۱]**: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان یا جو انسان یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔ ❶

[۲]: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (یہ کلمات) کہے تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ ❷

شام کے اذکار

۱ ((أَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ)) ❸

’’ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام، جو یکسو مسلمان تھے، کی ملت پر شام کی اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔‘‘

۲ ((اَللّٰهُمَّ ! بِكَ أَمْسَيْنَا ، وَبِكَ أَصْبَحْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا ، وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)) ❹

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۸۹۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۷۰۔ مستدرك حاکم: ۵۱۸/۱۔ امام ترمذی نے اسے ’’حسن غریب‘‘ اور امام حاکم نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، تفریع ابواب الوتر، رقم: ۱۵۲۶۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

❸ مسند احمد: ۴۰۶/۳، ۴۰۷۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، رقم: ۳۴۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ’’صحیح الاسناد‘‘ قرار دیا ہے۔

❹ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۹۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۲۸۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ شام کی، اور تیرے (نام کے) ساتھ صبح کی، اور تیرے لیے ہی ہم جیتے ہیں، اور تیرے لیے ہی مرتے ہیں اور (آخر میں) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

۞ ((یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰی نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَیْنٍ.))

''اے زندۂ جاوید ہستی! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے ہی مدد کا طلب گار ہوں، میرے لیے میرا ہر کام درست کر دے، اور مجھے میرے نفس کی طرف کبھی آنکھ جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ کرنا۔''

فضیلت: ......اس سے متعلق رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اسے روزانہ ہر صبح و شام پڑھتا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی تمام مصیبتوں اور رنج و غم سے نجات دے گا۔ [1]

۞ ((اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) [2]

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے وعدے پر قائم ہوں۔ اے اللہ! میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوا ہے

[1] مستدرك حاكم: ۱/ ۱۵۴۰۔ الترغیب والترهیب: ۳/ ۲۱۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۰۶۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ۵۵۶۶.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اور تو نے جو مجھ پر انعام وفضل کیا اس کا میں اعتراف کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

۵ ((اَللّٰهُمَّ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِي سُوْءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ)) [1]

''اے اللہ، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس چیز سے بھی کہ میں خود سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھوں یا کسی مسلمان سے کوئی برائی کروں۔''

۶ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِي اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَّمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) [2]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۶۷۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۱۹۳۵۔ صحیح ابن حبان، کتاب الاذکار، رقم: ۲۳۴۹۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ۲۷۰۳.

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۴۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ۵۰۳۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الدعآ، رقم: ۳۸۷۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت وسلامتی کی بھیک مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین ودنیا اور گھر بار اور مال ومتاع میں سلامتی اور درگزری کی بھیک مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میری پوشیدہ باتوں کی پردہ پوشی کر اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! تو میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر (سے آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں) سے میری حفاظت فرما۔ میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اچانک سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

◇ ۷ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) [1] (تین مرتبہ)

''شروع اللہ کے نام کے ساتھ کہ زمین وآسمان میں اس کے نام کی وجہ سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

◇ ۸ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [2] (تین مرتبہ)

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا۔''

◇ ۹ ((اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ! عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۸۸۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، ۳۳۸۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعا، رقم ۳۸۶۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۶۸۷۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، رقم: ۳۵۱۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۹۰.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

أَنْتَ)) ❶

”اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

﴿۱۰﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) ❷ (سو مرتبہ یا دس مرتبہ)

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔“

﴿۱۱﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) ❸ (سو مرتبہ)

”میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ذریعہ اُس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔“

﴿۱۲﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ)) ❹ (سو مرتبہ)

”میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں، اس کی بزرگی بیان کرتا ہوں، اور میں اللہ تعالیٰ

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۰۔ علامہ البانی اور شیخ ابن باز رحمہما اللہ نے اسے ”حسن الاسناد“ کہا ہے۔ تحفتہ الاخیار، ص: ۲۶۔ مسند احمد ۲/ ۲۴.

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۴۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۶۹۰۸.

❸ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۴۰۳۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۶۸، سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۵۰۹۱.

❹ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کی عظمت شان بیان کرتا ہوں جو کہ ایک بزرگ ہستی ہے۔''

⑬ ((سُبْحَانَ اللهِ.)) (سومرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

فضیلت: ...... جو شخص ہر روز سومرتبہ یہ کلمات ادا کرتا ہے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اوراس سے ایک ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ ❶

⑭ ((رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.))

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

فضیلت: ...... ①: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان یا جو انسان یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔ ❷

②: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (یہ کلمات) کہے تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ ❸

سوتے وقت کے اذکار

① سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

---

❶ صحیح بخاری مع الفتح: ۲۱۰/۱۱، ۳۹۰،٤١٤۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٦٨٥٢.

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۸۹۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۷۰۔ مستدرك حاكم: ۵۱۸/۱۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اورامام حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ سنن ابوداؤد، تفریع ابواب الوتر، رقم: ١٥٢٦۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا)) ❶

''اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں، اور تیرے ہی نام سے میں زندہ ہوتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... بِاسْمِكَ: تیرے نام سے۔ اَمُوْتُ: میں مرتا ہوں۔ اَحْيَا: میں زندہ ہوتا ہوں۔

﴿۲﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات (سونے کے لیے) جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی ہتھیلیوں کو ملا کر............

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤﴾ (سورۂ اخلاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ (سورۂ الفلق)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾ (سورۂ الناس)

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٣ ـ صحیح مسلم، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤١٧.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

(یہ تینوں سورتیں پڑھ کر) ان پر پھونکتے، اور پھر دو ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے بدن پر پھیرتے تھے، اور اس عمل کی ابتدا سر اور چہرے سے فرماتے، اور بدن کے سامنے کے حصے پر بھی ہاتھ پھیرتے تھے، آپ یہ عمل تین بار فرماتے۔ [1]

③ ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾﴾

(البقرہ: ۲۸۵، ۲۸۶)

''رسول اللہ اس کتاب پر ایمان لے آئے جو اُن کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، اور مؤمنین میں سے بھی ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا کہ (اے اللہ!) ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: ۵۰۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۱۷۲۳.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

چاہتے ہیں، اور ہمیں تیری طرف لوٹنا ہے، اللہ کسی متنفس کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں ٹھہراتا، جو نیکی کرے گا اس کا اجرا سے ملے گا، اور جو گناہ کرے گا اس کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی۔ اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مواخذہ نہ کر۔ اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا آقا اور مولیٰ ہے پس کفار کی قوم پر ہمیں غلبہ نصیب فرما۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَا نُفَرِّقُ: ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ لَا یُكَلِّفُ: مکلّف نہیں ٹھہراتا۔ لَا تُؤَاخِذْنَا: ہمارا مؤاخذہ نہ کر۔ لَا تَحْمِلْ: نہ ڈال۔

فائدہ:...... جو شخص سورۂ البقرہ کی مذکورہ بالا آیات رات کو پڑھے گا، وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ [1]

(۴) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص (رات کو) اپنے بستر سے اٹھ کر جائے اور پھر جب واپس آئے تو (لیٹنے سے) پہلے اپنے بستر کو تین مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے بستر پر (اس کے بعد) اس کی جگہ پر کیا چیز آئی ہے اور جب لیٹ جائے تو پڑھے:

((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) [2]

---

[1] صحيح بخاری ، كتاب فضائل القرآن ، رقم: ٥٠٠٩۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ، رقم: ١٨٨٠.

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٠۔ صحيح مسلم كتاب الذكر والدعا، رقم: ٦٨٩٢.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور میں تیرے ہی نام سے اٹھاتا ہوں، اگر تو میری جان نیند ہی میں نکال لے تو اس پر رحم فرمانا، اور اگر تو اُس کو واپس دنیا میں بھیج دے تو اس کی حفاظت فرمانا، جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَنْبِیْ: اپنا پہلو۔ أَرْفَعُهُ: میں اٹھاتا ہوں۔ أَمْسَكْتَ: تو نکال لے۔ اَرْسَلْتَهَا: تو نے واپس بھیج دیا۔ فَاحْفَظْهَا: تو اس کی حفاظت فرما۔

۵ ((أَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا ، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ)) [1]

''اے اللہ! تو نے ہی میرے نفس کو پیدا کیا، اور تو ہی اس کو فوت کرے گا۔ (اے اللہ) تیرے ہی ہاتھ میں اس کی موت ہے، اور تیرے ہی ہاتھ میں اس کی زندگی ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی (شیطان) سے حفاظت کرنا اور اگر تو اسے موت دے دے تو اسے بخش دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے امن وسلامتی کی بھیک مانگتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَمَاتُهَا: اس کی موت۔ مَحْيَاهَا: اس کی زندگی۔ أَحْيَيْتَهَا: تو اسے زندہ رکھے۔ اَمَتَّهَا: تو اسے موت دے دے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٦٨٨٨۔ مسند احمد: ٧٩/٢۔ ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ٧٢١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

﴿٦﴾ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سونے لگتے تو دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے، اور یہ دُعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ! قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ❶

''اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا لینا، جس دن تو اپنے سب بندوں کو اُٹھائے گا۔''

﴿٧﴾ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نبی کریم ﷺ سے ایک خادم طلب کرنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم دونوں کے لیے ایک خادم سے بڑھ کر مفید ثابت ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو پڑھو:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (۳۳ مرتبہ)

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) (۳۳ مرتبہ)

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) (۳۴ مرتبہ) ❷

﴿٨﴾ ((أَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٤٥۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٩٨۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ٣٧٠٥۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٦٩١٥.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ.)) ❶

''اے اللہ! آسمان وزمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے پالنہار، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، اے تورات وانجیل اور قرآن مقدس کے اتارنے والے، میں ہر چیز۔ جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تو ہی اوّل ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کچھ نہیں، تو ہی باطن ہے، تجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ (اے اللہ!) ہمارے قرض ادا فرما دے اور ہمیں فقیری سے غنی کر دے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... فَالِقُ: پھاڑنے والے۔ اَلْحَبِّ: دانے۔ اَلنَّوٰی: گٹھلی۔ اَخِذٌ: پکڑنے والے۔ نَاصِيَتِهٖ: اس کی پیشانی۔ قَبْلَكَ: تجھ سے پہلے۔ بَعْدَكَ: تیرے بعد۔ فَوْقَكَ: تیرے اوپر۔ دُوْنَكَ: تیرے نیچے، تیرے علاوہ۔ اِقْضِ: ادا فرمادے۔ اَغْنِنَا: ہمیں غنی کردے۔

⟨۹⟩ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ)) ❷

'' تمام خوبیاں اس ذات اقدس کے لیے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا، اور

❶ صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٨٨٩.

❷ صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعآ، رقم: ٦٨٩٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ہمیں (دوسروں سے) بے پرواہ و بے نیاز کر دیا اور ہمیں ٹھکانہ فراہم کیا، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں کوئی بے نیاز کرنے والا نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی ٹھکانہ فراہم کرنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَطْعَمَنَا: ہمیں کھلا دیا۔ سَقَانَا: ہمیں پلایا۔ کَفَانَا: ہمیں بے پرواہ و بے نیاز کر دیا۔ آوَانَا: ہمیں ٹھکانہ فراہم کیا۔ فَکَمْ: پس کتنے ہی۔ کَافِيْ: بے نیاز کرنے والا۔ مُؤْوِیَ: ٹھکانہ فراہم کرنے والا۔

⟨۱۰⟩ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بستر پر لیٹو تو یہ دعا پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَاَنِ اقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ)) [1]

''اے اللہ! غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور (ہر) اس چیز سے بھی کہ میں خود سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھوں یا کسی مسلمان سے کوئی برائی کروں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَلِيكَهُ: اس کے مالک۔ شِرْكِهِ: اس کے شرک سے۔ اَقْتَرِفَ: میں ارتکاب کر بیٹھوں۔ سُوْءًا: برائی۔ اَجُرَّهُ: میں اس کو کھینچوں،

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۶۷۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۹۲۔ مستدرك حاكم: ۵۱۳/۳، كتاب الدعاء والتكبير، رقم: ۱۹۳۵۔ صحیح ابن حبان، کتاب الاذکار، رقم: ۲۳۴۹۔ سلسله صحيحة، رقم: ۷۷۰۳.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

میں کروں۔

﴿۱۱﴾ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر کی طرف آنے لگو تو نماز کے جیسا وضو کر کے اپنے بستر پر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور پھر یہ کلمات پڑھو:

((أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ.)) [1]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور میں تیرے ہی آگے سرنگوں ہو گیا، اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا، اور اپنی پشت تیری طرف ٹیک دی، تیری رحمت کی امید بھی رکھتا ہوں، اور تیرے عذاب سے بھی ڈرتا ہوں، تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، اور نہ ہی نجات، میں تیری اس کتاب پر جسے تو نے نازل کیا اور اس نبی پر جسے تو نے مبعوث کیا، ایمان لا چکا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... فَوَّضْتُ: میں نے سونپ دیا۔ أَلْجَأْتُ: میں نے ٹیک دی۔ رَغْبَةً: رحمت کی امید رکھنا۔ رَهْبَةً: عذاب سے ڈرنا۔ لَا مَلْجَأَ: کوئی جائے پناہ نہیں۔ لَا مَنْجَأَ: کوئی جائے نجات نہیں۔ اٰمَنْتُ: میں ایمان لا چکا ہوں۔ اَنْزَلْتَ: تو نے نازل کیا۔ اَرْسَلْتَ: تو نے بھیجا، مبعوث کیا۔

﴿۱۲﴾ بستر پر لیٹتے وقت آیت الکرسی کا پڑھنا بھی انتہائی مفید ہے:

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٠۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٨٢.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

''اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے، اور اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے اِلّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے، اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے، اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے۔'' [1]

رات کو آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھے

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (دُعا یہ ہے):

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، رقم: ۲۳۱۱.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.))

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اس کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔''

فائدہ :...... ابن بطال رحمہ اللہ نے اس حدیث پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو مسلمان بھی رات میں اس طرح بیدار ہوا کہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید، اس پر یقین، اس کی کبریائی اور سلطنت کے سامنے تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر اس کا شکر وحمد اور اس کی ذات پاک کی تنزیہ وتقدیس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کی نماز بھی بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے۔ اس لیے جس شخص تک بھی یہ حدیث پہنچے، اسے اس پر عمل کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اپنے رب کے لیے تمام اعمال میں نیت خالص پیدا کرنی چاہیے کہ سب سے پہلی شرط قبولیت ہی خلوص ہے۔ [1]

نیند سے گھبراہٹ محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نیند سے گھبراہٹ یا ڈر محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے، تو وہ ڈر خوف اور شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

---

[1] شرح بخاری از داؤد راز: ۲/۲٦۱ بحوالہ تفہیم البخاری.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ.)) ❶

میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی ناراضی سے، اس کے عقاب سے، اس کے بندوں کی شرارتوں سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر رہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......أَعُوْذُ: میں پناہ میں آتا ہوں۔ التَّامَاتِ: کامل۔ غَضَبِهٖ: اس کی ناراضی۔ عِقَابِهٖ: اس کا عقاب۔ هَمَزَاتِ: وسوسے۔ يَحْضُرُوْنَ: حاضر ہوں۔

جی میں بے قراری کی وجہ سے نیند نہ آرہی ہو تو یہ دعا پڑھے:

سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ! اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ.)) ❷

''اے اللہ! ستارے ڈوب گئے، آنکھیں آرام لینے لگیں، جبکہ تیری ذات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ اور قائم ہے، تجھے نیند آتی ہے نہ اونگھ، اے زندہ اور قائم رہنے والی ذات! اس رات مجھے سکون دے اور میری آنکھوں کو سلا دے۔''

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۲۸۔ سنن أبوداؤد، کتاب الطب، رقم: ۳۸۹۳۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ عمل الیوم واللیلة لإبن السنی ص: ۲۰۱، طبع دار المعارف العثمانیة حیدر آباد دکن الهند۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۸۔ الأذکار للنووی، ص: ۱۴۶.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

فضیلت:......سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ ادا کیے تو اللہ تعالیٰ نے میری بے قراری دور کردی اور مجھے نیند آ گئی۔

مشکل الفاظ کے معانی:......غَارَتْ:ڈوب گئے۔اَلنُّجُوْم:ستارے۔سِنَةٌ: اونگھ۔نَوْمٌ:نیند۔اَهْدِيْ: مجھے سکون دے۔لَيْلِيْ:میری اس رات۔

نیند سے بیدار ہوتے وقت کے اذکار

① ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) ❶

”تمام خوبیاں اس ذات اقدس کے لیے کہ جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا، اور ہمیں اسی کی طرف ہی لوٹ جانا ہے۔“

مشکل الفاظ کے معانی: ......اَحْيَانَا:ہمیں زندہ کیا۔اَمَاتَنَا:ہمیں مارا۔اَلنُّشُوْرُ: لوٹ جانا۔

② ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ)) ❷

”تمام خوبیاں اس ذات اقدس کے لیے جس نے میرے بدن کو سلامتی بخشی اور میری جان میرے بدن میں لوٹا دی، اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی یعنی ایک اور موقع فراہم کیا۔“

مشکل الفاظ کے معانی:......رَدَّ:لوٹا دی۔اَذِنَ:اجازت دی۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٣۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٢٧١١۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، رقم ٣٤١٧.

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٧٧۔ صحیح مسلم، رقم: ٨٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

بیت الخلاء میں جانے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.)) ❶

’’اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جننیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔‘‘

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْخُبُثِ: خبیث جن۔ اَلْخَبَائِثِ: خبیث جنیاں۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت

((غُفْرَانَكَ.)) ❷ ’’اے اللہ! تیری بخشش مانگتا ہوں۔‘‘

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الطهارة، رقم: ۳۰۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۱۰۴۱۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم ۹۳۰.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مصائب ومشکلات سے نجات پانے کے اذکار

دُعائے استخارہ

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ! اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ)) [1]

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر و بھلائی کا طالب ہوں، اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھ میں کوئی قدرت نہیں، اور (ہر قسم کا) علم تجھ کو ہی ہے، اور میں کچھ نہیں جانتا، اور تو تمام پوشیدہ باتوں سے باخبر ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے بہتر ہے، یا میرے لیے وقتی طور پر یا انجام کے اعتبار سے

[1] صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: ۱۱۶۲، ۳۶۸۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، رقم: ۱۵۳۸.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

یہ (خیر ہے) تو اسے میرے مقدر میں کر، اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر، اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے، یا پھر میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور میرے انجام کے اعتبار سے برا ہے، تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے بھی اس سے دور کر دے، پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے جہاں بھی وہ ہو، اور اس سے مجھے اطمینان قلب بھی نصیب فرما۔''

نوٹ:......استخارہ کرنے والا '' هٰذَا الْاَمْرَ '' یعنی اس کام کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے۔ مزید برآں دعا، سلام پھیرنے کے بعد کی جائے۔ آداب دعا کے مطابق، حمد باری تعالیٰ اور درود سلام پڑھنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جائے، استخارہ کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لینا ہے، اس لیے ایک بار دلی اطمینان حاصل نہ ہو تو تین بار تک استخارہ کیا جائے۔

مشکل الفاظ کے معانی:......اَسْتَخِيْرُكَ: میں خیر و بھلائی کا طالب ہوں۔ اَسْتَقْدِرُكَ: میں طاقت مانگتا ہوں۔ تَقْدِرُ: تو قدرت رکھتا ہے۔ اَقْدِرُ: مجھ میں کوئی قدرت نہیں۔ فَاصْرِفْهُ: اسے دور کر دے۔ اِصْرِفْنِیْ: مجھے بھی دور کر دے۔ اَرْضِنِیْ: مجھے اطمینان قلب نصیب فرما۔

بے قراری، اضطرابی اور ڈپریشن کے وقت کے اذکار

① رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پریشان حال کی دعاؤں میں ہے:

((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوا، فَلَا تَكِلْنِیْ إِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) [1]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۰۔ ادب المفرد، رقم: ۷۰۱۔ مسند احمد: ۴۲/۵. صحیح ابن حبان، رقم: ۹۷۰۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی ہی امید رکھتا ہوں، لہٰذا تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، اور میرے تمام تر کام سنوار دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......اَرْجُوْا: میں اُمید رکھتا ہوں۔ فَـلَا تَكِلْنِيْ: لہٰذا تو مجھے سپرد نہ کرنا۔ طَرْفَةَ عَيْنٍ: آنکھ جھپکنے کے برابر۔ شَأْنِيْ: میرے کام۔

۲ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں وہ دعا نہ سکھاؤں جو تم حالت پریشانی میں پڑھا کرو: [وہ کلمات یہ ہیں]

((اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)) [1]

''اللہ تعالیٰ ہی میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی کو (بھی) شریک نہیں ٹھہراتا۔''

۳ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْحَلِيْمُ، سُبْحَانَهٗ، تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.)) [2]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ عزت والا اور برد بار ہے، میں اس کی تقدیس بیان کرتا ہوں، اللہ عرش عظیم کا رب برکت والا ہے، (پس) تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......اَلْحَلِيْمُ: بردبار۔ تَبَارَكَ: برکت والا۔

فضیلت و اہمیت: ......مسند احمد میں روایت ہے کہ خلیفہ رابع علی بن ابی

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۵۲۵۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعا، رقم: ۳۸۸۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] عمل اليوم والليلة، لابن السنى، ص: ۶۳۰۔ مسند احمد: ۱/ ۹۴۔ موارد الظمان، رقم: ۲۳۷۱۔ صحيح الادب المفرد، رقم: ۵۴۵.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان کلمات کی تلقین فرمائی، اور حکماً ارشاد فرمایا کہ میں ان کلمات کو پریشان اور بے قراری کے وقت کیا کروں۔

مسند احمد اور نسائی میں ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اس سے کہا: جب تمہیں کوئی پریشانی پیش آئے تو قبلہ رو ہو کر یہ دعا کرنا۔ [1]

ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الفرج بعد الشدّة" میں عبدالملک بن عمیر کی سند سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں: ولید بن عبدالملک نے عثمان بن حیان کی طرف خط لکھا کہ حسن ابن حسن کو لوگوں کے سامنے سو کوڑے مارے جائیں۔ راوی کا کہنا ہے: حسن بن علی کی طرف آدمی بھیج کر بلایا گیا تو سیّدنا علی بن حسن رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: اے میرے چچا زاد! "دعا فرج" [کشادگی اور نجات کی دعا] کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو بچالے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اس میں ہے: انہوں نے دعا کی۔ جب عثمان نے آپ کی جانب اپنا سر اٹھایا تو کہا: میں دیکھتا ہوں کہ اس آدمی کے متعلق جھوٹ بولا گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو اور میں امیر المومنین کو عذر لکھ بھیجتا ہوں۔" اور آپ کو چھوڑ دیا گیا۔ [2]

۴ سیّدنا یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی، وہ یہ ہے:

((لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ.))

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو تمام عیوب اور ہر شرک سے پاک ہے، میں بے شک ظالم تھا۔"

فضیلت: ......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان اپنے رب

---

[1] مسند أحمد : ۲۰٦/۱۔ سنن نسائی۔ احمد شاکر نے اسے "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے۔

[2] الفرج بعد الشدة، رقم : ٦٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سے کسی حاجت کے لیے یہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ ❶

حاکم کی روایت میں ہے: ایک آدمی نے سوال کیا: کیا یہ دعا خاص سیّدنا یونس علیہ السلام کے لیے تھی یا تمام مؤمنین کے لیے عام ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸﴾ (الانبیاء : ۸۸)

''اور ہم مؤمنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ دُعا فرماتے:

۵ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) ❷

''اے زندۂ جاوید اے سب کے تھامنے والے، میں تیری رحمت کے وسیلہ سے مدد کا طلب گار ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......اَسْتَغِیْثُ: میں مدد کا طلب گار ہوں۔

۶ ((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ،أَللّٰهُمَّ! أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا)) ❸

''ہم اللہ کے لیے ہیں، اور ہم اللہ ہی کی طرف پلٹ کے جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض میں مجھے اس سے بہتر چیز عطا فرما۔''

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم : ۳۵۰۵۔ المشکاۃ، رقم: ۲۲۹۲۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات ، رقم: ۳۵۲٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ مستدرك حاكم : ۵۰۹/۱، رقم: ۱۹۱۸۔ الفرج بعد الشدة، رقم : ۵۱.

❸ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ۲۱٦۲.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

فائدہ:...... اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت کے وقت یہ کلمات کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر فرماتا ہے اور اس کے عوض میں اس سے بہتر چیز عطا فرماتا ہے۔

مزید فرماتی ہیں: جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق یہی کلمات پڑھتی رہی حتیٰ کہ اس کا بہترین عوض رسول اللہ ﷺ کی صورت میں مجھے مل گیا۔ ❶

مشکل الفاظ کے معانی:...... رَاجِعُوْنَ: پلٹ کے جانے والے۔ أَجُرْنِیْ: مجھے اجر دے۔ اَخْلِفْ: مجھے ''نائب'' عطا فرما۔ مِنْهَا: اس کے عوض میں۔

◇ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.)) ❷

''اے اللہ! بلاشبہ میں رنج وغم، عاجزی اور سستی، بزدلی اور کنجوسی، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْهَمِّ: رنج۔ اَلْحَزَنِ: غم۔ اَلْعَجْزِ: عاجزی۔ اَلْكَسَلِ: سستی۔ اَلْجُبْنِ: بزدلی۔ ضَلَع: بوجھ۔

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ

❶ مسند البزار، رقم: ۳۱۲۰۔ شعب الایمان، للبیهقی، رقم: ۹۶۹۳۔ مطالب العالیه رقم: ۳۳۷۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' اور حافظ ابن حجر نے ''صحیح'' کہا ہے۔ نتائج الأفکار: ۴/ ۲۹.

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۶۹.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذِهَابَ هَمِّي.)) ❶

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے قابو میں ہے۔ میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جسے تو نے اپنے لیے پسند کیا ہے، یا اسے تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھا دیا ہو، یا تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے، یا اس کو تو نے اپنے ہاں غیب کے خزانوں میں مخفی رکھا ہے کہ قرآن کو تو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، اور قرآن کو میرے غم کو دُور کرنے والا اور میرے دُکھ کو مٹا دینے والا بنا دے۔''

فضیلت: ......سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا حزن و ملال زیادہ ہو جائے، اور وہ یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور ملال کو دور کر کے اسے فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو یہ دُعا نہ سکھائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، جو بھی اس دُعا کو سنے، اسے چاہیے کہ وہ آگے سکھائے۔''

❶ عمل اليوم والليلة، لابن السنى، رقم: ٣٣٦۔ مسند احمد: رقم: ٣٧١٢۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٣٧٢۔ مستدرك حاكم: ١/٥٠٩، ٥١٠۔ الفرج بعد الشدة، رقم: ٥٣۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٩٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَاضٍ: جاری۔ إِسْتَأْثَرْتَ: تو نے مخفی رکھا۔ رَبِيْعَ قَلْبِيْ: میرے دل کی بہار۔ جَلَاءَ حُزْنِيْ: میرے غم کو دور کرنے والا۔ ذِهَابَ هَمِّيْ: میرے دکھ کو مٹا دینے والا۔

⑧ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشکل زدہ آدمی یوں دعا کرے:

((أَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا.)) [1]

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہوسکتا، مگر جسے تو آسان کردے اور تو جب چاہتا ہے غم کو آسان کر دیتا ہے۔''

⑨ ((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.))

''میرے لیے اللہ کافی ہے، اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اس پر توکل کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''

فضیلت:...... جو آدمی صبح وشام سات بار پڑھ لیا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلات کو آسان کردے گا اور اس کی حاجتیں پوری کرے گا۔ [2]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، کہ اگر یہ لوگ آپ کی شریعت سے منہ پھیرلیں تو آپ پریشانی کی حالت میں کہا کریں۔

﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ (التوبه: ١٢٩)

---

[1] صحیح ابن حبان، رقم: ٢٤٢٧۔ ابن حبان نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، رقم: ٥٠٨١۔ تفسیر ابن کثیر: ٦٣٦/٢، طبع مکتبه قدوسیه.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''میرے لیے اللہ کافی ہے، اُس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

⑩ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.)) ❶

''اے اللہ! میں محتاجی، فقر (افعال خیر کی) کمی اور ذلت و رسوائی سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اور اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

⑪ ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))

''اللہ تعالیٰ جو عظیم و بردبار ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، وہ زمین و آسمان اور عرش کریم کا رب ہے۔''

اھمیت: ......سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ دُعا کہا کرتے تھے۔ ❷

⑫ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں پریشان ہوتا تو جبریل (اللہ کی طرف سے) انسانی شکل میں اترتے اور فرماتے: اے محمد! یہ کلمات پڑھیں:

---

❶ صحيح سنن ابو داؤد، باب الإستعاذة، رقم: ١٥٤٤.

❷ صحيح بخارى، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٤٦۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٩٦١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل : ۱۱۱) .)) ❶

''میں نے بھروسہ کیا اس زندۂ جاوید ہستی پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی کوئی اولاد نہیں بنائی، اور نہ (آسمان وزمین کی) بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے، اور نہ عاجزی کی بنیاد پر کوئی اس کا دوست ہے، اور آپ اُس کی خوب بڑائی بیان کرتے رہیں۔''

کثرتِ درُود کی برکت وتاثیر

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درُود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا میں کتنا وقت درُود کے لیے وقف کروں؟ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: نصف وقت مقرر کروں؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی مقرر کروں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں ساری دعا کا وقت درُود شریف کے لیے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے سارے دُکھوں اور غموں کے لیے کافی رہے گا، تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔'' ❷

---

❶ مستدرك حاكم : ۵۰۹/۱۔ الترغيب والترهيب : ۶۱۹/۲۔ الأسماء والصفات للبيهقى : ۱۱۳۔ الفرج بعد الشدة، رقم : ۶۶۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح سنن ترمذى ، الجزء الثانى ، رقم: ۱۹۹۹ .

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) [1]

''اے اللہ! رحم وکرم فرما محمد پر اوران کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور ان کی آل پر ، بے شک تو حمدو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اوران کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اوران کی آل پر ، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔''

ابتلا اور آزمائش سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھے

1. جناب بسر بن ارطاۃ قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ.))

''اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام اچھا فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔''

فضیلت: ......اور طبرانی کی روایت میں راوی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی یہ دعا ہوئی، وہ آزمائش کے آنے سے پہلے

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، رقم: ۳۳۷۰.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

فوت ہو جائے گا۔'' یعنی آزمائش سے بچ جائے گا۔ ❶

❷ صدقہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.)) ❷

''بے شک صدقہ رب تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔''

شیطانی یلغار سے بچنے کے اذکار

1 سرکش شیاطین کی خفیہ تدابیر کے توڑ کے لیے یہ پڑھے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) ❸ (تین مرتبہ)

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے، شیطان مردود کے وسوسوں، اس کے تکبر اور اس کی پھونکوں یعنی جادو سے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... هَمْزِهٖ: اس کے وسوسوں۔ نَفْخِهٖ: اس کے تکبر۔ نَفْثِهٖ: اس کی پھونکوں۔

2 قلبی وساوس کے توڑ کی دعا:

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ③ ﴾ (الحدید:۳)

''وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے

---

❶ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۷۸۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: احمد اور طبرانی کی ایک سند کے راوی ''ثقہ'' ہیں۔
❷ سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، رقم: ٦٦٤۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٩٠٨.
❸ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، رقم: ۷۷۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

والا ہے۔'' ❶

٣ ((آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ.))

''میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔''

پس منظر: ......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ یقیناً تم میں سے ایک کے ہاں شیطان آ کر کہتا ہے: تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ پس وہ جواب میں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے۔ تو وہ کہتا ہے: تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس تم میں سے جب کوئی ایسی کیفیت محسوس کرے، تو یہ کہے، ایسا کہنا، اس سے اس وسوسہ کو دور کر دے گا۔ ❷

٤ ﴿رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَعُوْذُبِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنَ﴾ (المؤمنون، الآية: ٩٨،٩٩)

''اے میرے رب! میں تیرے وسیلے سے شیاطین کے وساوس سے پناہ مانگتا ہوں، اور اے میرے رب! میں تیرے وسیلے سے اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔''

دشمن کے شر سے بچاؤ اور دورانِ جنگ کے اذکار

١ نبی کریم ﷺ جب دشمن سے خوف محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) ❸

''اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٥١١٠۔ کتاب الاذکار للنووی، رقم: ٣٩۔ علامہ البانی نے اسے ''حسن الاسناد'' کہا ہے۔

❷ مسند أحمد، رقم: ٢٦٢٠٣۔ صحيح الترغيب والترهيب: ٢٦٨/٢.

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ١٥٣٧۔ مسند احمد: ٤١٤/٤، ٤١٥، رقم: ١٩٧١٩۔ مستدرك حاكم، رقم: ١٤٢۔ امام حاکم اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......نَجْعَلُكَ: ہم تجھے کرتے ہیں۔ نُحُوْرِهِمْ: ان کے مقابلے میں، ان کے سینے میں۔

۲ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَأَنْتَ نَصِيْرِيْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ.)) ❶

''اے اللہ! تو ہی میرا دست و بازو ہے، اور تو ہی میرا مددگار، تیری ہی توفیق سے میں چلتا پھرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے دشمن پر ٹوٹ پڑتا ہوں اور تیرے سہارے ہی (دشمن سے) لڑتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَضُدِيْ: میرا بازو۔ اَحُوْلُ: میں چلتا ہوں۔ اَصُوْلُ: میں ٹوٹ پڑتا ہوں، حملہ آور ہوتا ہوں۔

۳ ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ.)) ❷

''اے میرے اللہ! تو مجھے اپنی مشیت کے مطابق ان کے مقابلہ میں کافی ہوجا۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ......اكْفِنِيْهِمْ: مجھے ان کے مقابلہ میں کافی ہوجا۔ شِئْتَ: اپنی مشیت۔

آگ میں ڈالے جانے پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی دعا

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آل عمران: ١٧٣)

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ٢٦٣٢۔ مسند احمد: ١٨٤/٣، رقم: ١٢٩٠٩۔ الاحسان، رقم: ١٦٧٤۔ امام ابن حبان اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ٢٠٠٥.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔'' [1]

پس منظر: ......سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کلمہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں ڈالے جاتے وقت کہا تھا اور جناب محمد ﷺ نے اس وقت کہا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا کہ:

﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ (آل عمران : ۱۷۳)

''کفار تم سے جنگ کے لیے جمع ہو گئے ہیں، تم ان سے ڈر کر رہو، تو اس خبر نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔''

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ معبد الخزاعی جب ابوسفیان اور اس کی فوج کو مسلمانوں سے مرعوب کرنے کے بعد واپس ہو گئے، تو قبیلہ عبد القیس کا ایک قافلہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا، اس نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟ کہا: مدینہ، پوچھا کس لیے؟ کہا: خوراک حاصل کرنے کے لیے، ابوسفیان نے کہا کہ تم لوگ محمد کو ہمارا ایک پیغام پہنچا دو، اس کے بدلے ہم تمہیں عکاظ کے بازار میں کشمش دیں گے۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ کہا کہ جب محمد سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ ہم نے باقی مسلمانوں کا صفایا کرنے کے لیے آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عبد القیس کا یہ قافلہ حمراء الاسد میں ہی رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور ابوسفیان کا پیغام پہنچا دیا، تو اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں نے کہا: ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کہ ''اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔'' اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: ٤٥٦٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

دشمن کے لیے بددعا

((اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) 1

''اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، ان جماعتوں کو شکست دے اور انہیں سخت ہلا وا دے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... اِهْزِمْ: تو شکست دے۔ زَلْزِلْهُمْ: انہیں سخت ہلا وا دے۔

دشمن پر غلبہ پانے اور بغض و کینہ سے بچنے کی دُعا

((رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي.)) 2

''اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما لے اور میری لغزش کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما لے اور میری دلیل کو اپنے دشمنوں پر ثابت کر دے، میری زبان کو درست فرما دے، میرے دل کو راہِ صواب میں ہدایت فرما دے اور میرے دل کے کینے کو باہر نکال پھینک۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... حَوْبَتِي: میری لغزش۔ سَدِّدْ: درست فرما دے۔ اُسْلُلْ: باہر نکال دے۔ سَخِيمَةَ: کینہ۔

---

1 صحیح مسلم، کتاب الجهاد، رقم: ٤٥٣٣.

2 الأدب المفرد، باب إذا خاف السلطان، رقم: ٧٠٨۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ظالم اور جابر حکمران کے قہر وغضب سے بچنے کی دعا

امام بخاری نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا ایسا حاکم ہو جس کے قہر وغضب یا ظلم کا اسے اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ! كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ يَطْغٰى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❶

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! اپنی مخلوقات میں سے فلاں بن فلاں اور اس کے لشکروں کے مقابلہ میں میرے لیے پناہ ہو جا کہ ان میں سے کوئی ایک مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے۔ تیرا پناہ گیر معزز ہو، تیری ثناء بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

مقروض کی دعا

((أَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) ❷

''اے اللہ! تو میری کفایت فرما حلال کے ساتھ اپنے حرام سے، اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔''

مصیبت:......اس دعا کو پڑھنے سے پہاڑ کے برابر قرض بھی اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ١٥١٠۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٥٥١۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور علامہ البانی نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٥٦٣۔ مسند احمد: ١٣١٩/١۔ مستدرك حاكم، رقم: ٢٠١٦۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کے پاس ایک غلام آیا اور عرض کیا کہ امیر المومنین میں اپنی مکاتبت سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھلا کر فرمایا کہ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوا تو اللہ تجھ سے ادا کردے گا۔ (تو آپ نے یہ دُعا سکھائی)

ادائیگی قرض کی دعا

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے فکر وغم، عاجزی وسستی، بخل وبزدلی، قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبے سے پناہ مانگتا ہوں۔''

جس سے قرض لیا جائے اس کے لیے دعا

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ اَلْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ تیرے اہل ومال میں برکت عطا کرے، قرض کا بدلہ، تعریف اور ادائیگی (قرض) ہے۔''

---

❶ صحیح بخاری، كتاب الجهاد، رقم: ٢٨٩٣ و كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٦٩.

❷ سنن ابن ماجه ، كتاب الصدقات، رقم: ٢٤٢٤۔ علامہ البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مختلف مواقع پر دم کرنا

آیات قرآنیہ اورادعیہ ماثورہ کے ساتھ دم کرنے، کروانے اور بوقت ضرورت میڈیسن استعمال کرنے میں کچھ حرج نہیں، بلکہ شرعی طور پر یہ سب جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ خود دَم کیا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کو مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے:

((أُعِيذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.))

''میں تمہیں اللہ کے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان اور زہریلی بلا کے ڈر سے اور ہر لگنے والی نظر بد سے۔''

اور ارشاد فرماتے کہ:

''ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام بھی سیّدنا اسماعیل اور سیّدنا اسحاق علیہما السلام کو اس طرح دم کیا کرتے تھے۔'' [1]

جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو دَم کرتے ہوئے درج ذیل کلمات پڑھا کرتے تھے:

((بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ.))

---

[1] سنن ابن ماجه، کتاب الطب، رقم : ٣٥٢٥۔ محدث البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحيح بخاری، کتاب احادیث الأنبياء، رقم : ٣٣٧١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دَم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر انسان کی شرارت اور حسد کرنے والی آنکھ سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دَم کرتا ہوں۔'' ❶

خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر دَم کیا اور لعاب بھی لگایا تھا اور دَم میں یہ دُعا پڑھی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ.)) ❷

''اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔''

البتہ مسنون دَم کے لیے اہل علم نے بعض شرطیں بیان کی ہیں۔ یعنی دَم اللہ کے کلام یا اس کے اسماء وصفات اور عربی زبان میں ہو۔ دَم معروف المعنی ہو اور یہ اعتقاد رکھا جائے کہ دَم جھاڑ بذاتہ مؤثر نہیں بلکہ اس کی تاثیر اللہ عزوجل کی قضاء وقدر سے ہے۔

(عون المعبود : ٤/٢١)

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ پریشانی کے موقع پر شرکیہ دَم جھاڑا کرنا ناجائز ہے۔ پھر بعض روایات میں تصریح موجود ہے:

((لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا.)) ❸

یعنی ''دم کا کوئی حرج نہیں جب تک وہ شرکیات پر مشتمل نہ ہو۔''

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے جو باتیں ہم نے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطب، رقم : ٢١٨٦ـ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، رقم : ٣٥٢٣ـ سلسلة الصحيحة، رقم : ٢٠٦.

❷ سنن ابن ماجة، كتاب السنة، رقم : ١١٧ـ مسند احمد : ٩٩/١، رقم : ٧٧٨ـ مجمع الزوائد : ١٢٢/٩ـ علامہ ہیثمی، احمد شاکر اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم : ٥٧٣٢.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

یاد کی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ:

((إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ.)) ❶

''بے شک شرکیہ دَم، گھونگے اور منکے وغیرہ اور محبت کے تعویذ شرک ہیں۔''

محدث البانی رقمطراز ہیں: ''اس حدیث میں ''الرقی'' سے مراد شرکیہ دَم یا ہر وہ چیز ہے جس میں جنات سے پناہ مانگی جائے، یا ان الفاظ کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے یا غیر عربی زبان میں لکھے ہوئے تعویذ، جیسے یا کبیکج وغیرہ ہیں۔ ❷

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالْمَنْهِيُّ مِنَ الرُّقَى مَا كَانَ فِيهِ الشِّرْكُ أَوْ كَانَ يَذْكُرُ مَرَدَةَ الشَّيَاطِينِ أَوْ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلَا يَدْرِي مَا هُوَ وَلَعَلَّهُ يَدْخُلُهُ سِحْرٌ أَوْ كُفْرٌ.)) ❸

''ممنوع دم وہ ہے جس میں شرک ہو، یا جس میں سرکش جنات کا ذکر کیا گیا ہو، یا وہ عربی زبان کے علاوہ ہو اور اس کا مفہوم معلوم نہ ہو۔ شاید کہ اس میں جادو یا کفر داخل کیا گیا ہو اور جو دَم قرآنی آیات اور اللہ عزوجل کے ذکر سے کیا جائے وہ جائز و مستحب ہے۔''

⟨۱⟩ جس حصہ بدن میں درد کی شکایت ہو وہاں دایاں ہاتھ (سیدھا) پھیرتے ہوئے سات مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے، یہ انتہائی مفید ہیں۔

((بِسْمِ اللهِ، أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.))

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس درد اور تکلیف کے شر سے

---

❶ مستدرك حاكم : ٤/٢٧١، رقم : ٧٥٨- سلسلة الصحيحة، رقم : ٣٣١.

❷ سلسلة الصحيحة : ١/٦٤٩، ٦٥٠ القسم الثانى.

❸ شرح السنة : ١٢/١٥٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے مجھے تکلیف کا ڈر ہے۔''

شانِ ورود: ......سیّدنا عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے مہلک درد تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنا دایاں ہاتھ اس درد والی جگہ پر رکھو اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو۔ [1] (مذکورہ بالا دعا)

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَجِدُ: جو میں محسوس کرتا ہوں۔ اُحَاذِرُ: مجھے تکلیف کا ڈر ہے۔

پھوڑہ ختم کرنے کی دُعا

﴿۲﴾ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے، تو دریافت کیا: ''تمہارے پاس ذریرہ ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس ذریرۃ کو اس پھوڑے پر رکھا اور فرمایا: تم کہو:

((اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ، وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ! صَغِّرْ مَا بِيْ.))

''اے اللہ! بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے! جو مجھے پھوڑا ہے، اسے چھوٹا کر دے۔''

چنانچہ وہ پھوڑا ختم ہو گیا۔ [2]

﴿۳﴾ موذی جانور کے کاٹ لینے پر ''سورۃ فاتحہ'' پڑھ کر دم کرنا انتہائی مفید ہے، جیسا کہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٧٣٧ـ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، رقم: ٣٥٢٢.

[2] عمل اليوم والليلة، رقم: ٦٣٥ـ مسند أحمد، رقم: ٢٣١٤١ـ مستدرك حاكم: ٤/٢٠٧ـ التلخيص الحبير: ٤/٢٠٧ـ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، اور ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر نے بھی اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ ❶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾﴾ (الفاتحة)

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔ نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی راہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ان کی جو گمراہ ہو گئے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... نَسْتَعِيْنُ: ہم مدد مانگتے ہیں۔ اَلْمَغْضُوْبِ: جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اَلضَّالِيْنَ: جو گمراہ ہو گئے۔

﴿۴﴾ زخم یا پھوڑے پر دم کرتے وقت انگلی زمین پر رکھ کر درج ذیل کلمات کا پڑھنا مفید ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے، زمین کی مٹی، اور ہم میں سے بعض کے لعاب

---

❶ صحيح بخاری، کتاب الاجاره، رقم: ۲۲۷۶۔ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ۵۷۳۳.

❷ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: ۶۷۴۵۔ سنن ابی داؤد، كتاب الطب، رقم: ۳۸۹۵.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کے ذریعے ہمارا مریض شفا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔‘‘

مشکل الفاظ کے معانی:...... تُرْبَةُ: مٹی۔ رِيقَةِ: تھوک۔ سَقِيْمُنَا: ہمارا مریض۔

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول ﷺ اپنے اہل بیت میں سے کسی کو بیماری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے یعنی دم کرتے، تو اس کے بدن پر اپنا دایاں ہاتھ مبارک پھیرتے اور درج ذیل کلمات پڑھتے:

((أَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ❶

’’اے تمام لوگوں کے پالنہار! تو تکلیف کو دور فرما کر شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری ہی طرف سے شفا ہے ایسی شفا جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔‘‘

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْبَأْسَ: تکلیف۔ لَا يُغَادِرُ: باقی نہیں چھوڑتی۔ سَقَمًا: بیماری۔

⑥ اگر تیماردار مریض کو موت آنے سے قبل مریض پر سات مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھ کر دم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے:

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) ❷

’’میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا رب ہے، سوال کرتا ہوں کہ تجھ کو وہ تندرست کر دے۔‘‘

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: ٥٧٥٠۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ٥٧٠٧.

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، رقم: ٣١٠٦۔ صحیح ابن حبان، رقم: ٢٩٧٨۔ مستدرك حاكم: ٣٤٢/١، ٤١٦/٤۔ الاذکار للنووی: ٣٦٥/١۔ امام ابن حبان، حاکم اور نووی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

آیاتِ شفا

ذیل میں دی گئی آیات کو پڑھ کر مریض کو دم کریں:

① ﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ ﴾ (یونس: ٥٧)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے۔ رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔''

② ﴿ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ﴾ (النحل: ٦٩)

''اس کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، اُس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

③ ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ ﴾ (بنی اسرائیل: ٨٢)

''ہم اس قرآن کے سلسلۂ تنزیل میں جو کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔''

④ ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ﴾ (فصلت: ٤٤)

''آپ کہہ دیں کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے۔''

احادیث شفا

1 ((بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفٰى سَقِيْمُنَا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

بِإِذْنِ رَبِّنَا)) ❶

’’اللہ کے نام سے ہماری زمین کی خاک اور ہم میں سے کسی کے لعابِ دہن کی برکت سے ہمارا مریض شفا پائے گا، ہمارے رب کے حکم سے۔‘‘

٢ ((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ❷

’’اے لوگوں کے رب! بیماری کو دُور فرما، اور شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں ہے شفا سوائے تیری شفا کے ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔‘‘

فائدہ:...... بیمار کی عیادت کے وقت آپ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے۔

٣ ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ❸

’’کوئی حرج نہیں، یہ بیماری ان شاء اللہ تمہارے لیے گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ہوگی۔‘‘

٤ ((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ.))

’’اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں، ہر اُس چیز سے جو تجھ کو ایذاء دے، اور ہر شریر نفس سے اور حاسد آنکھ سے۔ اللہ تجھ کو شفا دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ کو دم کرتا ہوں۔‘‘

فضیلت:...... جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٧١٩.

❷ صحيح بخارى، كتاب الطب، رقم: ٥٧٤٣.

❸ صحيح بخارى، كتاب المرضى، رقم: ٥٦٥٦.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

پاس آئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ کو درد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! چنانچہ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو دَم کیا۔ ❶

امام احمد اور نسائی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلاشبہ جبریل نے مجھے دَم کیا اور میں تندرست ہوگیا۔ اے ابن الصامت! کیا میں تمہیں وہ دَم نہ سکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے (یہی کلام) ارشاد فرمایا۔ ❷

۵ ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) ❸

''میں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔''

فائدہ:...... مریض کی موت کا وقت نہ آپہنچا ہو تو سات دفعہ یہ دعا پڑھنے سے عافیت مل جاتی ہے۔

٦ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.)) ❹

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان اور زہریلے جانور کی بُرائی اور نظر لگانے والی آنکھ سے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... هَامَّةٍ: زہریلے جانور۔ عَيْنٍ لَامَّةٍ: نظر لگانے والی آنکھ۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ٥٦٩٩.

❷ مسند أحمد، رقم: ٢٢٧٥٩۔ السنن الکبریٰ للنسائی، رقم: ١٠٧٧٦۔ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

❸ صحیح الجامع، رقم: ٢٠٨٣.

❹ صحیح بخاری، کتاب الأنبیاء، رقم: ٣٣٧١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اشیائے شفا

❶ کلونجی:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.)) ❶

''یقیناً کلونجی ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔''

❷ شہد:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (النحل:٦٩)

''اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔''

❸ زم زم:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.)) ❷

''زم زم جس نیک مقصد کے لیے پیا جائے وہ نیک مقصد اللہ تعالیٰ پورا کرے گا۔''

فائدہ......: صبح صبح تھوڑا سا شہد اور کلونجی کا سفوف زم زم کے ساتھ لینا باعث شفا ہے۔ (دین خالص، از ڈاکٹر وصی اللہ عباس، ص:۳۲)

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: ٥٦٨٨۔ صحیح مسلم، رقم: ٢٢١٥/١٨.

❷ مسند احمد : ٣٥٧/٣۔ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، رقم : ٣٠٦٢۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

❹ انجیر:

اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم اس لیے کھائی ہے کہ وہ گٹھلی سے خالی ہونے کے سبب جنت کے پھل سے زیادہ مشابہ ہے۔ بہت سے اطباء کا خیال ہے کہ انجیر جسم انسانی کے لیے بہت زیادہ نفع بخش ہے۔

❺ زیتون:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ﴾ (المؤمنون : ٢٠)

''اور ہم زیتون کا درخت پیدا کرتے ہیں، جو طور سیناء کے آس پاس زیادہ ہوتا ہے، جو تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لیے اُگتا ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی لکھتے ہیں:

''اس طرح زیتون میں بھی بہت سے فوائد ہیں، اسے کھایا جاتا ہے، اس کا تیل استعمال کیا جاتا ہے، اور مختلف دواؤں میں اہم ترین جزء کے طور پر ڈالا جاتا ہے۔'' (تیسیر الرحمٰن، از ڈاکٹر لقمان سلفی: ۲/۱۷۵۳)

❻ عجوہ کھجور:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھالیتا ہے اس دن اسے رات تک نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی جادو۔'' [1]

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صبح ہی صبح سات عدد روزانہ عجوہ کھجوریں کھانے کا عمل سات

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الطب، رقم : ٥٧٦٨، ٥٧٦٩ـ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب فضل ثمر المدينة، رقم : ٥٣٣٨، ٥٣٣٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

دنوں کے لیے مقید بھی کرتی تھیں۔ ❶

◆ پچھنے لگوانا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شفاء تین چیزوں میں ہے۔ (۱) پچھنا لگوانے میں۔ (۲) شہد پینے میں اور (۳) آگ سے داغنے میں۔ مگر میں اپنی امت کو آگ کے ساتھ داغنے سے منع کرتا ہوں۔'' ❷

---

❶ فتح الباری : ۱/۲۹٤، طبع دارالسلام، الریاض.

❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم : ٥٦٨١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مناسبات پر مسنون دعائیں

بارش طلب کرنے کی دُعائیں

① ((اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا)) ❶ (تین مرتبہ)

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔''

② ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا ، مَرِيْئًا ، مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ)) ❷

''اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مدد کرنے والی، خوشگوار، سرسبز کرنے والی، نفع مند، بے ضرر، جلد، بلا تاخیر آنے والی ہو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... غَيْثًا: بارش۔ مَرِيْئًا:خوشگوار۔ مَرِيْعًا:سرسبز کرنے والی۔ عَاجِلًا:جلدی کرنے والی۔ آجِلٍ:تاخیر کرنے والے۔

بارش برستے وقت کی دعا

❶ ((اَللّٰهُمَّ! صَيِّبًا نَافِعًا)) ❸

''اے اللہ! اسے نفع مند بارش بنا۔''

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب الاستسقا، رقم: ۱۰۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلوۃ الاستسقا، رقم: ۲۷۸.

❷ سنن ابی داؤد ، کتاب الصلوۃ، رقم: ۱۱۶۹۔ مصف ابن ابی شیبه: ۲۸/۲، رقم: ۲۹۲۲۵۔ صحیح ابن خزیمه ، رقم: ۱۴۱۶۔ صحیح الکلم الطیب، رقم: ۹۲۱.

❸ صحیح بخاری ، کتاب الاستسقاء ، رقم: ۱۰۳۲.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

آخر میں یہ کلمات کہے:

◆ ۲ ((مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ)) ❶

”ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔“

مطلع صاف کرنے کے لیے دُعا

ایک مرتبہ جب بارش خوب برس چکی، رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تو آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ! حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا، اَللّٰھُمَّ! عَلَی الْآکَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُوْنِ الْأَوْدِیَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) ❷

”اے اللہ! ہمارے اطراف (اردگرد) میں بارش برسا، ہم پر بارش نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں کے دامنوں کھیت اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر یعنی ان کی جڑوں میں بارش برسا۔“

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْآکَامِ: ٹیلوں۔ اَلظِّرَابِ: پہاڑوں کی چوٹیوں۔ اَلْاَوْدِیَةِ: وادیوں۔ مَنَابِتَ: جڑوں۔

آندھی کے وقت کی دعائیں

◇ ۱ ((اَللّٰھُمَّ! إِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا)) ❸

”اے اللہ میں اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور اسکی برائی و شر سے

❶ صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، رقم: ۱۰۳۸.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاستسقا، رقم: ۱۰۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلوۃ الاستسقا، رقم: ۸۹۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاستسقا، رقم: ۱۵۱۷.

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۷۔ سنن ابن ماجه، کتاب لادب، رقم: ۳۷۲۷۔ مسند احمد: ۲۶۹/۲، رقم: ۷۶۳۱۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۱۰۰۷۔ صحیح الکلم الطیب، رقم: ۱۳۱.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

فائدہ:...... جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہوا اللہ کی رحمت میں سے ہے۔'' سلمہ (بن شبیب، راوی حدیث) نے کہا: ''اللہ کی یہ روح کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب بھی لے آتی ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے برا مت کہو۔ بلکہ اللہ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

۲ ((أَللّٰهُمَّ ! إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا ، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا ، وَشَرِّ مَا فِيْهَا ، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیریت اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیریت، اور جس (چیز کی) غرض کے لیے اسے بھیجا گیا ہے اس کی خیریت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جس (چیز کی) غرض کے لیے اسے بھیجا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۳ ((أَللّٰهُمَّ ! لَقْحًا لَا عَقِيْمًا)) [2]

''اے اللہ! یہ ہوا پانی کو اُٹھانے والی ہو بے فائدہ نہ ہو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَقْحًا: پانی کو اٹھانے والی۔ عَقِيْمًا: بے فائدہ۔

بادل گرجتے وقت کی دعا

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بادلوں کی گرج سنتے تو بات چیت کرنا چھوڑ دیتے اور یوں گویا ہوتے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاستسقاء، رقم: ۸۹۹۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۲۴۴۹.

[2] سنن الکبریٰ، للبیہقی: ۳/۳۶۔ صحیح الادب المفرد، رقم: ۷۱۸.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((سُبْحَانَ اللّٰهِ! يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ)) [1]

''ہم اس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ جس کی پاکی گرج بیان کرتی ہے اس کی تعریف کے ساتھ، اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلرَّعْدُ: گرج۔ خِيْفَتِهِ: اس کے خوف سے۔

---

[1] مؤطا امام مالك، كتاب الكلام، رقم: ٩٤٩۔ الادب المفرد، باب، إذا سمع الرعد، رقم: ٧٢٣۔ کتاب الاذکار، رقم: ٥٥٣۔ علامہ نووی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سفر کی دعائیں

سواری پر سوار ہونے کی دعا

((بِسْمِ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ)) (الزخرف: ۱۳ ، ۱٤)

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ! اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ، فَاغْفِرْ لِيْ ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) ❶

’’میں اللہ تعالیٰ کے نام سے سوار ہوتا ہوں، تمام قسم کی تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ پاک اور قابل ستائش ہے وہ ذات کہ جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اس کو اپنے تابع کرتے۔ اور ہم اللہ کی طرف پھرنے والے ہیں۔ پس تو مقدس ہے، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، تو میری مغفرت فرما، تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔‘‘

پس منظر و فضیلت: ......ایک بار سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی، پھر مسکرا دیے، لوگوں نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی، بولے: ’’ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور اخیر میں مسکرا دیے، میں نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو ارشاد

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ۲٦۰۲ ۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳٤٤٦ ۔ مستدرك حاكم: ۲/ ۹۹، رقم: ۷۵۷۷ ۔ امام حاکم نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

فرمایا: ''جب بندہ علم و یقین کے ساتھ یہ دُعا کرتا ہے تو اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَخَّرَ: اس نے تابع کیا۔ مُنْقَلِبُوْنَ: پھرنے والے ہیں۔

سفر کے وقت کی دُعا

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))

(الزخرف: ۱۳، ۱٤)

((اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) [1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے، مقدس اور قابل ستائش ہے وہ ذات کہ جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اس کو اپنے تابع کرتے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس میں نیکی اور پرہیزگاری کی توفیق مانگتے ہیں اور ایسے عمل کی توفیق کہ جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو ہمارے لیے اس سفر کو آسان فرما دے، اس کی مسافت کو گھٹا کر کم کر دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی اور رفیق ہے، اور تو ہی ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں کا محافظ ہے۔

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ۲۵۹۹۔ علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اے اللہ ! ہم تجھ سے سفر کی مشقتوں، تکلیفوں، بُرے منظر، اور اہل وعیال اور مال کو بُری حالت میں دیکھنے سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَطْوِ: گھٹا دے۔ وَعْثَآءِ السَّفَرِ: سفر کی مشقتوں۔ کَآبَةِ الْمَنْظَرِ: برے منظر۔ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ: بری حالت۔

سفر سے واپسی کی دعا

◆ ۱ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے تھے، مگر کچھ اضافے کے ساتھ:

((آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) [1]

ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے، بہرحال عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی خوبیاں بیان کرنے والے۔''

◆ ۲ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ کسی جنگ یا سفر حج سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین (۳) مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے، ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۲۳۴۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ۲۰۹۹.

[2] صحیح بخاری، کتاب العمرة، رقم : ۱۷۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم : ۳۲۷۸.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ہیں، (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، سچ کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے تمام لشکروں کو شکست دے دی۔''

مشکل الفاظ کے معانی :...... اٰئِبُوْنَ: واپس آنے والے (رجوع کرنے والے)۔ صَدَقَ: سچ کر دکھایا۔ هَزَمَ الْاَحْزَابَ: لشکروں کو شکست دی۔

مطلوبہ شہر یا بستی پہنچنے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ اَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا)) ❶

''اے اللہ! سات آسمانوں اور جو ان کے زیر سایہ ہے کے پالنہار۔ اے سات زمینوں اور جو ان کے اوپر ہے کے پالنہار۔ اے شیاطین اور جنہیں انہوں نے بہکایا ہے، کے پالنہار۔ اے ہواؤں، اور جس کو انہوں نے منتشر کیا ہے، کے پالنہار۔ میں تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے وہ اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ، اور جو کچھ اس کے اندر ہے، اور اس میں جو بھلائی ہے وہ مانگتا ہوں اور اس بستی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَظْلَلْنَ: جو ان کے زیر سایہ ہے۔ ذَرَيْنَ: منتشر کیا۔

---

❶ ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ٥٢٥۔ سنن الکبری: ٥/٢٥٦، رقم: ٨٨٢٧۔ طبرانی کبیر، رقم: ٧٢٩٩۔ صحیح ابن حبان (مع الاحسان)، رقم: ٢٧٠٩۔ ابن حبان نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا

① ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ ، وَأَمَانَتَكَ ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)) [1]

''میں تیرا دین، تیری امانت یعنی اہل وعیال اور مال وغیرہ، اور تیرا انجام کار اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔''

② سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو رخصت کرتے ہوئے یہ دعا دی:

﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (یوسف: ٦١)

''اللہ ہی سب سے اچھا حفاظت کرنے والا ہے، اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔''

مسافر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی وصیت

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، مجھے وصیت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو لازم پکڑو، اور ہر اونچائی چڑھتے ہوئے تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہو۔'' جب وہ آدمی واپس جانے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.)) [2]

''اے اللہ! اس کی دوریوں کو سمیٹ دے، اور اس کے لیے سفر کو آسان کردے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... اَطْوِ: سمیٹ دے۔ اَلْبُعْدَ: دوریوں۔ هَوِّنْ: آسان کردے۔

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٤٣۔ مسند احمد: ٢/٧، رقم: ٣٦٢٤۔ مستدرک حاکم، رقم: ٤٤٢١۔ امام احاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

[2] صحیح سنن ترمذي، رقم : ٣٤٤٥.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

دورانِ سفر تسبیح وتکبیر

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: ''جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) کہتے۔ ❶

دوران سفر صبح کے وقت کی دُعا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح (سحر) کرتے تو یہ دُعا پڑھا کرتے:

((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) ❷

''سنا ایک سننے والے نے، اللہ کی تعریف کو اور ہم پر جو اس کے اچھے انعامات ہوئے (ان کا تذکرہ بھی) اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن جا اور مہربانی فرما ہم پر، پناہ میں آتے ہیں اللہ کی آگ (کے عذاب) سے۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... سَمِعَ سَامِعٌ: سنا ایک سننے والے نے۔ صَاحِبْنَا: ہمارا ساتھی بن جا۔ اَفْضِلْ: مہربانی فرما۔ عَائِذًا: پناہ میں آتے ہیں۔

پڑاؤ ڈالنے کی دعا

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ❸

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، رقم: ٢٩٩٣، ٢٩٩٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر ودعاء، رقم: ٢٧١٨.

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٦٨٧٨۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٣٧۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، رقم: ٣٥٣٧.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

جو اس نے پیدا کی ہے۔‘‘

فضیلت :......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھ لے تو جب تک وہ اس جگہ ٹھہرا رہتا ہے کوئی موذی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بازار میں داخل ہونے کی دُعا

① ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.))

’’اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے مرتا نہیں ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔‘‘

فضیلت :......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ (کلمات) کہے، اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ خطائیں اس سے معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ [1]

② سیّدنا بریدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا

[1] صحیح سنن ترمذی: ۲/ ۱۵۲، کتاب الدعاء للطبرانی، رقم: ۷۸۹، ۷۹۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۵۳۸۔ امام حاکم نے اسے ’’صحیح ‘‘کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفَقَةً خَاسِرَةً.)) [1]

’’اللہ کے نام سے (میں بازار میں داخل ہوتا ہوں) یا اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ بازار میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اس بازار میں کوئی گھاٹے کا سودا پاؤں۔‘‘

[1] کتاب الدعاء للطبرانی، رقم : ٧٩٥۔ المشکاۃ، رقم : ٢٤٥٦.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کھانے پینے کے وقت کی دعائیں

کھانا شروع کرنے سے پہلے کی دُعا

① ((بِسْمِ اللّٰهِ)) پڑھ کر دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھانا کھانا چاہیے۔ ❶

② اگر ((بِسْمِ اللّٰهِ)) بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے نام ہی سے شرع کرتا ہوں کھانے کے شروع میں بھی، اور اس کے آخر میں بھی۔''

دودھ پینے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.))

''اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ دے۔''

فضیلت: ......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کوئی کھانا ایسا نہیں جانتا جو کھانے اور پینے کی جگہ کفایت کر جائے سوائے دودھ کے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، رقم: ٥٣٧٦۔ صحیح مسلم کتاب الاشربة، رقم: ٥٢٦٥.

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، رقم: ٣٧٦٧۔ سنن ترمذی، کتاب الاطعمة، رقم: ١٨٥٨۔ مستدرك حاکم: ١٠٨/٤۔ الفتوحات الربانیه: ١٨٢/٥۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر نے ''حسن'' کہا ہے۔

❸ سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، رقم: ٣٣٢٢۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ٢٣٢٠.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کھانے کے بعد کی دُعائیں

1 ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ))

''ہر قسم کی خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے کہ جس نے یہ کھانا مجھے کھلایا، اور یہ کھانا مجھے عطا کیا بغیر میری کسی قوت اور طاقت کے۔''

فضیلت: ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانا کھایا اور یہ دعا کی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ [1]

2 ((اَللّٰهُمَّ! أَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ، وَأَغْنَیْتَ وَأَقْنَیْتَ، وَهَدَیْتَ وَاجْتَبَیْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا أَعْطَیْتَ)) [2]

''اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا اور سیراب کیا، غنی اور بے پرواہ کیا، قناعت پسند بنایا، ہدایت بخشی اور زندگانی عطا کی، تیرے لیے ہی تعریف ہے (ہر) اس چیز پر جو تو نے عطا کی۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... أَقْنَیْتَ: قناعت پسند بنایا۔ اِجْتَبَیْتَ: زندگانی عطا کی۔

دسترخوان اُٹھانے کے بعد کی دُعا

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ، غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٥٨۔ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، رقم: ٤٠٢٣۔ مستدرك حاكم : ٥٠٧/١۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت ہے۔

[2] ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ٤٦٥۔ مسند احمد: ٦٢/٤، رقم: ١٦٥٩٥۔ الأذکار: ٥٩٧/٢۔ فتح الباری : ٤٩٤/٩۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' اور علامہ نووی نے ''حسن'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)) ❶

’’تمام تر خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ایسی خوبیاں جو بہت زیادہ ہوں، پاکیزہ ہوں اور بابرکت ہوں۔ اے ہمارے رب! نہ اس سے کفایت کی گئی ہے، نہ یہ آخری کھانا ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہوسکتی ہے۔‘‘

مشکل الفاظ کے معانی:...... غَيْرَ مَكْفِيٍّ: نہ اس سے کفایت کی گئی۔ لَا مُوَدَّعٍ: نہ الوادع کیا گیا۔ لَا مُسْتَغْنًى: نہ اس سے بے نیازی ہوسکتی ہے۔

مہمان کھانے کے بعد میزبان کے حق میں یہ دُعا کرے

((أَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) ❷

’’اے اللہ! تو انہیں اُن تمام چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے انہیں عطا کر رکھی ہیں، اور ان کی بخشش فرما دے اور ان پر رحمت نازل فرما۔‘‘

❶ صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، رقم: ٥٤٥٨۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٥٦.

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشربه، رقم: ٥٣٢٨۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاشربه، رقم: ٣٧٨٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

روزوں اور عیدین کے متعلق دعائیں واذکار

روزہ کھولتے وقت کی دُعا

سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.)) [1]

''(اللہ کے حکم سے) پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ کی طرف سے اجر ثابت ہو گیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... اَلظَّمَأُ: پیاس۔ اِبْتَلَّتْ: تر ہو گئیں۔ اَلْعُرُوْقُ: رگیں۔

جس کے پاس روزہ افطار کرے اُسے یہ دُعا دے

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ آپ کے لیے روٹی اور سالن لائے۔ آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور دُعا کی:

((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.)) [2]

''تمہارے پاس روزے دار روزہ افطار کرتے رہیں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۲۳۵۷۔ صحیح الجامع الصغیر: ۲۰۹/۴.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الأطعمة، رقم: ۳۸۵۴۔ الکلم الطیب، ص: ۷۰۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اور فرشتے تمہارے لیے اللہ کی رحمت کے نزول کی دعائیں کرتے رہیں۔“

مشکل الفاظ کے معانی: ...... أَفْطَرَ: روزہ افطار کیا۔ اَلْاَبْرَارُ: نیک لوگ۔

لیلۃ القدر کی دُعا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے پتہ چل جائے لیلۃ القدر کی کون سی رات ہے؟ تو میں کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہو:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.)) ❶

”اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما۔“

مشکل الفاظ کے معانی: ...... عَفُوٌّ: معاف کرنے والا۔ تُحِبُّ: پسند کرتا ہے۔ فَاعْفُ: معاف کردے۔

رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کا چاند دیکھ کر دُعا

((اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.)) ❷

”اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب ایک اللہ ہے۔“

مشکل الفاظ کے معانی: ...... أَهِلَّهُ: طلوع فرما۔ اَلْأَمْنِ: امن یعنی آفات اور مصائب سے۔

---

❶ سنن ترمذي، كتاب الدعوات، رقم: ٣٥١٣۔ مسند أحمد: ١٧١/٦۔ شیخ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، رقم: ٢٤٥١۔ سنن دارمی: ٣٣٦/١۔ الكلم الطيب: ١٦١/١١٤۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٨١٦.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تکبیرات عیدین کے الفاظ

1 ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.)) [1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی تعریف کے لائق بھی اللہ ہی ہے۔''

2 ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیرات کے الفاظ کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ کہتے تم اللہ کی کبریائی بیان کرو (یعنی) بار بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو (پھر یہ کلمات کہو):

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلٰى وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ اَوْ يَكُوْنُ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا. اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِيْرًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا.)) [2]

''اے اللہ! تو اس بات سے بالا و برتر ہے کہ تیری بیوی ہو، یا تیری اولاد ہو، یا بادشاہت میں تیرا کوئی شریک ہو، یا کمزوری میں تیرا کوئی مددگار ہو، اور اس کی خوب بڑائی بیان کرو، اللہ واقعی سب سے بڑا ہے، اے اللہ! ہمیں معاف فرما، اے اللہ ہم پر رحم فرما۔''

3 عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (بایں الفاظ) تکبیرات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.)) [3]

---

[1] سنن دار قطنی : ۲/ ۵۰.

[2] مصنف عبد الرزاق : ۱۱/ ۲۹۰، رقم : ۲۰۵۸۱۔ بیہقی : ۳/ ۳۱٦۔ فتح الباری : ۲/ ۵۹۵.

[3] مصنف ابن ابی شیبہ : ۵٦٤٥۱.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

حج وعمرہ سے متعلق دعائیں واذکار

احرام کا تلبیہ

عمرہ اور حج تمتع کرنے والا میقات سے روانہ ہوتے وقت یہ الفاظ کہے:

((لَبَّيْكَ عُمْرَةً.))

”(یا اللہ) میں تیری بارگاہ میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔“

حج افراد کرنے والا یہ الفاظ کہے:

((لَبَّيْكَ حَجًّا.))

”(یا اللہ) میں تیری بارگاہ میں حج کے لیے حاضر ہوں۔“

حج قِران کرنے والا یہ الفاظ کہے:

((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.)) [1]

”(یا اللہ) میں تیری بارگاہ میں عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔“

تلبیہ کے الفاظ

حج یا عمرہ کرنے والا احرام باندھنے کے بعد میقات سے تلبیہ شروع کردے۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم : ۱۲۵۱.

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، قم : ۱۵۴۹.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔ بار بار حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں پھر حاضر ہوں۔ یقیناً سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔''

نبی کریم ﷺ سے تلبیہ کے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ.)) ❶

''حاضر ہوں میں، اے معبود برحق۔''

طواف شروع کرنے کی دُعا

حجر اسود کو بوسہ دیتے یا چھوتے یا دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے یوں کہنا چاہیے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.)) ❷

''اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

طواف میں ذکر و دُعا

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

((رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.)) ❸

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

---

❶ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، رقم: ۲۷۵۲۔ سنن ابن ماجه، ۲۹۲۰۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مسند أحمد مع الفتح الربانی: ۶۷/۱۲.

❸ سنن أبوداؤد، کتاب المناسك، رقم: ۱۸۹۲۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

آبِ زم زم پینے کی دعا

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... نَافِعًا: نفع بخش۔ وَاسِعًا: وسیع۔ دَاءٍ: بیماری۔

صفا کے قریب یہ کلمات پڑھنے چاہئیں

((إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ. اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللهُ بِهِ.)) ❷

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اس چیز کے ساتھ ابتدا کرتا ہوں جس کے ساتھ اللہ نے ابتدا کی ہے۔''

صفا پر پہنچنے کے بعد

صفا پر چڑھ کر کوشش کریں کہ بیت اللہ نظر آ جائے۔ بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تین مرتبہ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہیں اور یہ کلمات تین بار دہرائیں:

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.)) ٣

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور

---

❶ مستدرک حاکم: ۱۰/۴۷۳۔ سنن دار قطنی: ۲/۲۸۸۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۱۲۱۸.

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۱۲۱۸.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کئی لشکروں کو شکست دی۔''

سعی کے دوران میں ذکر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صفا اور مروہ کے درمیان سعی اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔'' ❶

دوران سعی ایک دعا عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ثابت ہے، جس کی صحت علامہ البانی نے حجۃ النبی میں تسلیم کی ہے۔ دعا کے الفاظ یوں ہیں:

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.)) ❷

''اے میرے رب! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو ہی عزت والا اور بزرگی والا ہے۔''

منیٰ سے عرفات جاتے وقت کا ذکر

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ''، تہلیل ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' اور تلبیہ پکارنا مسنون ہے۔ ❸

میدان عرفات میں

یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) اور میدانِ عرفات قبولیت دعا کا بہترین دن اور بہترین جگہ ہیں۔ اس دن کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے مانگی، یہ ہے:

---

❶ صحیح ابن خزیمہ : ٤/٢٢٢، رقم : ٢٧٣٨۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث رقم : ١٥٥٦٢.

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم : ١٢٨٤، ١٢٨٥.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❶

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر شے پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

کنکری مارتے وقت

ہر کنکری ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے ماری جائے۔ ❷

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت

جو شخص اپنا جانور ذبح کرنا چاہے وہ یہ کہہ کر ذبح کرے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ.)) ❸

''اللہ کے نام سے (میں ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔''

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم : ۳۵۸۵۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۱۵۰۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم : ۱۷۵۰.

❸ صحیح بخاری، کتاب الأضاحی، رقم : ۵۵۵۸.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

متفرق دُعائیں

چھینک کی دعا

چھینکنے والا یہ دُعا کرے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ))

''سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں۔''

سننے والا (ہر مسلمان) جواب میں کہے:

((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ))

''اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔''

پھر چھینکنے والا جواب میں کہے:

((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)) ❶

''اللہ تعالیٰ تمہیں راہ ہدایت پر گامزن کرے، اور تمہارے حالات درست کرے۔''

دولہا و دلہن کو شادی کی مبارک دیتے وقت یہ دُعا کرے

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ)) ❷

''اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان خیر و بھلائی میں اتفاق پیدا کرے۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: ٦٢٢٤.

❷ سنن ترمذی، کتاب النکاح، رقم: ١٠٩١ ـ سنن أبي داؤد، کتاب النکاح، رقم: ٢١٣٠ ـ صحیح ابن حبان، رقم: ٤٠٥٢ ـ صحیح الکلم الطیب، رقم: ١٧٢.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مشکل الفاظ کے معانی:......بَارَكَ: برکت دے۔ جَمَعَ: اتفاق پیدا کرے۔

شب زفاف کی دعا

((اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس چیز کی بھلائی کا بھی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ: جس فطرت پر تو نے اسے پیدا کیا۔

دلہن سے مقاربت کی دعا

((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ! جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (جماع کرتا ہوں)، اے اللہ! تو ہمیں شیطان مردود سے بچا، اور شیطان کو ہماری اس (اولاد) سے دور کر دے جو تو ہمیں عطا فرمائے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَنِّبْنَا: ہمیں بچا۔ مَا: جو۔ رَزَقْتَنَا: تو ہمیں عطا فرمائے۔

---

❶ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، رقم: ٢٢٥٢۔ مستدرك حاكم: ١٨٣/٢۔ الاقتراح، رقم: ٤٤٠۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٤٠٥٢۔ امام حاکم، ذہبی، ابن دقیق اور ابن حبان رحمہم اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: ٣٢٧١۔ صحيح مسلم، کتاب النکاح، رقم: ١٤٣٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک سن کر یہ دعا کرے

گدھے کی آواز سن کر یہ دعا کرے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) ❶

''اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مرغ کی آواز سن کر یہ دعا کرے

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.)) ❷

''اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل وکرم کا سوال کرتا ہوں۔''

کفارۂ مجلس کی دعا

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) ❸

''اے اللہ! میں تیری ہی پاکی بیان کرتا ہوں، اور تیری ہی خوبی بیان کرتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبود برحق ہے، اور تجھ سے اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں، اور میں تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

غصہ دُور کرنے کی دعا

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) ❹

---

❶ سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: ٥١٠٣۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: ٣٣٠٣.

❸ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم ٣٤٣٢۔ مسند احمد: رقم: ٤٩٤۔ موارد الظمان، رقم: ٢٣٦٦۔ صحيح الكلم الطيب، رقم: ١٨٦.

❹ صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: ٦٠٤٨۔ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: ٢٦١٠.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا کرے

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) ❶

''ہر قسم کی خوبی اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچا رکھا ہے کہ جس میں تجھے مبتلا کیا ہوا ہے، اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دے رکھی ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَافَانِيْ: مجھے بچا رکھا ہے۔ اِبْتَلَاكَ: تجھے مبتلا کیا ہے۔

تحفہ دینے اور اسے قبول کرنے والے کی دعا

تحفہ قبول کرنے والا کہے:

((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ))

''اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں (بھی) برکت عطا فرمائے۔''

اور تحفہ دینے والا یوں کہے:

((وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ))

''اللہ تعالیٰ اُن کے مال میں (بھی) برکت عطا فرمائے۔''

نیا پھل دیکھ کر یہ دعا کرے

((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا

---

❶ سنن ترمذی ، کتاب الدعوات ،رقم: ٣٤٣٢۔ سلسلہ صحیحۃ، رقم: ١٩١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا)) ❶

''اے اللہ ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت دے، ہمارے شہر میں برکت دے، ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مُد میں بھی برکت دے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... صَاعِنَا: ہمارے صاع۔ یاد رہے کہ حجازی صاع۔ 180 تولے = دو سیر چار چھٹانک = سوا دو سیر = 2.099_{520} (تقریباً دو کلو سو گرام)۔ مُدِّنَا: ہمارے مد۔ یاد رہے کہ مد حجازی کا اعشاری وزن 9 چھٹانک = 524.880 گرام۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ❷

''میں اللہ تعالیٰ کے نام پر بھروسہ کرتے ہوئے گھر سے نکلا ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کیا، مجھ میں (برائی سے) بچنے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے۔''

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ کہے تو اس وقت کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دی گئی، تو کفایت کیا گیا اور تو بچا لیا گیا۔ شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرا شیطان کہتا ہے: تو ایسے شخص کو کیسے گمراہ کر سکتا ہے، جو بلاشبہ ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا اور بچایا گیا۔ ❸

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا

امام ابوداؤد نے سیّدنا ابوالباہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت

❶ ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ۲۷۹۔ نسائی، عمل الیوم والیلة، رقم: ۳۰۳۔ صحیح الکلم الطیب، رقم: ۱۹٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۱۳۷۳۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳٤٥٤.

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم ٥٠٩٥۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین قسم کے لوگوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے (ان میں سے) گھر میں سلام کہہ کر داخل ہونے والے شخص کا ضامن بھی اللہ عزوجل ہے۔'' ❶

گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کریں

سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے کہ یقیناً انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات بسر کرنے کی جگہ پالی......'' ❷

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَی رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا.)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے ہوئے خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْمَوْلِج: داخل ہوتے ہوئے۔ اَلْمَخْرَج: نکلتے ہوئے۔

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، رقم: ۲٤۹۱۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، رقم: ۲۱۰۸/۱۳.

❸ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، رقم: ۵۰۹٦۔ الأذکار للنووی، ص: ۵۰۔ معجم کبیر للطبرانی: ۲۹٦/۳۔ اس دُعا کو ابوداؤد، طبرانی اور نووی وغیرہ نے درست جانا ہے مگر اس کی سند میں مقال ہے، لیکن وہ کمزوری موضوع کے درجہ تک نہیں پہنچتی کہ اس کو مردود قرار دیا جاسکے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

کشائش رزق کی دعا

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَرِزْقًا وَاسِعًا ، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم، وسیع رزق اور تیری بارگاہ میں مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

شرک سے بچنے کی دعا

❶ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ.))

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں ،اور مجھے اس کا علم بھی ہو، اور ایسی بات کے لیے تجھ سے بخشش چاہتا ہوں جس کا مجھے علم نہ ہو۔''

شـــانِ ورود: ......سیّدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آنخضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوبکر! یقیناً تم لوگوں میں شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔''

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا شرک یہی نہیں کہ کوئی شخص اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرائے؟

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحیح سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة، رقم: ٩٢٥ ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم وہ کہو، تو تم سے اس کا تھوڑا اور زیادہ (یعنی سارا شرک) ختم ہو جائے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم (یہ مذکورہ کلمات) کہو۔'' ❶

❷ فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کر کے سو جاؤ۔ بے شک اس میں شرک سے براءت کا اظہار ہے۔'' ❷

نیا لباس پہننے کی دعا

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ، وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ)) ❸

'' تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری محنت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔''

فضیلت: ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے تو اس انسان کے پہلے کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... کَسَانِیْ: مجھے پہنایا۔ رَزَقَنِیْہِ: یہ مجھے عطا کیا۔

---

❶ ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ٢٨٦۔ الأدب المفرد، رقم: ٧١٧۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، ابواب النوم، رقم: ٥٠٥٥۔ مستدرك حاكم: ١/٦٥، و ٣/٥٣٨۔ امام حاکم اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، رقم: ٤٠٢٣۔ ارواء الغلیل، رقم: ١٩٨٩.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

نیا لباس پہننے والے کو یہ دعا دی جائے

((اِلْبَسْ جَدِيْدًا ، وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا)) ❶

''نیا لباس پہن اور اچھی زندگی بسر کر، اور شہادت کی موت تجھے نصیب ہو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اِلْبَسْ: لباس پہن۔ عِشْ: زندگی بسر کر۔

لباس اُتارتے وقت کی دعا

سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بنی آدم میں سے کوئی اپنے کپڑے اتارے تو اس کی شرم گاہ کے اور جنات کی آنکھوں کے درمیان پردہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کہے:

''بِسْمِ اللّٰهِ .'' اللہ کے نام کے ساتھ۔'' ❷

حصول علم کی دُعا

① ﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (طٰه: ١١٤)

''میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

فضیلت و اهمیت:...... اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کی کہ آپ اپنے رب سے زیادتی علم کی دعا کرتے رہیں۔

صاحب فتح البیان رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو علم کے سوا کسی چیز میں زیادتی طلب کرنے کی نصیحت نہیں کی۔

② ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَرِزْقًا وَاسِعًا ، وَعَمَلًا

---

❶ ابن السنی ،عمل الیوم واللیلة ،رقم: ٣١١۔ صحیح سنن ابن ماجه، رقم : ٣٥٥٨.

❷ صحیح الجامع : ٦٧٥/١.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مُتَقَبَّلًا))

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم، وسیع رزق اور تیری بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

افادہ:...... نبی کریم ﷺ یہ دعا نماز فجر کے بعد کیا کرتے تھے۔ ❶

انشراح صدر کے لیے دعا

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾﴾ [طه: ٢٥ تا ٢٨]

''میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔ اور میری مہم کو میرے لیے آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... يَسِّرْ: آسان کردے۔ اُحْلُلْ: کھول دے۔ عُقْدَةً: گرہ۔ يَفْقَهُوْا: وہ سمجھیں۔

سمجھدار بچے کو دیکھ کر یہ دعا کرے

((اَللّٰهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)) ❷

''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔''

افادہ:...... مذکورہ بالا دو دعاؤں میں لفظ ''فقہ'' استعمال ہوا ہے جس سے مراد کتاب وسنت کا فہم ہے۔ یاد رہے کہ فقہ، سے مراد فقہ حنفی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ہندو پاک کے معاشرے میں لوگ فقہ سے مراد فقہ حنفی لیتے ہیں، اسے کم علمی کہا جا سکتا ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة، رقم: ٢٥ ـ الروض النضير، رقم: ١١٩٩ ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: ١٤٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وگرنہ نصوص کتاب و سنت میں فقہ سے یہی مراد ہے یعنی فہم کتاب و سنت۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾﴾

(التوبہ: ۱۲۲)

''ایسا کیوں نہیں ہوتا ہر جماعت کے کچھ لوگ نکلیں، تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹیں تو انہیں اللہ سے ڈرائیں، تاکہ وہ برے کاموں سے پرہیز کریں۔''

قرآنی آیت کریمہ میں بھی دین اسلام کی فقہ کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے نہ کہ فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری کو سیکھنے، سمجھنے اور پھیلانے اور پھیلا کر امت مسلمہ کو پارہ پارہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ أَفْقَهُ مِنْهُ.)) [1]

''اللہ اُس بندے کو شاداں وخوش وخرم اور تروتازہ رکھے، جس نے میری بات سنی، اس کو یاد کیا اور اس کو ان تک پہنچایا، جنہوں نے نہیں سنا، بعض اوقات فقہ کا حامل غیر فقیہ ہوتا ہے، اور کبھی حامل فقہ اپنے سے زیادہ سمجھدار اور فقیہ تک بات پہنچاتا ہے۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب العلم، رقم: ۳۶۶۰۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۶۵۶، ۲۶۵۸۔ سنن ابن ماجة، رقم: ۲۳۱، ۲۳۲۔ مسند أحمد: ۴/۸۰۔ طبرانی کبیر، رقم: ۱۵۴۱۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ۴۰۴.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

پس معلوم ہوا کہ کتاب وسنت میں فقہ سے مراد کتاب وسنت کا فہم ہے نہ کہ فقہ حنفی کیونکہ نزول کتاب کے وقت اور ورود احادیث کے وقت تو فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری کا وجود تک نہ تھا۔ فلیتدبر!

اللہ کی پناہ میں آنے کی دعائیں

① ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ ، وَسُوْءِ الْقَضَآءِ ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) ❶

''اے اللہ! میں بلا کی مشقت، بدبختی کے ملنے، برے فیصلے اور دشمن کے خوف سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَهْدِ: مشقت۔ اَلشَّقَاءِ: بدبختی۔ شَمَاتَةِ: خوف۔ اَلْاَعْدَاءِ: دشمن۔

② ((أَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)) ❷

''اے اللہ! میں آپ کی دی ہوئی نعمت کے زائل ہونے، عافیت کے بدل جانے، اور تیرے ناگہانی عذاب اور ہر طرح کی تیری ناراضگی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... زَوَالِ: زائل ہونے۔ تَحَوُّلِ: بدل جانے۔ فُجَاءَةِ: ناگہانی۔ نِقْمَتِكَ: تیری ناراضگی۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٤٧.

❷ صحیح مسلم، کتاب الذکرو الدعا، رقم: ٦٩٤٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

بُرے اخلاق سے بچنے کی دعا

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ)) ❶

''اے اللہ میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے، کیونکہ تو آنکھ کی چوری اور دل کی پوشیدہ باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔''

دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے دعائیں

① ((اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

''اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت (دونوں) میں خیر و بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

فضیلت :......اُم المؤمنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ❷

② ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں) میں درگزری، سلامتی اور ہر

---

❶ مشکوه، کتاب الدعوات، رقم: ۲۵۰۱ـ کنز العمال: ۱۸٤/۲، رقم: ۳٦٦۰.

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦۳۸۹.

❸ الترغیب والترهیب: ٥۰۸/٤ـ سلسلة الصحيحة، رقم: ۱٥۲۳.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

تکلیف سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں۔“

صحت، عافیت، امانت، اچھا اخلاق اور رضاء بالقضاء طلب کرنے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ.)) ❶

”اے اللہ! میں تجھ سے صحت، پاک دامنی، امانت، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔“

اچھے اخلاق سے پیش آنا باعث مغفرت ہے

جناب ہانی بن یزید ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنت میں داخل کروانے والا عمل بتلایئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مغفرت واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام پھیلانا اور اچھی گفتگو کرنا ہے۔“ ❷

ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی طلب کرنے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْهُدَىٰ، وَالتُّقَىٰ، وَالْعَفَافَ وَالْغِنَىٰ)) ❸

”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔“

---

❶ مسند احمد: ٤/ ١٨١، صحیح ابن حبان، رقم: ٩٤٩۔ ابن حبان نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ مجمع الزوائد، کتاب الأدب ٨/ ٢٩۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٠٣٥.

❸ صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٩٠٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مسلمان کو دعا دینا کہ تو مسکراتا رہے

اپنے کسی مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھ کر یوں کہنا مسنون ہے:

((أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ.)) ❶

''اللہ تمہیں مسکراتا رکھے۔''

صبر، شکر اور تواضع کے حصول کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ شُكُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ صُبُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا.)) ❷

''اے اللہ! مجھے شکر کرنے والا، صبر کرنے والا بنا دے، اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسرے لوگوں کی نظر میں بڑا بنا دے۔''

مصائب و آلام میں دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

((يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ .)) ❸

''اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر جما دے۔''

فائدہ:...... سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''کیونکہ ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، جسے چاہے راہِ راست پر قائم رکھے اور جسے چاہے بھٹکا دے۔''

محبت الٰہی کے حصول کے لیے دعا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ داؤد علیہ السلام یہ دُعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ ، وَالْعَمَلَ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم : ٦٠٨٥.

❷ مسند البزار بحوالہ دعا کے مسائل از اقبال کیلانی، ص: ١٢٧.

❸ صحیح سنن ترمذی ، رقم: ٢٧٩٢.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ، وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور جو تجھ سے محبت کرنے والا ہے اس کی، اور ایسے عمل کی جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، کی بھیک مانگتا ہوں، اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے مال، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دے۔''

''مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے'' کہنے والے کو دعا

((اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ.))

''وہ ہستی (اللہ تعالیٰ) بھی تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔''

پس منظر و پیش منظر: ......سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، وہاں سے ایک دوسرے آدمی کا گزر ہوا، اس نے کہا: یارسول اللہ! میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق آگاہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: جاؤ، اور اسے اس کی خبر دو۔ اس آدمی نے دوسرے کو راہ میں جالیا، اور اس سے کہا کہ میں اللہ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے جواباً یہ دعا دی۔ ❷

مشکل الفاظ کے معانی: ......اَحَبَّكَ: تم سے محبت کرے۔ اَحْبَبْتَنِیْ: تم نے مجھ سے محبت کی۔

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳٤۹۰۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۷۰۷.

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، رقم: ۵۱۲۵۔ المشكاة، رقم: ۵۰۱۷۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۳۲۵۳.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

محبت رسول ﷺ کے حصول کے لیے دُعا

(۱) درود شریف کی کثرت: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''روز قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا۔'' ❶

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))

(۲) کثرتِ نوافل: صحابی، ابوفراس ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ میں جنت میں بھی آپ کی رفاقت چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: زیادہ سے زیادہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوکر اپنے آپ کو اس قابل بنالو کہ مجھ محمد ﷺ کی تمہیں جنت میں بھی رفاقت مل جائے۔ ❷

حصولِ عزت کے لیے دعا

1 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کو حرزِ جان بنالو:

((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) ❸

''اے شان وشوکت اور عزت واکرام والے مجھے عزت عطا فرما۔''

2 ﴿اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ

❶ سنن ترمذي، رقم: ٤٨٤ـ صحيح ابن حبان، رقم: ٩٠٨ـ ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ١٠٩٤.

❸ مسند احمد: ١٧٧/٤ـ مستدرك حاكم: ٤٩٨/١، ٤٩٩ـ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (آل عمران : ٢٦)

''آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے اللہ! حقیقی بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے، بادشاہی چھین لیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ذلیل بنا دیتا ہے، تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

پس منظر و پیش منظر :......اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو طریقۂ دعا سکھلایا ہے، اور تسبیح وتحمید کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک کل، مالک مطلق اور مالک حقیقی ہے۔ اپنے ملک میں جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، ایجاد کرتا ہے، ختم کرتا ہے، مارتا ہے، زندہ کرتا ہے، عذاب یا ثواب دیتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور نہ کوئی اُسے روک سکتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے، بادشاہ بنا دیتا ہے، اس لیے کہ حقیقی بادشاہت اسی کے ساتھ خاص ہے، اور دوسروں کی بادشاہت مجازی اور عارضی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں عزت و ذلت ہے، اور اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور اُمت مسلمہ پر احسان کر کے نبوت بنی اسرائیل سے نبی کریم ﷺ کی طرف منتقل کر دی، اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیا، اور پوری دنیا میں پھیلا دیا، اس لیے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

امام طبری اور ابن ابو حاتم رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے اپنے رب عزوجل ثناؤہٗ سے دعا کی کہ اے اللہ! فارس و روم کے لوگوں کو مسلمان کر دے تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ❶

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.)) ❷

''اے اللہ! میں فقر و فاقہ، مال کی کمی (محتاجی) اور ذلت و رسوائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں اس بات سے بھی تیری ذاتِ اقدس کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

نومسلم کو تعلیم کے موقع پر دعا

نبی کریم ﷺ نومسلم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) ❸

''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت یافتہ بنا، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

دُعائے اسم اعظم

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.))

---

❶ تفسیر طبری: ۳/۲۶۰۔ فتح القدیر: ۱/۲۶۹، ۲۷۰.

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۵۴۴۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۶۹۷.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبودِ حقیقی نہیں، تو اکیلا، بے نیاز وہ ذات ہے کہ جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ تجھے کسی نے جنا ہے، اور اس کا برابری کرنے والا کوئی نہیں۔''

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے سنا تو فرمایا: تو نے اللہ عزوجل کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے، جب بھی کوئی اس کے ساتھ سوال کرے وہ عطا کرتا ہے، اور جب بھی کوئی اس اسم کے ساتھ دُعا کرتا ہے اُس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ [1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت

(۱) سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اے پروردگار! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ساتھ میں تجھے یاد کروں اور تجھے پکاروں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! کہہ ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اے اللہ! یہ تو تیرے تمام بندے کہتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ۔''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''مجھے کوئی خصوصی چیز سکھاؤ۔''

فرمایا: ''اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں، ان کے اندر تمام چیزوں سمیت ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ اکیلا ان سے وزنی ہو جائے گا۔'' [2]

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سنن ابوداؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۹۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح ابن حبان: ۳۵/۸، رقم: ۶۱۵۸۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

((اَفْضَلُ الذِّكْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ❶

''سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا ذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے۔''

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت

① سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں! بلکہ اے اللہ کے رسول! ضرور بتایئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہا کرو:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.)) ❷

''اللہ کے سوا کوئی برائی سے بچنے کی توفیق اور نیکی کی قوت بخشنے والا نہیں۔''

② جناب قیس بن سعد بن عباد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یقیناً ان کے باپ نے انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت کے لیے آپ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس وقت نماز پڑھ چکا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ٹھوکر لگائی اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.'' ❸

③ سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسراء والی رات ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے دریافت فرمایا: ''اے جبریل! آپ کے ساتھ کون ہیں؟''

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۸۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم: ۷۳۸۶۔

❸ سنن ترمذی، رقم: ۳۸۱۶۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور محدث البانی نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

انہوں نے جواب دیا: یہ محمد ﷺ ہیں۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرمایا: اپنی امت کو حکم دیجیے، کہ وہ جنت کے پودے بکثرت لگائیں، کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ اور زمین وسیع ہے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: ''جنت کے پودے کیا ہیں؟''

انہوں نے جواب دیا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .'' ❶

رسول اللہ ﷺ کے محبوب ترین کلمات

((سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ سب سے بڑا ہے۔''

فضیلت: ......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ ❷

اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ))

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، جو بڑا ہے اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ۔''

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ الرحمٰن کو بڑے پسند ہیں، زبان پر ہلکے ہیں لیکن (روزِ قیامت) میزان میں بڑے بھاری ہوں گے۔'' ❸

---

❶ مسند أحمد، رقم : ٢٣٥٥٢ـ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، رقم : ٨٢١ـ صحيح الترغيب والترهيب : ٢/ ٢٥٠.

❷ صحيح مسلم، رقم: ٦٨٦٨ .صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم : ٦٨٤٧.

❸ صحيح بخاري، كتاب التوحيد، رقم: ٧٥٦٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

توبہ و استغفار کی فضیلت

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ کثرت سے استغفار کرتا رہے، نبی کریم ﷺ کثرت سے استغفار کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ایک دن میں سو بار، اور بعض دفعہ ایک مجلس میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتے۔ حالانکہ آپ ﷺ معصوم عن الخطاء تھے۔ درحقیقت اس میں امت کے لیے درس ہے۔ نبی کریم ﷺ جن کلمات کے ساتھ استغفار کرتے، ان میں سے سیّد الاستغفار کے الفاظ بھی تھے، اور ذیل میں دیے گئے الفاظ استغفار بھی تھے۔

1 ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ.)) 1

''میں اس اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ زندہ ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

2 ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.)) 2

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کرلے، یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

یقیناً اللہ تعالیٰ نے استغفار کا حکم رسول اللہ ﷺ کو دیا تھا:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾

(المومن: ۵۵)

''اور اپنے گناہوں سے معافی مانگو۔ صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔''

سیّدنا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو نصیحت کی کہ:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

1 سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۹۷.

2 سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۳۴۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۵۵٦.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ (نوح : ١٠ تا ١٢)

''تم سب اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، وہ بے شک بڑا مغفرت کرنے والا ہے۔ وہ آسمان سے تمہارے لیے موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہیں مال و دولت اور لڑکوں سے نوازے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں نکالے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ.)) ❶

''بے شک جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلیتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

مزید فرمایا:

((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.)) ❷

''کہ تمام بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کرلیں۔''

توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.)) ❸

''بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے، جب تک کہ اس کے

---

❶ صحيح بخاری، کتاب المغازی، رقم : ٤١٤١.

❷ صحيح سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، رقم : ٢٤٩٩۔ سنن ابن ماجة، کتاب الزهد، رقم : ٤٢٥١۔ صحيح الجامع الصغير، رقم : ٤٥١٥.

❸ مسند احمد : ١٣٢/٢، ١٥٣۔ سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم : ٣٥٣٧۔ صحيح ابن حبان، رقم : ٦٢٨۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

غرغرے کا وقت نہیں آجاتا۔‘‘

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ’’جس نے استغفار کو لازم کرلیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے کشادگی اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔‘‘ ❶

اسمائے حسنٰی اور ان کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف: ۱۸۰)

’’اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو۔‘‘

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

’’اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو (ننانوے) نام ایسے ہیں کہ جس مومن آدمی نے بھی ان کو یاد کرلیا (اور انہیں صبح و شام وہ پڑھتا رہا، ان کے ساتھ دعا کرتا رہا) وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔‘‘ ❷

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ	بہت مہربان	اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم کرنے والا
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ	برائیوں سے پاک ذات
اَلسَّلَامُ	سلامتی والا	اَلْمُؤْمِنُ	امن وایمان دینے والا

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۵۱۸۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۸۱۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤١٠۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٢٧٧٦/٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبان	اَلْعَزِيْزُ	سب پر غالب
اَلْجَبَّارُ	سب سے زبردست	اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی اور بزرگی والا
اَلْخَالِقُ	تخلیق کرنے والا	اَلْبَارِئُ	جان ڈالنے والا
اَلْمُصَوِّرُ	صورتیں بنانے والا	اَلْغَفَّارُ	بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
اَلرَّزَّاقُ	روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا
اَلْعَلِيْمُ	بہت وسیع علم والا	اَلْقَابِضُ	روزی قبض کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	روزی پھیلانے والا	اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا
اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	اَلسَّمِيْعُ	سب کچھ سننے والا
اَلْبَصِيْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ	حاکم مطلق
اَلْعَدْلُ	سرتاپا انصاف	اَللَّطِيْفُ	بڑا لطف و کرم کرنے والا
اَلْخَبِيْرُ	باخبر اور آگاہ	اَلْحَلِيْمُ	بڑا بردبار
اَلْعَظِيْمُ	بڑی عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
اَلشَّكُوْرُ	قدردان	اَلْعَلِيُّ	بہت بلند و بالا
اَلْكَبِيْرُ	بہت بڑا	اَلْحَفِيْظُ	سب کا محافظ
اَلْمُقِيْتُ	سب کو روزی و توانائی دینے والا	اَلْحَسِيْبُ	سب کیلئے کفایت کرنے والا
اَلْجَلِيْلُ	بزرگی والا	اَلْكَرِيْمُ	عزت والا
اَلرَّقِيْبُ	بڑا نگہبان	اَلْمُجِيْبُ	دعائیں سننے اور قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	اَلْحَكِيْمُ	بڑی حکمتوں والا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

الْوَدُوْدُ	بڑا محبت کرنے والا	الْمَجِيْدُ	بڑی شان والا
الْبَاعِثُ	مردوں کو زندہ کرنے والا	الشَّهِيْدُ	گواہ
الْحَقُّ	سچا مالک	الْوَكِيْلُ	بڑا کارساز
الْقَوِيُّ	بڑی طاقت وقوت والا	الْمَتِيْنُ	شدید قوت والا
الْوَلِيُّ	بڑا مددگار اور حمایتی	الْحَمِيْدُ	تعریف کے لائق
الْمُحْصِيْ	اپنے علم اور شمار میں سب کچھ رکھنے والا	الْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا
الْمُعِيْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	الْمُحْيِيْ	زندگی دینے والا
الْمُمِيْتُ	موت دینے والا	الْحَيُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
الْقَيُّوْمُ	سب کو قائم اور سنبھالنے والا	الْوَاجِدُ	ہر چیز کو پالنے والا
الْمَاجِدُ	بزرگی اور بڑائی والا	الْوَاحِدُ	اکیلا تن تنہا
الْاَحَدُ	اکیلا	الصَّمَدُ	بے نیاز
الْقَادِرُ	قدرت والا	الْمُقْتَدِرُ	پوری قدرت والا
الْمُقَدِّمُ	پہلے اور آگے کرنے والا	الْمُؤَخِّرُ	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا
الْاَوَّلُ	سب سے پہلے	الْآخِرُ	سب کے بعد
الظَّاهِرُ	ظاہر وآشکار	الْبَاطِنُ	پوشیدہ و پنہاں
الْوَالِيْ	متولی اور متصرف	الْمُتَعَالُ	سب سے بلند و برتر
الْبَرُّ	احسان کرنے والا	التَّوَّابُ	بہت توبہ قبول کرنے والا
الْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	الْعَفُوُّ	بہت زیادہ معاف کرنے والا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

الرَّؤُوفُ	بہت بڑا مشفق	مَالِكُ الْمُلْكِ	بادشاہی کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامُ	عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا	الْمُقْسِطُ	عدل و انصاف قائم کرنے والا
الْجَامِعُ	سب کو جمع کرنے والا	الْغَنِيُّ	بڑا بے نیاز و بے پرواہ
الْمُغْنِيُ	غنی بنا دینے والا	الْمَانِعُ	روک دینے والا
الضَّارُّ	ضرر پہنچانے والا	النَّافِعُ	نفع پہنچانے والا
النُّوْرُ	سرتا پا نور اور نور بخشنے والا	الْهَادِيُ	ہدایت دینے والا
الْبَدِيْعُ	نئی طرح پیدا کرنے والا	الْبَاقِيُ	ہمیشہ رہنے والا
الْوَارِثُ	سب کا وارث	الرَّشِيْدُ	رشد و ہدایت دینے والا
الصَّبُوْرُ	بڑے صبر و تحمل والا		

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

مرض اور موت سے متعلق دُعائیں

مریض کی عیادت کے وقت

❶ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو (اس کے پاس بیٹھ کر) فرماتے:

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) ❶

''کوئی حرج نہیں، یہ بیماری گناہوں کو دھوڈالے گی۔''

❷ ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ.))

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے لیے سات مرتبہ یہ دعا مانگے، تو اللہ اس مریض کو شفا دے گا۔ ❷

مریض زندگی کے آخری لمحات میں یہ دعا مانگے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (بوقت وفات) نبی کریم ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ ادا فرماتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى.)) ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم : ٣٦١٦.

❷ سنن ترمذی، کتاب الطب، رقم : ٢٠٨٣۔ المشکاة، رقم : ١٥٥٣۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ مختصر صحیح مسلم، للألبانی، رقم : ١٦٦٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

مرض الموت میں کثرت سے پڑھی جانے والی دعا

نبی ﷺ مرض الموت میں درج ذیل دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور ہر قسم کی خوبی اس کے لیے ہے، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

کسی فوتگی والی مصیبت پر درج ذیل دعا مانگے

((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا.))

فضیلت: ......سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے تو اللہ اس کو پہلے سے بہتر بدل عطا فرما دے گا۔ ❷

تعزیت کرنے کی مسنون دُعا

① ((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.)) ❸

''بے شک یہ اللہ کا مال تھا جو اس نے لے لیا، اور جو اس نے دے رکھا ہے وہ بھی تو اس کا ہے، اس کے پاس ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ بس صبر کرو اور اللہ

---

❶ مسند احمد: ٦/ ١٨٤، رقم: ٢٥٥٠٨۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب المرض، رقم: ٥٦٧١۔ صحیح مسلم، رقم: ٦٨١٤.

❸ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: ٢٨٢٤۔ صحیح مسلم، رقم: ٩٢٣.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سے اجر کی اُمید رکھو۔''

④ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ.))

''اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی نسل سے اس کا جانشین پیدا فرما، یارب العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما، میّت کی قبر کشادہ کردے اور اسے نور سے بھردے۔''

پس منظر و پیش منظر: ......سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت ابوسلمہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔'' گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ کے حق میں یہ دعا فرمائی۔ [1]

یاد رہے کہ اب ہمیں ''لِأَبِيْ سَلَمَةَ'' کے بجائے ''لَهُ'' کہنا ہوگا۔

میّت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میّت کو قبر میں اتارتے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم : ۲۱۳۰۔ سنن ابوداؤد، رقم : ۳۱۱۸۔ سنن ابن ماجه، رقم : ۱۴۵۴، المشكاة، رقم : ۱۶۱۹.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

وقت یہ دعا پڑھتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.)) ❶

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (ہم اس کو قبر میں اتارتے ہیں)۔''

زیارت قبور کی دُعا

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.))

''ان گھروں والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا طلب گار ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَهْلَ الدِّيَارِ: گھروں والے۔ یعنی قبروں والے۔ لَاحِقُوْنَ: ملنے والے ہیں۔

روضہ مبارک پر درود وسلام پڑھنے کے مسنون الفاظ

◇ ((اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) ❷

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ

---

❶ سنن ابوداؤد، رقم: ٣٢١٢۔ سنن ترمذی، رقم: ١٠٤٦۔ سنن ابن ماجه، رقم: ١٥٥٠۔ مسند أحمد: ٢/٢٧.

❷ صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، رقم: ٣٣٧٠.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.)) ❶

''اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک صالح بندوں پر بھی سلامتی ہو۔''

۲ ((صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❷

۳ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ.)) ❸

''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام ہو، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام ہو اور عمر رضی اللہ عنہ پر سلام ہو۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸۳۱.

❷ صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۱۲۲.

❸ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ للألبانی، ص: ۱۰۰۔ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ للجھضمی، ص: ۸۲۔ السنن الکبریٰ للبیھقی.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

نماز جنازہ کی دُعائیں

❶ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.)) ❶

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کرو۔''

مشکل الفاظ کے معانی: ...... لَا تَحْرِمْنَا: تو محروم نہ رکھ۔ لَا تُضِلَّنَا: ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کر۔

❷ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز، رقم: ۳۲۰۱۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۰۲۴۔ سنن ابن ماجة، رقم: ۱۴۹۷۸۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ.)) [1]

''اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت بخش، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اس کے گناہ پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر، (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر جوڑا عطا فرما۔ اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔''

۳ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.)) [2]

''اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں (میت اور اس کے باپ کا نام لیں) تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے، اس کو فتنہ قبر، عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا والا اور حق والا ہے، اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... حَبْلِ جِوَارِكَ: تیری رحمت کے سائے۔ اَهْلُ الْوَفَاءِ: وفا والا۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ۲۲۳۲، ۲۲۳۴.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم: ۳۲۰۲۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

۴ ((أَللّٰهُمَّ (هٰذَا) عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ (مِنَّا). إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهُ. لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.)) [1]

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اور تو ہماری نسبت اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ (اے اللہ!) اگر یہ نیکوکار تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرمادے اور اگر یہ گنہگار تھا تو اس کے گناہوں کو معاف کردے۔ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کرنا۔''

بچے کی نماز جنازہ میں دُعا

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا، وَفَرَطًا، وَذُخْرًا وَأَجْرًا.)) [2]

''اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے پیش رو، میر کارواں، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَلَفًا: پیش رو۔ فَرَطًا: میر کارواں۔ ذُخْرًا: ذخیرہ۔

---

[1] مسند أبو يعلى، رقم : ٦٥٩٨/١١- المطالب العالية، رقم : ٧٦٣- ابویعلی اور ابن حجر نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، معلقا.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

قرآنی دعائیں

سیّدنا آدم علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، ان کو عزت بخشی اور پھر ان کی بیوی یعنی امّاں حوا علیہا السلام کو ان کی پسلی سے پیدا کیا، اور اللہ عزّ وجل نے اپنی نعمت ان پر تمام کردی اور دونوں کو حکم دیا کہ جنت میں رہیں اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں، سوائے اس درخت کے کہ جس کا کھانا اللہ نے ان کے لئے ممنوع قرار دے دیا۔

مگر شیطان ان کے پیچھے لگا رہا، انہیں طرح طرح سے بہکاتا رہا، اُن کے دل ودماغ میں یہ بات ڈالتا رہا کہ وہ اس شجرۂ ممنوعہ کو کھالینے کے بعد ہمیشہ کے لئے جنت میں رہنے لگیں گے اور کبھی بھی اس سے نہ نکلیں گے، چنانچہ ان سے بھول ہوئی اور وہ اس شجرۂ ممنوعہ کو شیطان کے دھوکے میں آکر کھا بیٹھے، جس کا نتیجہ اس شکل میں نکلا کہ انہیں اپنی شرمگاہیں نظر آنے لگیں، اس پر وہ دونوں جنت کے درختوں کے پتے لے لے کر اپنے جسموں پر چپکانے لگے، تاکہ اپنی پردہ پوشی کریں، اور ساتھ ہی ان دونوں نے اپنی غلطی کا اللہ کے حضور اعتراف کیا، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیم دی کہ اپنی غلطی کی معافی کے لئے یہ دعا کریں:

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ ﴾ (الاعراف:۲۳)

” (آدم اور ان کی بیوی سیّدہ حواء علیہما السلام اللہ سے اپنی غلطی کی معافی یوں مانگتے رہے:) اے ہمارے رب! ہم نے اپنے تئیں خود (ظلم کر کے) تباہ کرلیا ہے۔ اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا، تو بلاشبہ ہم خسارہ اُٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔''

سیّدنا نوح علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا نوح علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ اور دیگر اہل ایمان کشتی پر سوار ہو جائیں تو اللہ کا شکر بجالایئے کہ اس نے آپ لوگوں کو ظالموں سے نجات دے دی، اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کیجیے کہ:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَنزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ﴾

(المؤمنون : ۲۹)

''اے میرے رب! مجھے کسی مبارک جگہ پر اتار دے، اور تو منزل عطا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔''

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

❶ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قران حکیم میں کئی دعائیں موجود ہیں، آپ کی اولین دعا تعمیر کعبہ سے متعلق ہے، جب دونوں باپ بیٹے نے مل کر گھر کی بنیاد اونچی کر لی تو سیّدنا اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے رہے، اور سیّدنا ابراہیم علیہ السلام جوڑتے رہے۔ جب مکان اونچا ہوگیا تو وہ پتھر (مقام ابراہیم) لائے، جس پر کھڑے ہو کر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پتھر جوڑتے رہے، اور سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر لا لا کر دیتے رہے، دونوں بیت اللہ کے ارد گرد گھوم گھوم کر جوڑتے رہے، اور کہتے رہے۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرہ : ۱۲۷، ۱۲۸)

''اے ہمارے رب! ہماری نیکی قبول فرمالے۔ بلاشبہ تو (دعا کو) سنتا ہے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

(ہماری دل کی نیت کو) خوب جانتا ہے اور ہمارے قصور معاف کردے بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

◆ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝٤٠ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝٤١﴾ (ابراھیم:٤٠ تا ٤١)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرمالے۔ اے ہمارے رب! تو مجھے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو اس دن معاف کردے جب حساب ہوگا۔''

سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا اظہارِ تشکر

سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو پرندوں اور حشرات الارض کی بولیوں کا علم دیا گیا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ علیہ السلام جنوں، انسانوں اور پرندوں پر مشتمل اپنی ایک منظّم ومرتب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں ان کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا کہ جس میں چیونٹیاں پائی جاتی تھیں، ایک چیونٹی نے اس لشکر جرار کو دیکھ کر چیونٹیوں سے کہا کہ تم سب جلد از جلد اپنی بلوں میں داخل ہوجاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر لاشعوری طور پر تمہیں کچل دے، اس موقع پر سیّدنا سلیمان علیہ السلام مسکرانے لگے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ دعا مانگی:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٩﴾ (النمل:١٩)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کر سکوں۔ وہ (حکومت، سلطنت اور علم وحکمت والی) نعمت کہ جو تو نے میرے اُوپر بھی کی اور میرے والدین کو بھی عنایت فرمائی ہے۔ اور (اس بات کی بھی توفیق دے کہ) میں عمل صالح کرتا رہوں، وہ عمل کہ جس سے تو خوش ہو جائے، اور (آخرت میں) مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں میں داخل فرما۔''

سیّدنا یونس علیہ السلام کی دعا

جب مچھلی نے سیّدنا یونس علیہ السلام کو نگل لیا تو دعا کی:

﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٧﴾﴾

(الانبیاء:۸۷)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو تمام عیوب سے پاک ہے، میں بے شک ظالم تھا۔''

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یونس علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ تھی۔ جب بھی کوئی مسلمان اپنے رب سے کسی حاجت کے لیے یہ دعا کرے گا تو اس کی دُعا قبول کی جائے گی۔'' [1]

سیّدنا ایوب علیہ السلام کی دعا

سیّدنا ایوب علیہ السلام اللہ کے بڑے ہی شاکر وصابر بندے تھے۔ اللہ نے انہیں خوب مال و دولت اور اولاد و جاہ سے نوازا تھا، اس لیے اپنے رب کا خوب شکر ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد اللہ نے انہیں بیماری میں مبتلا کر دیا اور اولاد و دولت سب جاتی رہی، تو اپنے رب کی

[1] سنن ترمذي، کتاب الدعوات، رقم: ۳۵۰۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

رضا کے لیے بہت ہی صبر سے کام لیتے رہے، اور دل میں شکوہ کو جگہ نہیں دی۔ جب ان کی تکلیف حد سے بڑھنے لگی اور اسی حال میں اٹھارہ برس گزر گئے تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا، چنانچہ ان کی بیماری جاتی رہی، اور اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے انہیں پہلے سے بھی زیادہ مال و دولت اور اولاد و جان سے نوازا۔

دعا یہ ہے:

﴿أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٨٣﴾﴾ (الانبیاء: ۸۳)

''اے رب! مجھے تکلیف دہ بیماری لاحق ہوگئی ہے، اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

سیّدنا لوط علیہ السلام کی دعا

آپ کی قوم بدفعلی کا ارتکاب کرتی تھی، آپ اسے انتہائی مبغوض جانتے تھے بالآخر آپ نے اس بستی کو چھوڑ دینا چاہا اور قوم سے کہا کہ تمہاری اس مجرمانہ حرکت کا نتیجہ ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ اور چونکہ آپ کو یقین تھا کہ اللہ اس قوم پر اپنا عذاب ضرور نازل کرے گا، لہٰذا دعا کی:

﴿رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾﴾ (الشعراء: ۱۶۹)

''میرے رب! مجھے اور میرے خاندان کو ان کے کرتوتوں کے انجام بد سے بچالے۔''

سیّدنا زکریا علیہ السلام کی دعا

جب زکریا علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے ساتھ اللہ کا لطف و کرم دیکھا، تو اپنی کبرسنی اور بیوی کے سن یاس کو پہنچ جانے کے باوجود نیک و صالح لڑکے کے لیے دعا کی، جو نیکی اور طہارت و نجابت میں مریم کے مانند ہو۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾

(آل عمران : ۳۸)

''اے میرے رب! مجھے تو اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کو سننے والا ہے۔''

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی دعا

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا حالِ زار دیکھ کر ان کے بیٹوں کو ان پر بڑا رحم آتا تھا، اور جب ان کی حالت دن بہ دن غیر ہونے لگی، اور ڈرے کہ کہیں یوسف کا غم ان کے دل کو نہ کھائے، اور ان کی موت کا سبب نہ بن جائے، تو انہوں نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ یوسف کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ غم آپ کی زندگی کا ہی خاتمہ نہ کردے۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے دعا فرمائی:

﴿إِنَّمَآ أَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ إِلَى اللّٰهِ﴾ (یوسف : ۸۶)

''میں اپنا درد وغم اور حزن والم اللہ سے کہتا ہوں۔''

سیّدنا یوسف علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ نے جب اپنی نعمت یوسف علیہ السلام پر تمام کردی، والدین اور بھائیوں کو ان کے پاس پہنچادیا، اور انہیں علم نبوت، علم تعبیر رؤیا، اور مصر کی عظیم بادشاہت سے نوازا، تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۣ أَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾﴾ (یوسف : ۱۰۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

''میرے رب! تو نے مجھے بادشاہت عطا کی اور خوابوں کی تعبیر کا علم دیا، اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! دنیا وآخرت میں تو ہی میرا یار ومددگار ہے، تو مجھے مسلمان دنیا سے فوت کر، اور نیک لوگوں سے ملا دے۔''

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے نکل کر مدین کا رخ کیا، چنانچہ بحفاظت حدودِ مصر سے نکل کر مدین کے علاقہ میں پہنچ گئے، اور چلتے چلتے ایک کنوے کے پاس جا پہنچے تو دو لڑکیاں ملیں، جن کی بکریوں کو آپ علیہ السلام نے پانی پلا دیا، پھر ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گئے، اور دعا کی کہ میرے رب! روزی حاصل کرنے کا جو ذریعہ ابھی میرے سامنے ظاہر ہوا ہے، میں اس کا محتاج ہوں، یعنی لڑکیوں کے والد کو ایک مزدور چاہیے اور مجھے روزی کی ضرورت ہے۔

① ﴿رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾﴾

(القصص : ٢٤)

''اے میرے مالک! تو جو کوئی نعمت (خوراک، گھر، سواری، علم وحکمت اور بیوی کی) مجھ پہ اتارے تو میں اس کا محتاج ہوں۔''

جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے سامنے دعوتِ توحید پیش کرنے کا حکم ملا تو سوچا کہ ان کے سر ایک عظیم ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔ ایک طرف بحیثیت انسان انہیں اپنی کم مائیگی اور بے سروسامانی یاد آرہی تھی تو دوسری طرف فرعون جیسے عظیم شاہ مصر کی قوت وجبروت اور اس کا جاہ وجلال ان کی آنکھوں میں گھوم رہا تھا، اور اس کے کبر وغرور اور کفر وسرکشی کا عالم یہ تھا کہ اس نے اللہ کا انکار کر دیا تھا اور خود معبود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیغامبری کے لیے چن لیا تھا، اور انہیں بہرحال یہ کام کرنا تھا، اسی لیے انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

۲ ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○﴾ (طٰهٰ : ۲۵تا۲۸)

''میرے رب! میرا سینہ میرے لیے کھول دے، اور میری مہم کو میرے لیے آسان کردے، اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھیں۔''

اصحابِ کہف کی دعا

اصحاب کہف کا واقعہ قرآن مجید میں سورۂ کہف میں تفصیلاً بیان ہوا ہے، اور اس میں ان کی یہ دعا بھی منقول ہے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑩﴾

(الکهف : ۱۰)

''اے ہمارے مالک! ہمیں اپنی خاص رحمت عنایت فرما۔ اور ہمارے کام سے ہمارے لیے بھلائی مقدر کردے (یا ہماری عاقبت بخیر کر)''

شیاطین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لیے آپ ﷺ کی دعا

﴿رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾﴾ (المؤمنون : ۹۷، ۹۸)

''اے میرے مالک! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ کا طلب گار ہوں کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔''

نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس پر کثرت سے جاری رہنے والی دعا

سورۂ بقرہ میں حج کے ذکر کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دو بڑی قسموں کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

ذکر فرمایا ہے: پہلی قسم ان لوگوں کی جن کا مطمع نظر صرف دنیوی منفعت ہوتی ہے، ان کے متعلق فرمایا کہ ایسے لوگوں کے لیے آخرت کی کامیابی کا کوئی حصہ ان کو نہیں ملے گا، اِلَّا یہ کہ وہ توبہ کرلیں اور اللہ انہیں معاف کردے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی، جن کے پیش نظر صرف دنیا نہیں، بلکہ آخرت بھی ہوتی ہے، اور ان کی پوری زندگی ان دعائیہ الفاظ سے تعبیر ہوتی ہے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱﴾ (البقرہ:۲۰۱)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما، اور آخرت میں بھی ہمارے لیے بھلائی مقدر کردے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچانا۔''

فائدہ:...... احادیث میں اس دعا کی بڑی فضیلت آئی ہے، سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے۔ ❶

ابوداؤد وغیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رُکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہی دعا کرتے تھے۔ ❷

سیدنا أنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی جو سوکھ کر کانٹا ہوگیا تھا، آپ نے اسے یہی دعا کرنے کی نصیحت کی، اس نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیماری دور ہوگئی۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٨٩.

❷ سنن ابوداؤد: کتاب الحج، رقم: ١٨٩٢۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٢٦٨٨، مسند احمد: رقم: ١١٩٨٨.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سورۃ البقرہ کی آخری آیات کی دُعائیں

① ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾﴾

(البقرہ : ۲۸۵)

''(اے ہمارے پروردگار!) ہم نے (تیرا حکم) سن لیا۔ اور ہم نے (اُس کے مطابق) اطاعت اختیار کرلی۔ اے ہمارے مالک! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہم نے تیری طرف ہی پلٹ کر آنا ہے۔''

② ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۫ وَ اغْفِرْ لَنَا ۫ وَ ارْحَمْنَا ۫ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾﴾

(البقرہ : ۲۸۶)

''اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مؤاخذہ نہ کر، اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈال کہ جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہمیں درگزر فرما، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا آقا و مولیٰ ہے، پس کافروں کی قوم پر ہمیں غالب کردے۔''

فضیلت:...... ان دونوں آیات کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے، سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دونوں آیتیں رات میں پڑھ لے گا، وہ اس کو کافی ہوجائیں گی۔'' [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القران، رقم : ۵۰۰۸، ۵۰۰۹.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے خزانے میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات عطا ہوئیں۔ [1] احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جب یہ دعا کی جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے۔

راسخین فی العلم کی دعا

قرآن کریم میں راسخین فی العلم کو تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کی دعا کریں:

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧﴾ (آل عمران : ۸)

''اے ہمارے پروردگار! اس کے بعد کہ تو نے ہمیں سیدھی راہ سمجھادی ہے، ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر ڈالنا (راہِ حق سے ٹیڑھا نہ ہونے دینا) اور اپنی جناب سے ہمیں خاص رحمت عنایت فرما۔ بلاشبہ تو بہت بڑا عطا کرنے والا ہے۔''

اصحاب عقل و دانش کی پانچ رَبَّنَا پر مشتمل دعا

اصحابِ عقل و دانش کی کثرت عبادت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ان کی لمبی دعا نقل فرمائی ہے، جو پانچ ''رَبَّنَا'' پر مشتمل دعاؤں کا مجموعہ ہے۔

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم: ٢٥٤.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۱۹۴﴾

(آل عمران : ۱۹۱ تا ۱۹۴)

''اے ہمارے پروردگار! تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ (بے کار) پیدا نہیں کیا تو پاک ہے (ہر لغو اور بے کار کام سے) تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے مالک! جس کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا (ہمیشہ وہاں رہنے کے لیے) اس کو تو نے رسوا (ذلیل وخوار) کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے (تیری وحدانیت اور شریعت کی طرف) ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا (نبی محمد ﷺ یا قرآن کو) جو (تیرے ساتھ پختہ) ایمان کے لیے منادی کرتا ہے۔ (یا ہر داعی الی اللہ کہتا ہے؛ لوگو!) ایمان لاؤ اپنے پروردگار پر، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار! پس ہمارے گناہوں کو اب بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے۔ اور ہمیں دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا۔ (نیکی کی حالت میں ہمیں موت آئے) اے ہمارے مالک! تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے وعدے کر رکھے ہیں، وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن (سب لوگوں کے سامنے) ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو خلافِ وعدہ نہیں کرتا۔''

فضیلت :...... امام قرطبی رحمہ اللہ نے ''احکام القران'' میں ان آیات کے تحت امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے، کہ جو شخص نہایت ہی غمزدہ اور پریشان حال ہو وہ پانچ ''رَبَّنَا'' پڑھ لے، اللہ رب العزت اسے غم سے نجات دیں گے۔ جب ان سے تفصیل دریافت کی گئی، تو انہوں نے فرمایا: ''وَالَّذِیۡنَ یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ'' (دعا سے پہلی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

آیت)''لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ'' تک پڑھ کر دیکھ لو۔(ان آیات میں پانچ دفعہ لفظ''رَبَّنَا''
ذکر ہوا ہے۔

''عبادالرحمٰن'' کی ایک دعا

سورۂ فرقان میں ''رحمٰن'' کے ان نیک بندوں کی نوصفات بیان کی گئی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرمائے گا، اوران کی دودعائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾﴾

(الفرقان : ٦٥ ، ٦٦)

''اے ہمارے رب کریم! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بلاشبہ دوزخ کا عذاب (کافروں اور گنہگاروں کے لیے) اٹل ہے۔ بلاشبہ یہ جہنم بہت بری ہے، تھوڑی دیر رہنے کے لیے بھی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے کو بھی۔''

''عبادالرحمٰن'' کی دوسری دعا

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾﴾ (الفرقان : ٧٤)

''اے ہمارے مالک! ہمیں ایسی بیویاں اور ایسی اولاد عطا فرما، جن کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔''

گذشتہ مسلمانوں کے لیے مومنین کی دعا

قرآن مجید نے بتایا ہے کہ مومنین کا وطیرہ یہ ہوتا ہے، کہ جب یہ لوگ اپنے رب کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

سامنے دست بدعا ہوتے ہیں تو اپنے تمام گذشتہ مسلمان بھائیوں کے لیے بھی یہ دعا کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر : ۱۰)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو (تیرے ساتھ) ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے جاچکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے میل (کینہ، حسد) مت آنے دے۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو نہایت شفقت والا اور مہربان ہے۔''

والدین کے لیے مومنین کی دُعا

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ (ابراھیم : ۴۰تا۴۱)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا، اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔''

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل : ۲۴)

''میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میری پرورش کی۔''

فضیلت:......

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

رَبِّ! أَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) [1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے ''اے میرے رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے سے۔''

اہل تقویٰ کی دعا

اہل تقویٰ جو اللہ کی جنت اور اس کی نعمتوں کے حقدار بنے ان کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ نیکیوں کو بھی وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾﴾

(آل عمران : ۱۶)

''اے ہمارے مالک! بلاشبہ ہم (تیرے اور تیرے نبی پر) ایمان لائے ہیں۔ پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

اہل ایمان کی دعا

﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا﴾ (الفرقان: ۶۵تا۶۶)

''اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو ٹال دے، بے شک اس کا عذاب ہمیشہ کے لیے جان کو لگ جانے والا ہے۔ یقیناً وہ بڑا ہی برا ٹھکانا اور جائے قیام ہے۔''

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث : ۲۳۵۴.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

عرش الٰہی کو تھامنے والے فرشتوں کی اہل ایمان کے حق میں دعا

﴿رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَيۡءٖ رَّحۡمَةٗ وَّ عِلۡمٗا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَ اتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝٧ رَبَّنَا وَ اَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ِۨالَّتِيۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝٨﴾

(المؤمن : ٧تا٨)

’’اے ہمارے رب! تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کو محیط ہے، پس تو ان لوگوں کو معاف کردے جنہوں نے توبہ کی، اور تیری راہ کی پیروی کی، اور تو انہیں جہنم کے عذاب سے نجات دے۔ اے ہمارے رب! اور تو انہیں ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل کردے جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، اور اُن لوگوں کو بھی تو اُن جنتوں میں داخل کردے جو ان کے ماں باپ، بیویوں اور اولاد میں سے نیک ہوں، تو بے شک زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے اور تو انہیں گناہوں کی سزا سے بچالے، اور جس کو تو اُس دن گناہوں کی سزا سے بچالے گا، اُس پر تو نے رحم فرما دیا، اور یہی عظیم کامیابی ہے۔‘‘

بے کسوں کا سہارا

﴿اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَ يَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ۝٦٢﴾ (النمل : ٦٢)

’’بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کردیتا ہے؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

اور تمہیں زمین کے نائب بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔''

واقعہ :……حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ: ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک خچر پر لوگوں کو دمشق سے زیدانی لے جایا کرتا تھا اور اسی کرایہ پر میری گزر بسر تھی ایک مرتبہ ایک شخص نے خچر کرایہ پر لیا میں نے اسے سوار کیا اور لے چلا۔ ایک جگہ جہاں دو راستے تھے پہنچے تو اس نے کہا اس راہ چلو میں نے کہا میں اس سے واقف نہیں ہوں سیدھی راہ یہی ہے اس نے کہا نہیں میں پوری طرح واقف ہوں یہ بہت نزدیک کا راستہ ہے۔ میں اس کے کہنے سے اسی راہ پر چلا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک لق و دق بیابان میں ہم آ گئے ہیں جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آتا نہایت خطرناک جنگل اور ہر طرف لاشیں پڑی ہوئی ہیں میں سہم گیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا ذرا لگام تھام لو مجھے یہاں اترنا ہے۔ میں نے لگام تھام لی وہ اترا اور اپنا تہمد اونچا کر کے کپڑے ٹھیک کر کے چھری نکال کر مجھ پر حملہ کیا۔ میں وہاں سے سرپٹ بھاگا لیکن اس نے میرا تعاقب کیا اور مجھے پکڑ لیا۔ میں اسے قسمیں دینے لگا لیکن اس نے خیال بھی نہ کیا۔ میں نے کہا اچھا یہ خچر اور کل سامان جو میرے پاس ہے تو لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ اس نے کہا یہ تو میرا ہو ہی چکا لیکن میں تو تجھے زندہ چھوڑنا چاہتا ہی نہیں۔ میں نے اسے اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا آخرت کے عذابوں کا ذکر کیا لیکن اس چیز نے بھی اس پر کوئی اثر نہ کیا اور وہ میرے قتل پر تلا رہا۔ اب میں مایوس ہو گیا اور مرنے کے لئے تیار ہو گیا اور اس سے بہ منت التجا کی کہ آپ مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دیجئے۔ اس نے کہا اچھا جلدی پڑھ لے۔ میں نے نماز شروع کی لیکن رب کی قسم میری زبان سے قرآن کا ایک حرف نہیں نکلتا تھا یونہی ہاتھ باندھے دہشت زدہ کھڑا ہوا تھا اور وہ جلدی مچا رہا تھا۔ اسی وقت اتفاق سے یہ آیت میری زبان پر آ گئی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

﴿اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ﴾ (النمل : ٦٢) ''یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بے قرار کی بے قراری کے وقت کی دعا کو سنتا اور قبول فرماتا ہے اور بے بسی بے کسی کو سختی اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔'' پس اس آیت کا زبان سے جاری ہونا تھا جو میں نے دیکھا کہ بیچوں بیچ جنگل میں سے ایک گھوڑے سوار تیزی سے اپنا گھوڑا بھگائے نیزہ تانے ہماری طرف چلا آ رہا ہے اور بغیر کچھ کہے اس ڈاکو کے پیٹ میں اس نے اپنا نیزہ گھونپ دیا جو اس کے جگر کے آر پار ہو گیا وہ اسی وقت بے جان ہو کر گر پڑا۔ سوار نے باگ موڑی اور جانا چاہا لیکن میں اس کے قدموں سے لپٹ گیا اور بالحاح کہنے لگا اللہ کے لئے یہ تو بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا ہوں جو مجبوروں بے کسوں اور بے بسوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت و آفت کو ٹال دیتا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور وہاں سے اپنا خچر اور مال لے کر صحیح سالم واپس لوٹا۔ (تفسیر ابن کثیر: ۴/ ۹۹)

شریروں کے شر سے بچاؤ کا ذریعہ

﴿وَ اِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ۙ﴾ (بنی اسرائیل : ٤٥)

''اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک مخفی پردہ ڈال دیتے ہیں۔''

واقعہ :...... حافظ ابو یعلی موصلی رحمہ اللہ نے اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما کی روایت کو بیان کیا ہے کہ جب سورت ﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ (اللهب ١١١ : ١) نازل ہوئی تو بھینگی ام جمیل بڑے جوش وخروش سے آئی، اس نے ہاتھ میں پتھر پکڑا ہوا تھا اور کہہ رہی تھی:

((مُذَمَّمٌ أَبَيْنَا أَوْ أَتَيْنَا. اَلشَّكُّ مِنْ أَبِيْ مُوسٰى. وَدِيْنُهُ قَلَيْنَا، وَأَمْرُهُ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com , www.ahlulhadeeth.net

عَصَيْنَا.)) ...... ''ہم نے (ان کا) انکار کیا ہے یا یہ کہا کہ مذمم ہمارے پاس آئے، یہ ابوموسیٰ کو شک ہے کہ اس نے کیا کہا، اس کے دین سے ہم بیزار و متنفر ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ اس وقت جلوہ افروز تھے اور آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ آ رہی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ کو دیکھ نہ لے، آپ نے فرمایا: ((اِنَّهَا لَنْ تَرَانِيْ.)) ''یقیناً یہ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گی۔'' اور آپ نے اس وقت قرآن پڑھ کر اپنے آپ کو اس کے شر سے محفوظ کرلیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ ''اور جب آپ قرآن پڑھا کرتے ہیں تو ہم آپ میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے چھپایا ہوا پردہ کر دیتے ہیں۔'' راوی کا بیان ہے کہ یہ عورت آئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑی ہوگئی مگر نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگی: اے ابوبکر! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تیرے ساتھی نے میری مذمت کی ہے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اس گھر کے رب کی قسم! انھوں نے تیری مذمت نہیں کی۔ تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس چلی گئی کہ قریش کو معلوم ہے کہ میں اس کے سردار کی بیٹی ہوں۔ [1]

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

---

[1] مسند أبی یعلی الموصلی : ۱/۵۳، ۵۴، حدیث : ۵۳. مزید دیکھئے: المستدرك للحاكم، التفسیر : ۲/۳۶۱، حدیث : ۳۳۷۶ اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب صحیح السیرة النبویة، باب أمر اللّٰہ رسولہ بإبلاغ الرسالة......، ص : ۱۳۷، ۱۳۸ میں ذکر کیا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi